

• چلو.... کر لیتے ہیں.... ہمارا کیا نقصان ہے....
وہ پانچوں ان کے کمرے میں آگئے.... جسون گھم کے
بیوہ کو دیکھو کر ان کی آنکھیں حیرت سے پیس گئیں۔
حیرت ہے.... ہماری عورتوں کو تو ہمارے ساتھ نہیں بلکہ
انھوں نے تا ایک بولا۔
• آپ غلط سمجھے.... یہ اس لگ کی رہنے والی ہیں....
جب کہ ہم اس لگ کے نہیں ہیں۔
• ہیاں کیے آ پسچے۔
• یہ ایک بی کھانی ہے.... لیکن پہنچے آپ بتائیں۔
• ہمارے پاس بتائے کے یہ کچھ نہیں.... بت ہمارے
جلام پڑھیں ہیں.... ہیاں کی حکومت ہم سے تنگ آ جائی
ہے... کیوں کہ ہم ہر بار جیل سے فرار ہو جاتے تھے۔
لہذا ہمیں اس منحوس جگہ بچج دیا گی۔
• تو کیا یہ جگہ منحوس ہے۔
• جس جگہ سے ہم فرار نہ ہو سکیں گے.... وہ ہمارے یہ
منحوس نہیں تو اور کیا ہو گی۔
• بات تو آپ کی خوبی ہے۔
• گویا ہیاں سے فرار بہت شکل ہے۔
• شکل نہیں.... ناچکن ہے.... ہیاں قیدی صرف آجھے
اپنے کوئی اعتراف نہیں ہو گا۔
• یہ بہت ابھی بات ہے.... اب رات آجھے کا

• ہیں.... جا نہیں سکتے۔
• آپ لوگوں کو ہیاں کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔
• پچھے ماہ.... ابھی ہماری سزا کے دو سال اور باقی
ہیں۔
• ادھ.... کیا آپ چاہتے ہیں.... ہیاں سے فرار ہونا۔
• کیا بات کرتے ہیں.... ہیاں سے فرار ہونا کوئی
آسان کام ہے۔
• پچھے ماں با۔.... شکل ہے.... یعنی ناچکن تو نہیں۔
• ہم تو ناچکن بھی سمجھنے ہیں۔
• اچھا سیے.... آپ کی سرحدی.... دیسے ہم آپ لوگوں
کو ہیاں سے نکلنے کرتے جا سکتے ہیں۔
• غلط.... باکل غلط۔
• اب کھانا کھنے سے آئے گا۔
• رات کے آنکھ بچے۔
• رات کو آنکھ بچے میں تم لوگوں کو ایک کام دکھاؤ۔
ا.... تم لوگ اس کمرے میں خلٹ کر وہ کمال دیکھ سکتے ہو۔
• مزدور کیوں نہیں.... ہمارے آپس میں مل میختے سے
اپنے کوئی اعتراف نہیں ہو گا۔
• یہ بہت ابھی بات ہے.... اب رات آجھے کا

استخار کریں....:

اُب وگ ہیں کون

۔۔۔ بیان کس صرف آتے

اُخون نے مختصر صور پر حادثہ نا دیے۔

جسے چھپنے پڑتے..... وزیر خارجہ تو پوری قویوں اُب پر
لگائے گا.... اُب کو کم از کم اسے چھپنے نہیں کرنا

چاہیے تھا:

”اُب کیا کریں..... کر جسے چھپنے اُفتاب نے برا با
من بنایا۔

میں تو اُب وگوں سے ایک بات کر رہا ہوں.....
ہمیں فرار ہونے کا موقع میں جائے تو تم وگ بھی ہمارے
ساتھ فرار ہوتا پسند کرو گے۔

”ایسی بات ملنے سے ہی نہیں نجیقی تو کیا کریں:

”اپنی بات ہے جب آنکھوں سے سب کچھ دیکھا
گے۔ تب تو یقین نہ رہے گے تا.... اب رات کے کھانے کا
وقت ہونے تک استخارہ کریں..... پھر دیکھیں..... ہم کیا کریں
گے:

”کوئی گرد بڑا تو نہیں ہو گی تا.... کیوں کہ یہ بیان صرف
دو سال کے قیدی ہیں ان میں سے ایک نے کھانے کیا۔

”خیر..... اب آپ اتنا بھی مجرم نہ ہوں: - ملپکڑا ران

مزما سکراتے۔

”کیا مطلب ہے

”آپ کو مرنے تک قید کی مزما میں ہوں ہے
کیوں کہ ہم نے نہ ساہنے کہ بیان آنے کے بعد آج
تک کوئی داہی نہیں گیا۔

”اُسے باپ رہے.... اُب تو ب کچھ بانتے ہیں:

”اُن باب کیسے.... فرار ہونا منظور ہے یا نہیں:

”اگر کوئی ایسی صورت بن جائے تو ہم آپ کا ساتھ دیں
گے.... لیکن ایسی صورت بننے کا کوئی امکان نہیں۔

”اپنی بات ہے:

”وہ بیٹھ کر لذو دیکھتے گے....

” تو آپ وگ لذو کمیں تھیں کر گزارا کرتے ہیں:

”اور وقت کس طرح گزاریں:

”آپ وگوں کو اپنے گھر دے یاد نہیں آتے:

”آپ بھی تو قیدی ہیں.... آپ کو یاد آتے ہیں
یا نہیں۔

”ہم ترا اور قسم کے قیدی ہیں:

”اچھا.... خیر بھی دیکھیں گے کہ آپ کیا کرتے ہیں:

”وہ ایک بار پھر لذو دیکھتے میں لگ گئے اُخون نے

اپنی تیاریاں غیر محسوس طور پر شروع کر دیں اور جب کھانے کا وقت ہوا تو ان قیدیوں کے کافون میں ایسی ترکیب بنائی... ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

”کماں ہے... یہ ترکیب آج تک ہماری عقول میں کہس نہیں آتا“ :

”بہریوں اور عقول کا معاملہ ہے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔“

”بہت حیرت ہو رہی ہے۔“

”پڑھنا آپ کے کمرے میں آتا ہے یا ہمارے کمرے میں۔“

”ہمارے کمرے میں۔“

”تو پھر چلیے... ہمیں آپ کے کمرے میں چلنے ہو گا۔“

”باقی انہوں نے سرگوشی میں کی عقیصیں... چھ دہب ایسا کے کمرے میں آ گے... اور اپنا کام کر کے یہے تیار ہو گئے۔“

اسی وقت آواز شایی دی

دیوار سے لگ جاؤ... کھانے کی فریے کے بیے دردنا

کھولا جا رہا ہے۔“

ہولناک آواز

پانچوں غندے اس کے اشارے پر دیوار سے لگ گئے... جب کہ انیکٹر کامران مرا، آفتاب، آصف اور فتح دردار سے کے ساتھ دیوار سے لگے ہوئے تھے... اور ہر چھتری کو فتح نہیں کر سکتے۔ اس ترکیب بتانی تھی فتح نے... اور پانچوں غندے اس نہیں حیران تھے کہ حیرت اس کے چھرے سے چپ رہی تھی۔ اسیں یہاں پہنچنے ہوئے اتنے دن گزر گئے تھی... لیکن یہ چیل تک نہیں گزرا تھا کہ یہاں سے ٹکٹے کی جھی کوئی صورت ہے۔ لیکن اب انسیں اس بات کا امکان یا کھل صفت فراہم تھا۔

”خیزار... دروازہ کھلنے والا ہے... تم پانچوں دیوار سے لگے رہنا، زدا بھی حرکت کی تو لکھاشن کوفن سے بھیجن کر رکھو دین گے۔ لاہرے غزہ کر کما گی۔“

جی جلد ہی ان کے ساتھ بیٹھے ہتے ... اور حیران ہو رہے
تھے۔

اب ملدا ہے ... پیازی سے بچے موجود پرے داردن کا...
مارے پاس کل چار کلاش کو فیں ہیں ... اور گولیاں بہت کم
ہیں ... بس جتنی ان میں ہیں ... وہی ہیں ... زائد نہیں ہیں ...
لہذا انپکڑ کامران مرزا کہتے رک گئے۔

لہذا کیا : وہ بے پین ہو گر بولے۔

لہذا ہم رات کے وقت بچے اڑی گے ... اور پاکش
کی لے کر بچے پہنچے سے پس کسی کو لاکون سہن خبر نہ
ہوئی۔

باعل چیک ... اب رہائی کے احکامات صاف نظر آتے لگے
ہیں :

لیکن آپ وک فرا ادھر ادھر فرار ہونے کی گھشت نہیں
لیں گے ... بمارے ساتھ بیٹیں گے ... ابھی ہیں کچھ اور
ام می کرتے ہیں : وہ بولے۔

کچھ اور کام ... کیا مطلب : وہ پوچھے۔

ہم بعد میں تباہیں گے ... اگر تم وکن نے ہمدنی
بات بر عمل نہ کیا تو بہت جلد دفعہ پھر سے جاؤ گے اور
فرار ہونا تم وکن کے لیے بہت ہی مشکل ہو جائے گا ...

اور پھر دروازہ کھلا ... ساتھ ہی کلاش کوفوں کی نایلیں
اندر آگئیں اور اس کے ساتھ ہی انھوں نے ان نایلیں پر ہاتھ
ڈال دیے ... ہاتھ ڈالتے ہی انھوں نے اندر کی طرف
دیے ... کلاش کوفیں فرما ان کے انھوں میں آگئیں ... یہ کل
پار ہیں۔

۸ خبردار ... باخت اور شادود:

یہ کہتے ہوئے انپکڑ کامران مرزا بلکہ بھرت سے باہر
نسل ہجئے ... باہر موجود نگروں کی حریت کا کیا یوچنا ... یہوں
گئے ہتھا ہیے کا توہین بیس اور نہیں ... اب ان کے ہاتھ سامنی
ہی کوٹھروی سے باہر نسل آتے ... انھوں نے جلدی جلدی
منتف چیزوں سے باہر موجود پانچوں نگروں کو باخت دیا گیا ... باہر
کے پے اپسیں منتف چیزیں ادھر ادھر سے لینا پڑیں ... نہوں
کی بیلیں غاس خود پر کام آئیں ... پھر اپسیں کوٹھروی ہیں
لیا گیا :

اب کی خیال ہے وہ توں : انپکڑ کامران مرزا نے پانچ
غندوں سے کہا۔

ہم تو سوچ بھی نہیں لگے ہیں :

اب باقی دو کوٹھروں سے بھی قیدیوں کو نکال لوں ...
پاہیاں وہ پسے ہی قبضے

اس یے کہ تم تو بیان سے بھی خوار نہیں ہو سکے تھے:
ٹھیک ہے.... آپ جو کہیں گے، ہم کریں گے: انہوں
نے کہا۔

رات کر ایک بیجے کے قریب وہ پہاڑی سے بچے اتنا
لگے.... سرچ پ لائیں چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ اپنی اس سے
پچ کر بچے اتنا مجا... پہاڑی کے چاروں طرف موجود تھوڑے
میں کوئی ہل پل نہیں تھی.... جس کا مطلب یہ تھا کہ عمدت
کے اندر آنے والی تبدیلی کے بازے میں انہیں کچھ مسلم
نہیں تھا.... ورنہ حالات کچھ اور ہوتے.... اور اسی وجہ سے
مریں لاست پر مقرر نہ گرانے معمول کے مطابق ہی بیٹھے تھے....
کوئی خاص نہ گرانی نہیں کرو رہے تھے.... وہ چانتے تھے۔ حمارت
کی کوئی نہ گرانی سے نکلا کسی قیدی کے بس کا روک نہیں...
لہذا خاص طور پر تھر جا کر بیٹھے رہتے کی کیا ضرورت ہے۔
اور وہ بچے اترتے چلتے گئے.... بیان سک کر بیٹھا
میں پہنچ گئے.... اس جگہ ان کے اندازے کے مطابق تارے
قریب فوجی مقرر تھے.... گیا ان کے پاس سو لاکھن کو فیں تھیں
وہ سو سلیخ آدمیوں سے جگ کا خطہ مول نہیں تھے کہتے،
لہذا انہوں نے اسی حالت میں ڈال سے وہ نکل جانے کا فیصلہ
کیا.... بینے کے ہل ریگتے ہے.... اپنی قریباً ایک گھنٹے

ف اس طرح ریگنا پڑا تب کہیں جا کر وہ تکڑاں سے دور
ہو سکے۔ اب وہ اٹھ کر چلنے لگے.... لیکن اب بھی وہ آواز
بیانیں بونے دے رہے تھے.... ایک لگنٹ سک چلنے بنتے
کے بعد وہ دوڑ پڑے.... اب بھی اگر ملڑی کی گاڑی میں
ان کا تعاقب کیا جاتا تو تعاقب کرنے والے بہت آسانی
سے ان تک پہنچ سکتے تھے....

کیا تم میں سے کسی کو یہ راستہ مددوم ہے:
ایں: ہم راستے سے بھوپی واقعہ پیں ہے وہ آدمی ایک
لڑکا ہے۔

کوئی ایسی جگہ ہے.... جہاں ہم چاہے سکیں اور آئندہ
ابوکلام ترتیب سے سکیں.... مگر ایسی بھوپی جہاں پڑیں یا
پہاڑیں سے نکلا کسی قیدی کے بس کا روک نہیں...
پہاڑیں سے نکلا کسی قیدی کے بس کا روک نہیں...
لہذا خاص طور پر تھر جا کر بیٹھے رہتے کی کیا ضرورت ہے۔

لہذا خاص طور پر تھر جا کر بیٹھے رہتے کی کیا ضرورت ہے۔
لہذا خاص طور پر تھر جا کر بیٹھے رہتے کی کیا ضرورت ہے۔

وہ اس کے پیچے پیچے رہتے رہتے.... وہ کوئی گاڑی بھی
نہ پہنچ سکتے تھے.... اس طرح خطرہ اور بڑھ جاتا.... اور پھر
خدا بد... جب کہ وہ تھک کر پکد ہو پکے تھے.... وہ
کھنڈ میں داخل ہو سکے۔ کھنڈ، بست، فیران، بڑا.... اور
کامرا سا بھا....

چھوٹنیے... یہ تو یونی اور ادر کی الحکما دہتا ہے... بے
ہم زدا اس کھنڈر کو دیکھ لیں... خودت کے وقت فراہ پڑنے
کے ناسے تلاش کر لیں اور راپش کے پیے ملکہ بھی صاف کر لیں...
ٹھیک ہے: روشن بولا۔

امون نے یہ سب کام کے... رات کے یہ دشمن کا
انعام بھی کیا... پھر وہ بہب کی مدشی میں روشن کوئے کر جوڑ
لے۔

اب ترا اس شر کا مختصر ساختہ اس کاغذ پر بنادیں...
لے گئے بنائیں... وزیر خارجہ کا گھر کہاں ہے۔
وزیر خارجہ کا گھر... کی مطلب ہے
بینک واس سماں جانا ہے۔
یکن کیوں... اس نے مجھا کر کما۔

اس قید نافذ میں ہیں اس کے حکم سے ڈالا گی ہے،
اں سے پہنچنے خدا نظم توڑا گیا... یہاں تک کہ ہمارے
خواقوں میں... انھیں بھی صفات نہیں کی گیا... باہل
ماہی نہم ان پر توڑا گی جتنا کہ ہم پر... اہذا ہم لے
آن سلسلہ چاہتے ہیں:

باگیں پن ہو گا... اسکی خیال کو دل سے نکال دیں...
اں قید نافذ میں جانے کا ارادہ ہے:

ہم یہاں میںوں چھپے رہ سکتے ہیں... اس طرف کون
نہیں آتا... اس بے کہ یہ آسیب نہدہ ہے: اس نے
بنایا۔

واقعی آسیب نہدہ ہے... یا صرف مشورہ ہے:
میں... میں نے اس بجگہ اپنی آنکھوں سے بھوت دیکھ
ہے: اس نے بنایا۔
بھی وہ پھر تو مرا آجائے گا: آفتاب نے خوش ہو
کر کہا۔

کی مطلب... کہی آدمی چونکے۔
وزرا ہم بھی بھوت کو دیکھ میں گے.... بت عمر گز
گئی، آج تک کوئی بھوت نہیں دیکھ کے ہم نہ آفتاب
بولنا۔

اگر اتنا ہی شوق ہے، بھوت سے ملاقات کرنے کا تو اپ
کا یہ شوق اس خاتمت میں ضرور پوچنا ہو گا: اس نے کہا۔
آپ لا نام کیا ہے جیسی: انپشت کامران مرزا مکران۔
میں روشن ہوں:

روشن پر ہیں روشن یاد آئے گا اور آپ بڑا مان جائیں گے
آفتاب نے مجھرا کر کہا۔

کی مطلب... روشن کیا؟ اس نے جیسی ہو کر کہا۔

کے مخت... اپنی اپنا خون دگوں میں جتنا مسوں ہونے لگا۔
کسی کاڑی کے بغیر ہم کس طرح وزیر خارجہ کے گھر
نک جا سکیں گے... آفتاب نے پریشان ہو کر کہا۔
”خود نہ کرو... کوئی کاڑی مل پس جائے گی... درصل
یں چاہتا ہوں... کسی بگ کھڑی ہوئی کوئی کاڑی مل جائے...
میں کے مالک کو جس سے پہلے اس کو حضورت نہ پیش آئے...
اک طرح ہم آسانی سے اسے رات بھر یہ پھریں گے اللہ
بھی چھوڑ دیں گے اور اگر ہم کاڑی کسی سے پہنچتے ہیں تو اس
کی تلاش اسی وقت شروع ہو جائے گی... کوئی بھر جادے بادے
یہ نام پر میں ایشخون کو پہلے ہی ہدایات جاری کی جا چکی
ہوں گی...“

ان کی بات سن کر ایخون نے سر ہلا دیے، یکوں کر
بات بالکل معقول بھی اور بھر ایک سڑک پر اپنی ایسی ایک کاڑی
لی گئی.... وہ ایک گھر کے سامنے کھڑی بھی... غاب گھر
لے کاڑی کھڑا کرنے کی بگ نہیں بھی... یا شاید دپس
رات وغیرہ کا کام ہو رہا تھا... اس وجہ سے کاڑی باہر
کوئی کرنا پڑا ہی بھی....

آفتاب نے اپنی ایک خیز جیب سے ناسڑ کی نکال
ان پیکٹ کامران مرزا کے حوالے کر دی... جلد ہی وہ کاڑی

نہیں... وزیر خارجہ کو ضرور دہان سمجھانے کا ارادہ ہے:
”یہ اپنی موت کو خود آواز دینے کی بات ہو گی：“
”کوئی بات نہیں... لیکن ہم اپنے اس ارادے سے باہ
نہیں آئیں گے... ان پیکٹ کامران مرزا ہوئے۔
”لیکن اس کام میں ہم آپ کا ساتھ نہیں دیں گے:
اگر آپ لوگوں کو سامنہ میں ہوتا تو نقش کیوں جو نہیں:
اور اگر کسی خطرہ ہوا تو آپ اس طرف ہوت کر نہیں
ہمیں گے... ورنہ آپ لوگوں کے ساتھ ہم بھی دعاوارہ پیش
جائیں گے：“

”ٹیک ہے.... ہم کوئی اور لٹھکانہ تلاش کریں گے...
لیکن اگر خطرہ نہ ہو تو ہم اسی بگر والیں ہمیں گے.... اس
لیے کہ یہ بگر ہمیں بہت پسند آتی ہے۔
”ٹھیک ہے...“ ایخون نے ایک ساتھ کہا۔
نقش اچھی طرح سمجھنے کے بعد وہ دہان سے روان
ہوئے... اور رہ ہونے والے قیدیوں نے اپنیں باغ
پل ٹوکر رخصت کیا.... کیونکہ ان کے خیال میں اب ”
لوگ دہان والیں آنے والے نہیں سمجھنے...“
کافی دیر تک وہ پیل جلتے رہے.... سڑکیں سڑا
بری ہیں اس کا ایک نج رہا تھا... دن بھی مرزا

کے بذریش تم دیکھ بھی رہے ہو... اب تم ہمارے ساتھ چلے اور اپنے ساختیوں کو یہ پاپ اٹھانے کا شارہ کر دیئے... ساختی میں کوئے کے کے یہ گاڑی عقیق ہے... اور میں نہ ان کے ساتھ ایک کام سے جانا ہوں: ان کی آواز کچھ اس صدیق سرد سختی کر اس کی بیٹھانی پر یعنی؟... انکھوں میں بے پناہ خوف دوڑ گیا....

عقیق ہے... میں دہن کروں گا... جو آپ کہیں گے:

الانے دلی آواز میں کہا۔

اب وہ آگے بڑھے۔

پاپ اٹھا دو... یہ گاڑی او کے ہے... میں نہ ان کے ساتھ ایک کام جانا رہا ہوں: اپی مطلب... کیا تم ذیولی چھوڑ کر جاؤ گے کام... نیپڑ رات کو ہرگز پستہ نہیں کر سے گا: اسی صرف چند منٹ میں آجاؤں گا... تم نظر نہ کرو: ابی ہات ہے:

پاپ اٹھا دیا گیا... کار آگے بڑھ گئی۔

آپ... آپ وگ کون ہیں... دہن عیندی تو نہیں ہیں، اسے کوئی میں سے فرار ہونے ہیں:

لی! ہم ہرہی ہیں... تو پھر:

میں بیٹھے اڑے جا رہے تھے... لیکن بھر ایک چڑا ہے پر
انھیں رک جانا پڑا... پوسیں کی دو گاڑیاں جوک پر موجود
تھیں... اور سڑک کو لوہے کے پاپ کے ذریعے بند کر
دیا گیا تھا۔

ان کی گاڑی کے رکتے ہی ایک پوسیں میں ان کے
قریب پہنچا:

“کاغذات چیک کر دیں۔”
اوکے: اسکپر کامران مرزا نے مسکرا کر کہا اور کار کے
خانے کو کھول کر کاغذات اس کی طرف بڑھا دیے۔

وہ ان کو چیک کرتے کے بعد بولا:
“ یہ تو گاڑی کے کاغذات ہیں... آپ اپنے کاغذات دکی
دیں۔”

انکھوں نے جب سے چند کاغذات بکھال کر اسے بے
ان کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا:

“ یہ... یہ تو میرے ہیں...”
کی مطلب... یہ کاغذات آپ کے ہیں: اسکپر کامران نہ
نے بھی حیران ہو کر کہا اور ساختہ ہی اس کی گروں ادا
لائیں سکتی... اور ادا

“ تھا رے جسم پر پتوں کی نالی بھی ہوئی ہے... اور ادا

اُف.... آپ لوگوں کی شہرت تو پورے شہر میں ہے ...
 کیوں کہ اس قید خاتمے سے آج تک کون بھی باہر نہیں آ سکا:
 خیر کوئی بات نہیں آپ کو کہاں آتار دیں:
 اسے تو کیا آپ مجھے واقعی آثار دیں گے:
 ہاں! ہم اور کہہ بھی کی سکتے ہیں:
 کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کے بارے میں فرم
 بلیں اٹیش نکو خبر نہیں کروں گا:
 نہیں! ہم جانتے ہیں آپ ایسا ضرور کریں گے ...
 پھر آپ مجھے کس طرح چھوڑ سکتے ہیں ...
 پسی بات تو یہ کہ ہم کسی آدمی کو بلا وجہ محنت کے لحاف
 نہیں آتارتے آپ نے ایسا کوئی جرم نہیں کیا کہ آپ کو د
 کر پھینک دیا جائے اور نہ آپ نے بخارے ساختہ کرنی زانی
 کی ہے ... پھر جلا ہم کیوں آپ کو مارنے لگے ... بس پھر آپ
 کو چھوڑ دیں گے اور کچھ دیر بعد آپ اپنے گھر یا اپنی بیلہ
 پر چاکیں لے گے:

بت تو آپ لوگ بہت اچھے ہیں:

یہ آپ کا خیال ہے ہو سکتا ہے دوسروں کا خیال
 اس کے باخل اُن ہوڑا بخون نے ملکا کر کھما۔

اجھا تو پھر مجھے یہیں آتار دیں:

ہاں بہت زبردست پرو ہو گا:-

وہ وزیر خارجہ کے گھر سے تزویک ہونے لگے۔

آمنت کامن بن گیا فرحت مکرانے مل گی اور

ہاں بہت زبردست پرو ہو گا:-

ہم چاہتے ہیں، آپ بخواری دیر تک بمارے بارے میں
 کس کو کوئی اطلاع نہ دیں:

یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے:-

یہ ایسے ہو سکتا ہے: یہ کہ کہ انہوں نے اس کی کہی
 پہ ایک ہاتھ رسیدہ کر دیا وہ فوراً بے ہوش ہو گیا۔ اب انہوں
 نے اس کو ترک سے پچھے آتار کر لٹ دیا تاکہ کون گاڑی کے
 ذکر کیل دے اور پہنچ دہ آگے بڑھے۔

کیسی بھی ...

بہت اچھی ... سات بھی مر گیا اور رامی بھی نہیں ٹوٹی:

آف نے کہا۔

ہمیں بھی ... یہ سانپ اور لامبی کہاں سے نکل آئے
 کہا:- آنکاب نے ٹھجرا کر کھما۔

صلف ظاہر سے...
 پھر ہم کس طریقہ کامیاب ہو سکیں گے?
 اللہ نے چالا تو ہم کامیاب ضرور ہوں گے
 پندرہ منٹ کے سفر کے بعد انھوں نے ہس کار کو مریخ
 سے آنکر اس طریقہ کمرا کر دیا کہ آسانی سے سریک سے نظر
 نہ سکے
 رونگ کے بناے ہوئے راستے پر وہ بہت پیٹے ہی کار
 سے اڑ گئے تھے... وزیر خارجہ کا گھر ایک پرانوں اور کم آزاد
 علاقے میں تھا۔ بیان کافی خاصیت پر کوئی بھائی ہوئی تھیں۔
 یہ دو کوئیوں کے درمیان غالباً جگہ موجود تھی اور اس نالی جگہیں
 پاک بننے ہوتے تھے... انھوں نے دور سے بھی دیکھ لیا کہ
 پیس بھاری تعداد میں وہاں موجود تھی... اور قدم قدم پر وہیں
 کھڑا نظر آ رہا تھا۔ گویا وزیر خارجہ کو ہی ان کی طرف سے خدا
 حسوس ہو رہا تھا... اس کی کوئی تھی تو ابھی بست آگے تھی بہ
 کر پیسیں پیس سے نظر آ رہی.... وہ سوچ میں قدم لے
 یہ فائدہ کی جائے تو کیسے... آخر دہ انھیں واپس کر
 دور لے آتے:

ہاں فرحت... اب تم کیا کہتی ہو
 ان میں سے ایک کو آپ بیان لے آئیں... فرحت بول۔

اور اس کا ایجاد کو ان میں نہ آفتاب نہ جعل کر کما۔
 سمجھی پیٹے من تو وہ ایکسر کامران مرزا مسکرا نے۔
 سنتے سنتے تو یہ وقت آگلا ہے ایسا جان
 بار چپ رہو گا... ابھی اس نے پوری ترکیب نہیں بنائی۔
 امن نے جھلکا کر کما۔
 بالکل سرگزشیوں میں باتیں کرو... کہیں ہماری آواز کی
 بھلک نہ پڑ جائے نہ انھوں نے سرد آوازوں میں کما۔
 باتیں کرنے کی مزدودت ہی کیا ہو انکل... فرحت نے کما۔
 ہاں یہ بھی جھلک ہے... آگے کو فرحت... ہیں ان
 بڑے ایک کوئے آتا ہوں تو پھر:
 فرحت نے اپنا من ان کے کان سے لگا دیا.... اس
 لیکن آفتاب اور آصف اس کی ترکیب نہ سُن سکے... آصف
 نہ سے گھوڑا... وہ مسکرا دی....
 بہت خوب ہی کرتا ہو گا: ایکسر کامران مرزا اس کی
 زیب سن کر بڑے۔
 اور پھر وہ ایکسے آگے بڑھ گئے... بلد ہی وہ
 بالکن شیبل کے ساتھ بولے... وہ کچھ اس طرح ان کی گرفت
 آنکھ کو صرف چل سکتا تھا... اور کوئی کام نہیں کر سکا
 تھا... بیان تک کہ منزے آواز بھی نہیں نکال سکتا تھا۔

۔ بہت خوب! اب اس کے کچھے آثار کر خود پیں لیں۔
لیکن پہلے اس سے دو پار باقی کر لیں۔ فرحت نے کہ
سوچ کر کہا۔

۔ اوه! ان واقعی..... یہ بہت ضروری ہے۔

۔ تھارا نام کیا ہے دوست.... گھبرا نہیں ہم تھیں کوئی
نقسان نہیں پہنچائیں گے۔ اگر تم لے کوئی غلط حرکت نہ کی۔
ہن نہیں کروں گا، کیا چاری گرفتاری پر کوئی انعام بھی
رکھا گیا ہے:

۔ ہاں اوس ہزار ڈالر تھا۔

۔ بہت خوب! اگر تم ہمیں گرفتار کرتے تو کیا کرتے؟

۔ سہ سو دزیر خارجہ تک آپ کو کوئے جانا۔

۔ تم خود لے جاتے۔

۔ ہاں! حکم یعنی ہے۔۔۔ کر جو کچھے گا، وہی آپ دیکھوں کو
لے کر آگے جائے گا۔۔۔ دزیر خارجہ اسے اپنے بانے سے ابا
دی گے:

۔ بہت خوب! اب تم اپنے کچھے آثار دو۔۔۔ میں پہلے
کچھے آثار کر تھیں دے دیتا ہوں۔ دو سو آواز میں لے
لیے۔۔۔ آپ کیا کرہے ہیں:

۔ میں دیکھتے جاؤں۔

۔ آخر اس نے کچھے آثار دیے۔۔۔ ان پر کامران مرا نے
پہنچے کچھے آثار کر اسے دے دیے۔۔۔
اپ تم کو پیں!۔۔۔ سردی ہے نا۔۔۔ کہیں لختہ نہ گک
بلے۔۔۔ کافی دیر جنک تھیں بیان پڑا رہتا ہے۔۔۔

۔ جنک کیا مطلب:

۔ میں کچھ نہیں۔۔۔ میں پاہتا تو تھیں مرٹ کے گھاث آثار
لئے تھا۔۔۔ لیکن ہم بلا جہ کسی کی جان بینے کے عادی نہیں
ہیں۔۔۔ ہم تھیں بے بخش کر کے بیان ڈال رہے ہیں۔۔۔
اور خود میں تھارے روپ میں آگے جا رہا ہوں:

۔ ایسا کر کے آپ بہت بڑی غلطی کریں گے۔۔۔ آپ فدا
پڑھے جائیں گے۔۔۔ دزیر خارجہ تک تو آپ پہنچ نہیں سکتے۔۔۔

۔ کیا مطلب: کیوں نہ پہنچ سکوں گا:

۔ اس لیے کہ قدم قدم پر چیلگا ہے۔۔۔ ہمارت کے اندر
بھی آپ کی چیلگا ہو گی۔۔۔

۔ اللہ ما لک ہے:

۔ انھوں نے اس کے کچھے پس لیے۔۔۔ ان کی روپی
اپر قدر سے جھکا لی۔۔۔ اس کا قد بھی ان کے قد کے
راہ پر تھا۔۔۔

” تم نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا۔
” میں نامزد ہوں اور میری آپ سے ایک درخواست
ہے :
” اور وہ کیا ؟
” ماقبل ذرا زور دار ہاریں حاکر کوئی بھو پر شکد
کر سکے ...
” ابھی بات ہے ... ہم آپ کی یہ خواہش مزدور پوری
کریں گے ...:

ان الفاظ کے ساتھی انھوں نے اس کی کہ پتی پڑی
ایک زور دار ماقبل رسید کر دیا وہ سوراگر گرا ... ان پر
کی جگہ نیلی ہوتے ہیں۔

” اب میں پسندی کی قدر پر تم لوگوں کو آگے لے کر پہنچ
گا ... وہ نام کی آواز میں بوئے۔

” بہت خوب ! آپ بالکل کامیاب نقل کر رہے ہیں ...
اس کی آواز کی ...:

” تم لوگ ماقبل اور اٹھا دو اور میرے آجے آئے
پن شر درج کرو ... جس جگہ سے میں نے اسے پڑھا تھا
بس اس جگہ کے نزدیک میں گرفتاری کا اعلان کر دیں گا ...
ٹھیک ہے : وہ بولے -

اور آگے بڑھنے لگے ... کچھ فاصلہ پر جا کر انھوں نے
منز آواز میں کہا۔
” میں نے دس ہزار ڈالر کیا ہے ... میں نے ان لوگوں کو
بڑا بیا ہے ... دادا منزا آگا ...
ان کی آواز گونج ہمیں ... اپنے ساتھی نام کی آواز
کے کر پسند کا شیل اچھے ہے۔
” اسے ... یہ تو نام کی آواز ہے ... کیا ہے ... یہ تو میں
ارگیا ...
” اسے یہ ہے چو ... خبردار کوئی حرکت نہ کرے ...
” اوہ چو ... لیکن یہ تو صرف ہیں ہیں ... ان کا بڑا ساتھی
کیا ہے ...
” وہ بھی آس پاس ہی ہو گا اور اسے بھی غوری طور پر
گرفتار کرنا ہو گا : ایک انپکڑ نے نزدیک آتے ہوئے کہا ...
” بہر ان تینوں پر نظر ڈال ... انپکڑ کامران مرزا کی طرف
” اس نے آنکھ اٹھا کر بھی شیں دیکھا ...
” خیر ... قرآن تینوں کو تو وزیر خارجہ صاحب کے پاس
لے کر چو ... لیکن نام ... تینیں دس ہزار ڈالر ضمیں مل سکتے
ہم میں کے ... دس ہزار تو ان چاروں کی گرفتاری کا انعام
ہے ...

۔ غیر کوئی بات نہیں میرے یے پانچ ہزار ڈالر بھی بہت
پیش ہیں ۔

۔ جاؤ جاؤ یے جاؤ انپکٹر نے لابوانی سے کہا۔
وہ اخینیں یہے عمارت کی طرف ٹھیکنے لگے دل
ہی مل میں مسکرا بھی رہے ہتھ ... عمارت کے دروازے
پر اخینیں روک یا گیا:

۔ یہ کیا ہے ۔
۔ یہے انعام حاصل کرنا ہے ... میں لوگوں کو پورے شر
میں تلوشن کر لیا گیا ہے اخینیں میں نے پکڑا یا ہے ...
میری قسمت کھل گئی فارسے نیارے ہو گئے:

۔ اوه اچھا ... یہ وہ پیس ... لیکن ان کا چونھتا ساقی کماں ہیں:
۔ اسے بھی عمارت کے آس پاس سے بہت جلد گرفتار کر
یا جلتے گا ۔

۔ تھیک ہے ... اندر پہنچو جاؤ واپس طرف کیسیں میں
انپکٹر ٹوٹی موجود ہے ... وہ تھیں وزیر صاحب تک پہنچائیں
گے:

۔ بہت بہت شکریہ ا
اور وہ اندر داخل ہو گئے ... تھیں میں ایک انپکٹر
پیٹھا اونچو رکھتا ... اخینوں نے پہنچے تو اسی کا سدا نکار

۔ اپنی جیپ میں رکھ دیا ... بھر شانے سے پچھوڑ کر اسے بلایا
وہ ہزار ڈالر سیدھا ہو گیا۔

۔ لکھ ... کون کون ... کیا ہے:
۔ میں نے اخینیں پکڑا ہیا ہے:

۔ یہ تو تم ہیں ... چونھتا بھی جلد پکڑا جائے گا ... اخینیں
وزیر صاحب کے سامنے پیش کرتے کا موقع ملے ... آخر یعنی
بان انعام دھول کرنا ہے:

۔ ضرور ... ضرور کیوں نہیں ... آؤ:
۔ اب وہ آگے آگے چلا ... اخینیں کی براہمدوں میں سے
لند پڑا ... آخر ایک کرسے کے دروازے پر انپکٹر ٹوٹی نے
اٹھ دی۔

۔ کون فہ اندر سے آواز سنائی دی ۔

۔ ان میں میں کو ایک کامیشیں نے پکڑا یا ہے سر... وہ
ابس لے کر آیا ہے:

۔ بہت خوب ... مزا آگیا ... یہ شخص انعام کا حق دار
ہے ... لیکن ہم نے وہ ہزار ڈالر ان سب کی گرفتاری پر
لند تھا ...

۔ تو سر جسے پانچ ہزار تو ملنے ہی چاہیں:
۔ اسی ... یہ بات تھیک سے ... اندر آ جاؤ:

اب ان فیخن نے انپکھڑونی کی مرمت شروع کر دی

غیر مرمت کے بعد اس کے سر پر ایک اور ٹھوکر رسید کی ...
لماں اس کے بعد ہوش میں آنے کا امکان نہ رہے ... ذری
دہ جم خاصب انپکھڑون کامران مرزا کی گرفت میں پہنچ رہے تھے۔

باہر نکلو ... باہر نکل کر اپنی کار میں بیٹھو ... کار تر چلا
جے ... میں عمار سے ساتھ ہوں گا ... کسی نے تعاقب میں لئے
ل کوشش کی تو پھر عمار بھیجا اڑا دوں گا:

دنی ... نہیں ... نہیں : اس نے بیخ کر کہا۔

اور پھر وہ اسے باہر سے آئے ... اس نے کار گیرا
سے نکالی ... ڈرائیور ہیٹ پر اسے بٹھایا۔ آفتاب، آصف
در فرست دریانی جگہ میں دبک گئے ... اب وہ کسی کو سامنے
نہ میں آسکتے تھے۔ کار باہر نکلی ... ذریع خارجہ کی کار اور
ان کی ڈرائیور ہیٹ پر خود ذریع خارجہ کو دیکھ کر تمام
لبیں داے آئیں ہو گئے۔ ان کی کار آگے بڑھتی بیٹلی گی
بیان نہ کر پویں کے گھر سے باہر نکل گئی، کچھ اور قب
لے کرنے کے بعد انپکھڑون کامران مرزا بولے۔

سر ذریع ... کار روک دیں بیچے اتر جائیں :

لی کہا ... بیچے اتر جاؤں :

اہ ! اب کار میں چلاوں گا ... تم اب بھلی سیٹ پر

دروازہ دھکیل کر دہ اندر داخل ہوئے ... انپکھڑون

مرزا نے پینے ہی پتوں ناچھ میں یا ہوا تھا ... مزید کوئی سچا
جیب سے نکالنے کی فی الحال اخیں ضرورت نہیں تھی۔ پر انکا
کے مطابق ... آصف نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

یہ کیا کیا تھا

اور تم کرگی کی سمجھتے ہیں : انپکھڑون کامران مرزا اپنی اصل آنکھ
میں بوئے۔

اسے یہ کیا ... : اس کی تو آغاز بدل گئی : انپکھڑون ابھلے

اپ دونوں اپسے ٹھاٹھ اور پر کر دیں :

انپکھڑونی ... یہ میں کی دیکھ رہا ہوں :

میں خود حیران ہوں سر ... پتا نہیں یہ کیسے ہو گیا

یہ ... تو انپکھڑون کامران مرزا ہیں :

ہم نے کہا تھا تھا نا ... آپ سے انتقام ضرور میں گے

خاس طور پر جیسی گرم کی بیوہ کا :

ون نہیں ... ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بٹھا

کر سہری کے پائے پر لگا ایک بٹن دبایا چاہا ... انپکھڑون کامران

مرزا نے بٹا کی شری سے چلانگ لکھا اور اس کا اتو بکرا

یا ... انپکھڑونی اخیں روکنے کے لیے آگے جھٹ اور مزے

بل پر قابض پر گرا ... آصف نے اپنی ٹانگ آگے کرائی

کے:

اس نے حکم کی تعلیل کی..... اب وہ ان تینوں کے دریان بیٹھا ہتا..... اور پستول کی نالی اس کی پسیوں کا مژان پوچھ رہی تھی آخر دہ کھنڈر کے آس پاس بیٹھ گئے "..... یر قم بھے کہاں لے آئے ہو؟" اس نے حرف نہ آفاز میں کہا۔

" یہ مگر اس جگہ سے چھر بھی بہتر ہے ... جہاں تم نے بھ پر خلم توڑا ہتا اور جس قید خانے میں رکھا ہتا تھت تم تم کیا کرتا چاہتے ہو؟" " رہی جو تم نے کیا ہتا " " نہیں نہیں " اب نہیں کہو یا ان دیسے ایک شرط پر ہم نزدیک رکھتے ہیں: " اور وہ کیا ہے؟" " تم ہمیں یہ بتا دو کہ جیسی گم ہمیں کیا بتائے گی ہتا: " افسوس: یہ تو میں کسی قیمت پر نہیں بتا سکتا: " تو چھر لٹکھنے کے پیسے تیار ہو جاؤ تم یہ کہ کر خود خوش ہو گے کہ اس قید خانے کے باقی قیدی بھی ہمیں

خدا راستہ کرنے کے لیے باکل تیار بیٹھے ہیں: " ان نہیں: اس نے روزگر کہا۔ " ہاں! ہاں سے فرار ہوتے وقت ہم انھیں بھی ساختے آئے ہیں: " تم اپھا نہیں کہ رہے شاید نہیں جانتے، ہیاں سے نکلا کھائے یہے کسی قدھر کل ہو گا: " " وہ بعد کی بات ہے ... انپکڑ کامران مرزا سکرے۔ " " وہ انھیں لکھور کر دے گیا آخر دہ کھنڈر میں ڈائل ہوتے... سب قیدی ان کے گرد بحث ہو گئے کمال ہے آپ تو واقعی سے لے آئے ہیں: " " ہمیں ان صاحب کو لانا ہی ہتا انھوں نے آپ سب بہ بہت خلم توڑے ہتے تھے: " کوئی یہے دیے نہیں بس یہ کہا جا سکتا ہے کہ تو زندگی کے بے کاری خلم باقی بچا رہی نہیں تھا: " آئی تم اپنا بدھ اس شخص سے یہیں کے یہے کے آزاد ہوتے بھی داد مرہ آجائے گا: " " خوددار: اگر کسی نے بھے ہاتھ بھی لٹکایا تو چھر اس کا ام بہت ہونا کہ ہو گا: " پہنچے کیا کم ہون کے الجام ہو چکا ہے اب تو جاب

ہم یہ تسلیا پاپتا تھا :
 اب نہیں یہ نہیں ہو سکتا میں اپنی جان تو دے لکن
 لکن یہ نہیں بتا سکتا :
 جان دینا آسان کام نہیں مسٹر وزیر ہاتھوں کے طورے
 باتے میں ہے آپ بے بود -
 امرت ہاتھوں کے نہیں تمام جسم کے : اصفت نے
 سے گھوڑا -
 خیر بھی یونہی سی :

جلد ہی وزیر صاحب کی قذفی سے مررت ہو رہی تھی
 وہ سلسل پیچ رہا تھا آخر پیختے چینتے وہ بے ہوش ہو گیا۔
 اب اسے پتھے ہوشی میں لاو اسی طرح رجاء ساختہ
 لا جانا تھا ایک قیدی نے کہا -
 اسکی نیک لیکن ایک خیال رہے یہ کہیں جان سے
 نہیں

یوں کیا اس کی آپ کو لذہ کی غرورت ہے :
 یہ سمجھ لو ہمیں اس سے ایک راز اگلوانا ہے تا
 ایجا : ہم اس بات کا خیال رکھیں گے :
 شکریہ ! ہے بستے
 آخر سے ہوش آگیا -

کی باری ہے :
 میرا خیال ہے انھیں اُن لکھانا زیادہ مناسب ہے : لیکن
 کامران مرزا بولے -
 اورہ ہاں اس نے بھی تو ہم سب کو اُٹھ لکھا تھا :
 ان میں سے کبھی بولے -
 تو پھر شروع کریں :
 " من نہیں : وہ پوری قوت سے پڑایا -
 مسٹر یہ سب لوگ بھی اسی طرح چلتے ہوں گے
 یہ تو خیر جامِ پیش نہیں تھے لیکن ہم نے کیا کیا
 تھا کہ ہمیں تم نے اُٹھ لکھا یا خیر حادی بات بھی جانے
 دو اس خاتون نے کیا کیا تھا
 اس کے مت سے کوئی جواب نہ مکمل سکا اس کے
 دلفون پیروں میں رسی بامد کر چلت سے اُٹھ لکھا ریا گی
 وہ لکھا چھنتے -

" ابھی سے چھنتے لگے فرم ابھی تو ڈنڈے برستے شروع
 نہیں ہوتے " -
 تم لوگ اپنی موت کو آواز دے رہے ہو :
 " بستے پتھے مے پکے ہیں اب اور کیا دیں گے لمحات
 پیختے کا بس ایک ہی داستہ ہے ہمیں یہ بتا دو کہ جو

۰ اب کیا خیال ہے.... جناب...: انکھڑ جشید نے طنزیہ آواز میں کہا۔

پہلے لوگ

”خودار! مجھے پاگل رکنا.... نہیں تو میں تم سب کو کیا جس
وہی کار در

یہ آواز اپنی دزیر خارجہ کے منہ سے نکلتی تھیں
ہر لمحتی.... لیکن اب آواز انسانی نہیں تھی.... بلکہ کسی جن
لمحوت کی آواز لگتی تھی.... اس آواز میں بادلوں کی کوئی
دیگر تھی.... یہ لگتا تھا.... جیسے باہل آپس میں بار بار
لگتے ہوں۔

یہ.... یہ کون بولا تھا...: جیسی گوم کی بیوہ نے روزی
آواز میں کہا۔

”دزیر خارجہ ہوئے تھے.... یہ صاحل پاگل ہو گئے ہیں....
وہ پاگل ہونے کی ان کے پاس بہت معقول وجہ ہے... انکھڑ
کہان مرزا سکرتے۔

”دی جو پہنچتا...: راز نہیں تباہا جا سکتا۔

”چلو بھی...: ذمہ بازی شروع کرو...:

”ضرور کرو...: اب میں مرا چکھ جلا ہوں.... اب مجھے کہا
پڑوا نہیں تا اس نے کہا۔

”اپنی بہت حیرت ہوئی.... کم از کم اس کے منہ بے بالا
ستنے کی اٹھیں ایک فیصد بھی ایسے نہیں تھی....

”ہا ہا ہا...: ہا ہا ہا...: مارو بھے.... مارو.... تو کے پھٹو مارو۔
تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کوئی پہنچے والا ٹاٹھا...: اس نے
پاگلوں کے آواز میں کہا۔

”اوے! یہ تو پاگل ہو گیا ہے: ایک قیدی نے گجر کا کہا۔
”پاگل! اُن سب کے منہ سے نکلا۔

میں، اس وقت عادت میں ایک ہونا کی آواز سنائی بیٹھ
لگی.... ہونا کی آواز کے انفاظ بھی کم ہونا ک نہیں تھے۔

三

آخر گیوں..... کچھ یہاں بھی تو ملے ہے اصف بولا۔

و دیکھو نہیں رہے ... سن نہیں رہے ... یہ عمارت دافع
آسیب زدہ ہے ... ذریم صاحب پر بھی جن آ جکا ہے ...
لیکن ذرا سوچو ... یہ جن کتن بلے بس ہے : انپکڑ کامران
مزاء مسکراتے

لے بس سے ... کی مطلب ہے

یہ اپنے دوست وزیر کو زیون سے نجات تو دلا نہیں
ست..... یہ کام بھی وہ ہم سے کرنا چاہتا ہے..... اگر یہ
کہہ کر سکتے ہے..... اس میں کوئی طاقت ہے..... تو یہ ہر پسے یہ
ایسے ساختی کو ان زیون سے آزاد تو گر کے دھانے :
اوہ ہا ہا اوہا ہا ہا - وزیر خارجہ کے منہ سے جن کی آغاز
کھلی

اس کا گیا مطلب ہے: انپکٹر کامران مرزا کی آواز میں
جزتی تھی۔

ہاں نہ اس کا ترجیح کر دیں: آفیاپ نے فرمایا۔
دیکھو..... رسیاں ٹوٹ ہی ہیں..... یہ دتوڑو..... اب تم
پیرا مقابلہ کر کے دکھانا نہ رہا۔ جن کی دعا و ساتی دی۔
ان کے دل دل گئے..... صرف ایک پڑ کامران مزرا ایسے

ک مطہب ہ کئی آخازیں ابھر س۔

مطلب یہ کہ ملک کا وزیر خارجہ ہو... وہ بھی اتنے بڑے
ملک کا جو پوری دنیا کو نگھیرن پر نیچافے کا خواب دیکھتا رہتا
ہو اور اس سلسلے میں عمل کام بھی بہت کرتا ہو... وہ
وہ اسی قدر بے بس کر دیا جائے کہ وہ خندڑے اسے لے
کر خوب ماریں.... جو اس کے حکم سے قید میں ڈالے گئے
ہتھے.... تو اس کا یاگل سو ماہنا کوئی تعجب بات نہیں:

.....تو اس کا پال ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں:

پاک ہونے پر آدھ تبدیل میں ہو جاتی ہے۔

اُن: یہ بات ضرور
نے پڑا۔

”او کے پھتو... نکل جاؤ تم سب یہاں سے یہ میرا سماں ہے۔“
میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتے دوں گا...“ اور کھوں ।“
اسے: ذرخواج کے سر سے پھر وہی چولناک آفاز نکل۔

ہم.... سم جا بے ہیں جا بے کسی قیدی چلائے۔

۔ بس ڈر نئے ... نیکن تم جاؤ گے کہاں ... باہر ہو رہا
پولیس گشت لگا رہی ہے ... وزیر خارجہ کی تلاش کے لئے
کا کچھ بند کا حارہ ہو گا:

• مکہ میں حبِ حاجی تھے۔ لکھ کرنا میں اس شکر سے

تھے.... جو الیں سکن نہیں دی رہے تھے.... اور پر بخون تھے۔
اور پھر رسیاں کھلتے گئیں.... وزیر صاحب دھرم سے
گرے.... گرنے سے ان کے سر پر چھٹ بھی آئی، لیکن وہ
ایک دم کھڑے ہو گئے.... اور ہوناں ک انداز میں ان کی
طرف بڑھتے.... سب لوگ چینتے چلا نے بجا گئے لگے... آن کی
آن میں عمارت میں ان چاروں کے علاوہ کوئی نہ رہ گیا۔... رسیاں
سکر رسمی گرم کی بیوی بھی نہیں رکی تھی۔

* قمر نہیں کے باہر۔

بسم اپنے شناک کو جھوڈ کر کس درج جائیں.... وزیر خارجہ کو
یہاں سکن لانے میں بسم نے جان کی بازی لگانے ہے۔... اب
اتسی کسانی سے اپنا شکار کیے جھوڑ لکھنے ہیں۔

* تو قمر مجھ سے مقابلہ کر دے گے: جن کی آزادی دی۔

* اگر نوبت آئی تو۔

* تو پھر آؤ... ابھی تھیں میری طاقت کا اندازہ ہو جائے
گا۔

وزیر خارجہ ایک قدم آگے بڑھتا رہا۔... اسپل
کامران مرزا اپنے پیروں پر جے کھڑے تھے.... آفتاب نہ
اور فرشت ان کے پیچے تھے اور پچھے تو یہ ہے کہ اس وقت
وہ بھی خوف محسوس کر رہے تھے ایکن بجا گئے نہیں تھے....

وزیر نے نزدیک اگر جوئی اسپل کامران مرزا کا جلا پکن
چالا.... وہ یک دم جھکائی دے کر دہسری طرف نکل گئے، آفتاب
اور آصف فرمت یک دم دہاں سے اچھل کر دور ہو گئے۔
وزیر پھر اسپل کامران مرزا کی طرف ملا۔
ایک بات تم بھی نوٹ کرو مرتباً: انہوں نے مرد بچے
ہیں کہا۔

* اور وہ کیا نہ گھنی گرج سی ستائی دی۔

* تم اگر وزیر صاحب میں حلول کر گئے ہو۔... تو بھی حرکت
تو وزیر خارجہ کے جسم کی پہنچ کے مطابق کر دے گے.... تیزی
پہنچ تو اس کے جسم کے مطابق ہی دھما سکو گئے تا۔...
اس نے کوئی بحاجب نہ دیا۔... ایک بار پھر ان کی
طرف بڑھا۔...

* لیکن آیا جان.... اس کا انعام کیا ہوا۔... آفتاب نے
کمزور ہو کر کہا۔

* کیا مطلب ہے وہ بولے

* اگر اس مقابلے میں وزیر خارجہ مارے گئے تو ہم
وہ ناد کس طرح مددوم کر سکیں گے۔
* نہ: لیکن اگر ہم اسے نہیں مارتے تو یہ ہیں نہیں جو لوگ
کہا۔

سما ہے جن آگ سے بھاگتے ہیں :

* نہیں یہ تو خود آگ کی نندق ہیں :

* سوال یہ ہے کہ جن یہاں کماں سے آگئے ... کہیں ہس عمارت
میں جراحت پڑیں تو نہیں رہتے اور یہ سارا پکڑ دہ لوگ تو نہیں
چلا رہے :

* پسے ذرا اس جن سے بنشتیں ... پھر کھنڈر کی تباخی بھی
بین گے :

* ہول ٹھیک ہے :

* میں ہم فائز کریں :

* ہاں ہے بھی کر کے دیکھ لینے ... لیکن پسے صرف ٹانچوں
پر فائز کرتا تھا

* اصفت نے اس کی ٹانچوں کا نشاز لیا اور فائز کر دیا۔
اعصمنے وزیر کی ٹانگ سے خون نکلتے دیکھا۔ اور ساتھ
میں بادلوں کی کڑاک بار بار سنائی دینے لگی ... گویا جن ہیچ
رہا تھا۔

* دوسرا ٹانگ بھی زخمی کر دو : انپکڑ کامران مرزا بولے۔
اسفت نے پھر فائز کیا ... دوسرا ٹانگ سے بھی
خون جاری ہو گیا ... اب وہ اور بُری طرح دعاۓ لعلے لگا.....
اور فرش پر ریگ کر ان کی طرف آئنے کی کوشش کرنے لگا۔

وزیر خارج جیری گوم میں کیا بتانا چاہتا تھا:
ایسا ہے جیری گوم وہ بھی ایک جن حقا لیکر جنوں
ایشاہ تھا :

* تم کیا کہ رہتے ہو آفاب نے جیران ہو گرا کیا۔
میں جلک کر رہا ہوں اس ساری دنیا میں جنوں کے
ارکا بھی کیا ہے آج کل کے انسان بھی جو بھی گئے
اپنے ان میں انسافون والی کوئی بات نہیں سمجھی گئی ؟
ام اوٹ پنچھ باتیں کر رہتے ہو انپکڑ کامران مرزا

* اور کی گھروں تم آخر ہو گوں ...
اپ تم پولی ہونی آغاز میں باتیں کیوں کر رہے ہو ؟ نہ کہ
ان مرزا جیران رہ گئے۔

* ادا ست تو میری آغاز بدل گئی تھی ناں کے پیچے میں
نہیں۔

* ان ! بدل گئی تھی اب میں بھجو گیا :

* اداوز وزیر خارج کے پیچے سے آہی تھی ... دیواروں میں
یہاں آسیب دایب نہیں ہے اس عمارت کے
پندرہ تھامتے ہیں ... ان میں جراحت پڑیں توگ رہتے ہیں :

”مد ہو گی.... آج سکھ یہ آواز کوئی نہیں لگا سکا۔
ایک قم ہو.... جنہوں نے اتنا درست آواز کا لیا.... پنج
آجادا.... ہم قم سے ملا پسند کریں گے۔
لیکن وزیر کی اپنی آواز اس آواز میں غالب ہو گئی تھی۔
”ادا.... جس! ہم نے اس کے جسم میں ایک رسر دھل کر
دیا تھا.... اس سے وہ بھی حقیقی طور پر پاک ہو گیا تھا۔
اور اس کے حلق سے آواز مکمل بند ہو گئی تھی.... یہ بنتے
کے یہ مرنگوں رہا.... اور ہماری آواز گومبجنی رویی.... اور
تم لوگ پر محسوس کرتے رہے کہ.... اس میں جن آگیا ہے۔
”ہم نے یہ محسوس نہیں کیا.... باقی لوگوں نے کیا اور بھاگ
گئے....

”تم بہت بھادر ہو.... تم بیسے بھادروں سے مل کر ہم
بہت خوش ہوتے ہیں.... اور تم لوگ پڑے لوگ ہو جو یہاں
ہم سے نہیں ڈرے۔
”ابھی بات ہے.... راستہ دکھاو.... اسے ملکو... انہیں
کامران مرزا چوکے۔

”اب یہ اسے ملکہ کا سے نیک پڑا۔ آواز سنائی ہے۔
وزیر حاجہ کی رسیان کس طرح کٹ گئی تھیں:
”سب لوگ غوف زدہ ہتھے.... اس چھت میں ایک

”ہم اس خلا سے بھی کام لیتے ہیں.... رسیان وہیں سے کام لیتی
تھیں۔

”ابھی بات ہے.... ہم آتے ہیں.... راستہ تباہیں۔
”راستے کا کیا ہے.... وہ تو اس کمرے میں بھی نہوار ہو
سکتا ہے۔

”اوہر اصل.... ویروہ جیری گرم کیا کریں....
”ٹیک ہے.... ہم اپنی ساخت رکھیں گے.... مجھ سے
ہمیں کے چکل میں نہیں رہتے وہیں کے۔
آفتاب اور آصف کھنڈر سے باہر نکلے.... ایک
لوگ بیوہ کھردی کا پہنچی عتی۔ اس کے پھرے پر
بے خداش خوف تھا....

”اپ ہمارے ساخت اندر آسکتی ہیں....
لگک... کیا مطلب میں اور اندر عادل... ن... نہیں ہے؟
الی نے لرز کر کہا۔

”ہم نے جن کو بھکا دیا ہے۔
”اپ کی کہ رہے ہیں، اپ نے جن کو بھکا دیا ہے،
جسے ہو سکتا ہے۔

”ہم نے کو تو خیر اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔
ہم پچھے بھی نہیں... ”

بخارے ساختہ آئیں ... سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا اور جو
 باقی لوگ گماں ہیں :
 بھاگ گئے وہ دبا کر بھاگ گئے : اس نے کہا
 وہ ہنس پڑے اور پھر جیری گوم کی بجھہ کو ساختہ
 پس اندر داخل ہوئے :
 " اس تو جیس کس طرف سے آنا ہے :
 " یہ سے پہلے آئیں رہستہ خود بخوبہ نظر آتا چلا جائے گا :
 آواز سنائی دے :-
 انھیں فوراً ہی ایک روشنی نظر آنے لگی ... روشنی ایک
 لکھر کی صورت میں ہے گے بُٹھنے لگی وہ اس کے قبچے پہنے
 گئے بیان سمجھ کرنی مرا مٹھنے کے بعد وہ بیٹے کے ایک ذمیر
 کے پاس پہنچ گئے .
 " ان جھاڑیوں کو اٹھائیں : آواز آئی .
 انھوں نے جھاڑیوں کو اٹھایا ... اٹھانے سے پہلے وہاں
 اس قسم کے قطفا کوئی آثار نہیں تھے کہ ان کے بینے کوئی تھا
 ہو سکتا ہے یا کوئی راست ہو سکتا ہے جھاڑیاں ہیں تو
 انھیں سیرھیاں نظر آئیں وہ اترتے چلے گئے بینے انھیں
 ایک شان دار ہال نظر آیا اس میں فریضہ دعیہ سمجھی موجود
 تھا وس آدمی آرام سے بینے نظر آئے :

۹۹
 تو آپ ہیں وہ بھادر ترین افراد : ان میں سے ایک نے
 وہ آپ کا خیال ہے جتاب ہمارا نہیں ، ہم خود کو بھادر
 نہیں سمجھتے :
 ہم اس بنیاد پر یہ کہ رہے ہیں کہ آج تک بیان جتوں کی
 بیان کرنے کوئی نظر نہیں سکا ... آپ لوگ پہلے افراط ہیں۔
 ان بھاگے :-
 " سکتا ہے ... ہم میں بھاگنے کی سخت بھی نہ ہو :
 پس نے فوراً کہا۔
 مٹا ! ہم آپ لوگوں کی باتیں سنتے رہے ہیں ... اورے
 ان ذمیر کو تو اور پر ہی چھوڑ آئے ہیں :-
 ہم نے سوچا کہ پہلے راستہ نداش کر دیں پھر املا کامیں
 لیں سیرھیاں نظر آنے پر خیال ہوئی نہیں رہا : جب کہ
 اس بھاگے یہے بہت اہم ہیں .
 آپ املا کامیں جا کر اسے : ان میں سے کبک نے کہا
 کہ اس بھاگے ہے لیکن آپ لوگ اور گوں نہیں آ گئے ؟
 ہذا اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر لیتے ہیں :
 ہذا کے اور جگہ محفوظ شہر سے ... بیان ہم محفوظہ ہیں
 ہم تو بیان بہت اسی سے آتے ... کی بوس

منیں آ سکتی ہے :

۔ نہیں آپ کو قوم نے دست دکھایا ہے وہ ان جہازیوں تک سینیا کون انسان کام نہیں۔ اور جہازیوں کا اٹھانے کا خیال تک کسی کو نہیں آ سکتا وہ تو زمیں میں اگر ہوئی نظر آتی ہے ۔

۔ ان بیہ ان جہازیوں میں واقعی کمال ہے ان کا کہا ہے کہ یہ کیا ہے؟

۔ ان کا راز یہ وہ خاص قسم کی جہازیاں ہیں۔ وہرے یہ کہ اگر کوئی انسان جہازیوں تک پہنچ بھی جائے اور اتنے کروڑ اٹھا بھی چاہے ... تو بھی وہ ایسا نہیں کر سکے گا:

۔ وہ کیوں ہے؟

۔ اس صورت میں ان جہازیوں میں سے سانپ کی پہنچ ہے ...

گونج آئے گی :

۔ ادھر تو آپ جیری گوم کو جانتے ہیں:

۔ اوہ بہت غرب آپ تو بہت منکار لوگ ہیں: نہیں ان بہت ابھی طرح جیری گوم کو بھی اور بہت سے بڑے کاروں کو جانتے ہیں ہم ... اور اس وزیر خارجہ کو بھی ... کاروں مرتا ہے۔

۔ ابھا تو ہم پھر وزیر صاحب کو اخفا لائیں: آنتاب نے یہ صورات رکھنا ہی پڑتی ہیں:

۔ کہاں ... اسے حرف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں وزیر خارجہ ہیں آپ لوگ آخر کون ہیں:

۔ دیاں نہیں۔ آپ اپنی کمائی پوری کریں آپ کا حق پاک ہے۔

۔ مل گاؤں چلیں بلکہ تم یہیں عزمو ... میں اسے الٹا دیاں ہیں:

یہ کیا.... تم انہیں کہانی سنائے ہو۔ انہوں نے
نافٹش گوار بھے میں کہا۔

اہ، اس یے کہ یہ ہمارے ہم دل ہیں.... اور جاسوس
کے فرانش انہم دیش کے یے بھی گئے ہیں:

اس بات کا ثبوت نے انپکٹر کامران مرزا دے۔

ثبوت ہم آپ کو نہیں دکھا سکتے:

وجہ؟

اس طرح ہمارے بارے میں آپ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا،
جس کہ ہم ابھی آپ لوگوں کے بارے میں کچھ میں جانتے،
آپ کے کاغذات بھی تو ہم نے نہیں دیکھے ابھی تک۔
میں اپنے کاغذات دکھائے دیتا ہوں۔

یہ کہ انہوں نے کمر پر خیز فریتے سے چکائے
لفاظ نکالے اور ان کے سامنے رکھے۔

اے.... ان کا نام دیکھو کر وہ زور سے اچھلے۔ پھر
ملن نے اپنے کاغذات نکالے۔ اور ان
کے سامنے رکھے۔

ان کے کاغذات دیکھ کر وہ بھی اچھے بینز نہ رکھے،
اُنہیں معلوم ہوا۔ تو خاص طور پر انپکٹر جھشید کی خصیبہ
بڑی.....

اہ باصلہ۔

بہت خوب.... بھی یہاں خیال تھا۔

یا مطلب... کبھی آپ بھی پاک بینڈ گئے ہیں۔

اہ، ہم پاک بینڈ کے ہیں اور پاک بینڈ کے یے بد
رہ رہے ہیں.... ہمارے ذمے حکومت نے صرف یہ کام کا کام
ہے کہ یہاں ہمارے ٹک کے خلاف ہج کام بھی ہو۔ اس کا
پورٹ جان ٹک ہو سکے.... بیسچ دیا کریں.... اور ہم ابیں
بھیختے رہتے ہیں۔

اور رہتے یہاں ہیں۔

ہم سب ہر وقت یہاں نہیں رہتے.... ہم نے یہاں
قسم کر دی ہیں... ہم ہیں سے دس دن میں باہر رہتے
ہیں اور معلومات حاصل کرنے کی گوشش کرتے رہتے ہیں۔

بہت خوب! پھر تو مزہ آگیا۔

ہم نے بھی در حصل آپ لوگوں کے بارے میں بھی اندازہ
لکھا تھا کہ ہونا ہو۔ یہ ہمارے ٹک کے ہیں۔

آپ کا اندازہ باصل و دست تھا۔ صرف نے سکرا کر لیا۔
اور پھر اس نے جیسی گرم کی کہانی شروع کر دی۔

اسی دوران انپکٹر کامران مرزا آگئے۔ آصف کو کمال دہ
بڑی.....

اپ تو بڑت بہت نزدیکی تک آیا... آست ساری کمائی
شانی دوڑ اپنے کامن مرنے مکرائے۔

کمائی سن کر ان کے اخراج نے کھا۔

میرا نہ سیلان ذیر ہے... میں ان سے کا انجام بدل
ہم اس ذیر سے بہت اچھی طرح وانت پس... یہ زبان نہ
کھوئے گا... لہذا دقت ضائع نہ کریں۔

تب پھر ہم کس طرح معلوم کریں کہ جیری گرم میں کی
بنا تے آیا تھا:

اس عرض کے یہ آپ کو ہیاں کے صدر کے مشیر خوبی
کو اندازنا پڑے گا... اس یہے کہ وہ بہت ڈرپوک کوئی ہے
کوت سے بہت قوتا ہے... وہ فروز یہ راز اگل دے گا
اور صدر کے مشیر خوبی کو پہ راز معلوم نہ ہو کہ جیری گرم آپ
ووگوں کو کیا بتائے گی تھا... یہ ہو نہیں سکتا۔

اچھی بات ہے... ہم مشیر خوبی کو اٹھا لاتے ہیں...
وہ ہمیں کماں لے گا۔

میں ایک سامنی کو آپ کے ساتھ بھیج دیتا ہوں...
لیکن وہ صرف جگہ دکھا کر کوت آئے گا... آپ اگل
کے کام میں مر نہیں کرے گا۔

آدمی کو ساتھ بھینٹ کی بھی ضرورت نہیں... آپ میں

اپنے نقشہ بنا کر بتا سمجھا دی۔ وہ بولے۔

اچھی بات ہے:

عجوڑی دیر جد وہ دہان سے جانے کے یہے لٹھے...
کہ اسی وقت انھوں نے دلیر خارجہ کی سرد آواز سنی۔

اپنے گرد نبودست حفاظتی انتظامات کر لینے کے باوجود میں نے
بھی ایک خفیہ انتظام کر لکھا تھا:-
خفیہ انتظام.... کیا مطلب ہے آصف نے جیلان ہو کر کہا۔
میں نے اپنے جم کے ساتھ ایک ہم باندھ لیا... اور
یر نیصلہ کر لیا کہ اگر مجھ سے زبردستی دراز معلوم کرنے کی
کوشش کی گئی کہ ہمیری گرم تم لوگوں کو کیا بتانے کی تھا۔
وہیں اس وقت ہم کا جھماکا گردوں کا قاب میں دھماکا کر رہا ہوں،
جبکہ تو میں کے دس اور دشمن تم لوگوں کے ساتھ مارے جا پہنچے ہیں:
”نہ... نہیں۔“

”اگر یقین نہیں تو یہ دیکھو تو۔“

اس نے پیٹ پر سے پکڑا اٹھا دیا... دہان ایک
عدد ہم بندھا ہوا تھا....
”لیکن ہم آپ کو ملت نہیں دیں گے کہ آپ اس ہم کو
پلاں سکیں۔“
”میرے یہے مشکل نہیں.... بدو میں سے ایک تار نہیں
کو پکڑ کاٹنی ہوئی میرے ہاتھ تک آ رہی ہے اور اس تار
میں ایک نہما سا پیش سوچ لگا ہوا ہے.... میں اس پیش سوچ
کو دباتے کی ضرورت ہے: اس نے فز کے انداز میں کہا
”اور ساتھ میں تھاے پر تپھے اڑ جائیں گے: انپکٹر کامران

درخت پر

”آپ لوگ نہیں جا سکتے:“
”کیا مطلب.... بھلا ہم کیوں نہیں جا سکتے... اسکے
جیشید نے چونک کر کہا۔
”اس پرے کہ تم لوگ جیت کر بھی ڈر گئے اور میں ا
کر بھی جیت گیا... بلکہ میرا ملک جیت گی تھا... اسلام
ہار گیا: اس کے بجے میں شدید نفرت عقی...
”کیا مطلب.... یہ کیا بات ہوئی: انپکٹر کامران مزان
تملا کر کہا۔
”یہ بات اس طرح ہوئی.... کہ جب تم لوگوں کے لئے
سے فرار کی جگہ اطلاع میں عقی... تو میں نے سوچا تھا کہ
لکھا ہے.... تم لوگ کسی نہ کسی طرح مجھ تک پہنچ جائے تو...“

تم میں حمل نام کو بھی نہیں سفر خارج... تم جمارے قبضے میں
اُ جاؤ اور ہم تھاری ٹلاٹی تک نہیں... تو ہم سے زیادہ
بے دوقت آدمی بھی کوئی نہ ہوا کا... ہم پسے ہی اس ہم کو دکھو
چکے ہے اور اسے ناکارہ پناچکے ہے... کی سمجھے: انپر کامن
مرزا نے مکار کر کہا۔

وزیر خارجہ کا سر بھاگ گیا... اور آخر دہ لوگ سر پر چڑی
چڑھ کر اوپر آگئے... راستہ وہ اپنی طرح بھج پکے ہے...
لہذا بہت اسلامی سے ایک گاڑی میں دہانی تک پیش کے ہے...
مشیر کی ٹلاٹی کے چاروں طرف یہہ موجود ہتا... شاید ان کے
فرار کے بعد اس قسم کے اقدامات بھر پور ادازہ میں کیے گئے ہے،
بر احمد آدمی کو پرے میں روکا جا رہا تھا...
اب یہاں کی حرہ کرنے ہیں: اسی پر کامن مرزا نے مکار
فرحت کی طرف دیکھا۔

یاں! واقعی... وزیر خارجہ کی یادی میں ہم نے جو طریقہ
افتخار کی تھا وہ تو اب پلے گا نہیں: کافیت بولا
چھو فرحت... دو آواز اپنی حمل کرو: افتاب بولا.
میں تھارے کئے سے پسے ہی آواز دے جی ہوں:
بہت عرب! شب تو اب تک ترکیب صاحبہ تھاری حمل
لائیں کر چکی ہوں گی: افتاب نے خوش ہو کر کہا۔

مرزا ملکا تھے۔ میمان زیر نے کیا کہا ہے... میں سخت
اکل ہوں... تم مجھ سے کچھ نہیں الگوا کئے:
اُن: سن پکے ہیں... میں نہیں خصیبی کو کیتے جا رہا ہوں...
تم اس پیش سوچ کو دہانے کا شوق بھی پڑرا کر رہے
کی مطلب... کیا تم موت سے نہیں فرستے: اس کے
پیٹے میں حیرت تھی۔

اگر تم نہیں فرستے... تو ہم تو پھر میمان ہیں۔

اپنی بات ہے... میں بیٹن دبا رہا ہوں۔

ہم یہ بات سن پکے ہیں... آپ سبھی چلیں:

یہ کر کر دہ بھر رہتے کی طرف بڑھنے لگے...

وہ میں بیٹن دبا رہا ہوں... بیرے ساق تھاری کھانی بھی
اس خانے میں ختم اور ان سب کی بھی... ان کے باقی
دھ ساچھی اب اس بگر کسی نہیں آنکھیں گے... کیونکہ
یہ پوری تھارت اب بھے کا ذہیر بننے والی ہے۔

انہوں نے بیسے سنا ہی نہیں... اور آخر وزیر خارجہ
نے سوچ کر دیا... سوچ دبنتے کی ہی کسی آوان سالی دی
لیکن کون دھماکا نہ ہوا۔

اُرسے! یہ کیا?

کامران مرزا بھے۔

اوہ بان؛ یہ مسئلہ بھی سے۔

نہ سب اور نئے مسئلے کا حل پیدا کریں۔

کے قریب ملے آئندہ کے دل

ایت و ان سلوں کے پریان رہیا ہے

- 11 -

اُز کا انکل... بیسے موقوں پر جھوٹ ہونے کی اجازت۔

48

سید علی شیرازی

لکھاں تے اسیں ہے۔ مگر اسیں کوئی بھروسہ نہیں۔

بیوں دوستی سے بہت بڑا ہے۔ اسکی وجہ سے میر

ب پھر اپ ہی بنائیں.... اور میں لیا ریب بنا سکی

اس کا علاج یہ ہے کہ ہم ایک بیم عمارت میں پھینک

پہنچے ہیں۔

‘جی.... کی فریادا.... اس طرح تو کمی یے گاہ مارے

انگریز

نیک کر کے نیک کر کے نیک کر کے نیک

وَمِنْ كُلِّ مُكْرَهٍ وَمِنْ كُلِّ مُنْكَرٍ

دندن ہوں پر سڑک یہ دن وہ... اپے میرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۖ

اوہ... داہی... اس طرح تو اپ بھوت سے جان پال

وہ سوچ میں دھب کئے... اسی مل جگہ سے اتنے
نامالے پر تو کھڑے ہی تھے کہ کوئی ان کی طرف متوجہ نہ ہو
لیکن....

”میرا خیال ہے ... یہاں تو ترکیب نمبر ۱۳ بھی کام میں
وہی چائے گی : فردت نے کہا۔

فراحت نے کہا۔
ماں ای بھی ہے.... خیر.... یہ بھی سوچ لیتی ہوں:

آخے کافر دہ فتح نے سر اٹھاوا

..... ترکیب سمجھ میں آگئی انہل آپ سیکھنے والی صاحب کو
فون کر دیں ان کے گھر میں عمر نکھ داگیا ہے جو

اکی منٹ بعد ہی پھٹ جائے گا.... صاف ظاہر ہے

کچھ کرہی گئی گے
لکھاں ایک میں صورت بولتا ہے کہ

اچھا لائیں ہم مجھے دیں... میں چڑھتا ہوں اس درخت
پر تذکرہ نہ کہا۔

انپکڑ کامران مرزا نے سکراتے ہوئے ہم اس کی
رفت بلطف دیا... وہ ہم حیث میں رکھ کر درخت پر
بلاضنے لگا... اور بچائی سے ہم اس عمارت کی چھت پر
گرانا۔ واقعی آسان کام ثابت ہوا۔ تاہم یہم گرنے کی آواز
نے پھر سے داروں کو چونکا دیا... وہ اور ادھر دیکھنے لگا
آفتاب درخت پر دبک گیا۔

آواز چھت پر سے آئی ہے... اور میں نے اس طرف
سے کوئی جیزراقی صoun کی بھے نہ ایک پھر سے نے اس طرف
اشارہ کیا... جس طرف وہ درخت تھا۔

اوہ دیکھتے ہیں نہ کتنی پیر سے دار بولے۔
آفتاب چونک اٹھا... وہ نیچے اترنا شروع کر
لکھا تھا... اب واپس اور ہونے لگا تو
انپکڑ کامران مرزا، اصف اور فرجت درخت سے دور
ہونے لگے... بیان تک پر کافی دور تک آئے۔

فوری طریقہ وون کر دیں انکل! افراتغزی کے دوران آفتاب
نیچے اتر آئے گا... فی الحال وہ اور پھنس گیا ہے؛ فرجت
لے بردیشان ہو کر کہا۔

پچ جائیں گے:

اب انہوں نے اپنے بیگ میں سے ایک ہم سمجھا۔
یہ ہم انہیں خیر خود دالوں نے دیے ہے... کہم لام
خود ری چیزیں بھی وہ ساختے کر آئے ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس قدر فاسطے سے ہم چھٹکا کس
طرح چاہئے گا۔ اصف نے کہا۔

”پڑے ہم کو محنت سے نزدیک ترین ہونے کی گوشش کرتے ہیں
جہاں تک ملک ہو گا... نزدیک ہوتے جائیں گے اور اس
کے بعد ہم بیک دیں گے: وہ بولے۔

تو پھر ایسے...“

وہ عمارت سے نزدیک ہونے لگے.... جہاں تک کہ
پہروں داروں کی نیزوں سے پہنچنے کی حد تک نزدیک ہو گے
اس طرف ایک اڈنچا درخت ہے اصل... اگر آفتاب جانی
اس درخت پر چڑھ کر ہم عمارت کی چھت پر چھٹک دیں۔
تو اسی ہی بات ہے... نیچے سے ہم اور پھیکنا خدا
پہنچتا ہے۔

”تو تم خود درخت پر کھوں میں چڑھ جائیں:
میں نے ترکیب جو تباہ ہے... میکن اپنے سنتے ۱۹۶۷
چکی ہوں... اب تم اپنے سنتے کا کام کرو۔“

"اچھی بات ہے... تم میں ٹھہر وہ... میں ابھی آیا... یہاں
کے بالکل قریب ایک پیک فون بوٹھ ہے: انھوں نے کہا ان
آفائز پیدا کیے بغیر چلے گئے۔ سیکرٹری کا فون تھر وہ توٹ کر کے
لائے تھے... انھوں نے سکر دال کر لے جسرا گھما گیا... جلد ہی
دوسری طرف سے کہا گیا
• میں سر... یہ وزیر خارجہ کے سیکرٹری صاحب کا فیر ہے:
• ان کے گھر میں ایک عدد بم موجود ہے... جلدی کریں...
• کیا!!! دوسری طرف سے جلا کر کہا۔

اور انھوں نے رسیور رکھ دیا اور دایں اپنے ساقیوں
کے پاس پہنچ گئے... حمارت میں ہل ہل شروع ہو یا مکان
... ووگ اورھ سے اُدھر دوڑ سے جا رہے تھے... لیکن آنکاب
اجھی تک نیچے میں آسکا۔ اس یہے کہ وہ درخت بھی ہل ہل
کی پیٹ میں تھا... وہاں سے بھی ووگ اورھ اُدھر بھاگتے
ہوئے گزر رہے تھے...
• آفائب بے چاہہ چھن گیا: فرحت نے پریشان ہو کر کہا
• کوئی بات نہیں... دیکھا جائے گا...: اسکپر کامران مرزا
مکارے۔
اور پھر انھوں نے سیکرٹری صاحب کی کار کو ٹھیک سے یاد
آتے دیکھی... وہ گھبرا گئے اور ان کے پاس اس کے سما

ز چاہے نہیں تھا کہ وہ اس کا تعاقب کریں اور آگے پہنچ
اے افوا کر لیں... ویسے وہ گھبرا یا ہوا بھت نظر آ
تا... اور شاید کسی لمحوؤں مقام پر جانے کے لیے
کے نکلا تھا:
اب کیا کریں... افتاب ابھی درخت پر ہے:
ہم دوفون یا ان ظہرنے پر... آپ اس کے تعاقب
کہا یا اور انھوا کر کے کھنڈر میں پہنچ جائیں۔ جوئی آفائب
ارائے ٹلا... وہ نیچے آجائے گا اور ہم کھنڈر میں پہنچ
لیں گے:

لیکن کیسے: اسکپر کامران مرزا ہوئے۔
کوئی ملکی پچڑ میں گئے... یا کوئی گاڑی اڑا میں گئے:
اپنی بات ہے... تو پھر میں پلا:

یہ کہ کہ وہ اس گاڑی کی طرف پکھے... جو انھوں نے
لبخواڑ جگد کھڑی کر دی تھی۔ دوسرے ہی لمحے وہ تباہ
ہنا کر پکھے تھے... سیکرٹری کے آگے پہنچے کوئی گاڑی
نہیں تھی... البتہ اس کی گاڑی میں اس بیوی نیچے
تھے... اور کار وہ خود جلا تھیں رہا تھا... ایس میں
کامران مرزا اپنی گاڑی بلکی تیزی سے چلتے... اس
اے سے آگے مل گئے اور پھر انھوں نے کافی دور پہنچ

کو کار کو آڑا کر کے کھوڑا کر دیا... سیکڑی کے ڈرائیور از
نور دار بیک نکانا پڑھے... ابھی وہ سینئل نہیں پایا تھا
سیکڑی کی کن بٹھی سے یہیں پیٹول کی نالی آگی:
وہ سرک گیا... انپر لامان مزرا اس کے ساتھ بیٹھ کے
بچھے جاپ... ور ایمور صاحب نے اخون نے طنزہ انداز میں
اخنوں نے سرد آوازیں کہاں...

وہ سب سکتے ہیں آگئے۔
سرک سیکڑی آپ سخوار آکے سرک جائیں... اگر آپ اڑا کی طرف چلوں تو ڈرائیور نے پریشان آواز میں کہا۔
تو گوں نے کوئی نعلہ حرکت نہ کی تو میری طرف سے آپ توں پہنچتے رہوں... میں راست بتاتا ہوں گا۔
کوئی حکیف نہیں پہنچے گی، لیکن حرکت کرنے کی صورت میں ڈرائیور نے سر ہلا دیا... کار کی جمل پڑی... وہ
میں قطفنا کوئی نہیں نہیں کروں گا.... اعلان عرض ہے کہ میں زبانے پڑے گے... لیکن پھر اچانک ڈرائیور کو گاڑی آہن
دی ہوں جو وزیر خارجہ کی پیشہ جیل سے فراہ ہوا ہوں... ابھی... اور پھر اسے رکنا پڑتا... اس پے کہ آکے
باقی تمام قیدیں کو بھی ویاں سے تکال لایا ہوں۔ اس کے بعد پہلے بھاگا... اور دوسری کاٹھوں کی چلناگ کوہ میں فھی۔
ہم ولگ وزیر خارجہ کو بھی اخنوں کر بچکے ہیں اور اب تم
وگوں کو بھی اپنی لگنے پاس لے کر جانا ہے...:

”ہم... ہم کوئی نعلہ حرکت نہیں کریں گے“ سیکڑی نے اپنے ناب درخت پر بھٹ جا چکا... پہنچے ہیں یہی تھیں...
سدار ادھر ادھر جاک دوڑ رہے تھے... کوئی نہیں میں کہا۔
آپ کو اس پے بھی نعلہ حرکت نہیں کرنے چاہیے کہ آپ نہیں کر رہے تھے... اسی وقت اس نے سیکڑی کو کوئی
امر بھجتے دیکھا... وہ پریشان ہو گیا... لیکن اس کے
اپنے آپ کے ساتھ ہیں: اس نے کافی اسکھ کو بعد میں سیکڑی کے تعاقب میں جانا تھا جب کہ
اپنے پہنچا ہوا تھا... لیکن وہ کر بھی کیا سکتا تھا...
اپنے اس میں اگر بچھے اترتا تو لازماً پکڑا جاتا... اور اس

فرج ایک اور الجھن پیدا ہو جاتی لہذا وہ دلکار رہا
یاں تک کہ اس نے صرف اپنے والد کو سیکڑی کے
تھانے میں جاتے دیکھا گویا اس کے بیٹے آصف اور
فرحت کو وہاں حمچوڑ دیا گیا تھا

جو دشمنیاں خوردت پر روشن نہیں ان کی روشنی میں اس کے
رعنی اسے اور انھیں دیکھنے کے خود قابل تھے تین اس
کے ساتھی سانپ کو دیکھنے کے قابل نہیں تھے
”ابے میں کیا کروں ؟ اس نے سوچا۔

اپنکے لئے یاد آیا اس کی جیب میں پستول
 موجود ہے اور بہت آہستہ ہاتھ کو جیب کی طرف
لے جا سکتا ہے پھر پستول سے سانپ کا شاخہ لے سکتے
ہے لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اس نیال پر مکرا دیا
کیونکہ اسی صورت میں گولی چلنے کی آواز سنائی دیتی اور ب
وکی دخت کی طرف متوجہ ہو جاتے گویا جن لوگوں کی
 وجہ سے وہ یقینی اتر رہا تھا انہی کو اپنی طرف متوجہ
رہیتا
سانپ بھی بالکل سکت اسے دیکھ رہا تھا شاید وہ
انکار کر رہا تھا کہ کب وہ بتا ہے اور وہ انگل مار
آئتا ہے ایسے میں اس نے فرحت اور آصف کی درت
دیکھا وہ لٹکر لٹکر اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اس
انکار میں تھے کہ کب لوگ اعمر اعمر ہوں ، آختاب اترے
اور وہ اپنا راستہ میں -

میں اس وقت کسی نے چیخ کر کہا :

* عین اس وقت اس نے سانپ کی چھکا رہنے
اٹ کے سامنے سے پیغام بھر نکلا یہ پھر سانپ کی
چھکا رعنی اس نے سر ذرا سا اور احتیاطی سانپ
ایک شاخ پر بل کھاتے ہیں لہانے موجود تھا اور اس
کا پیغم اس سے صرف آدھ گز دور تھا سانپ ایک آنکہ
میں اس کی پیٹانی پر دس سکتا تھا اس کے ہاتھ پر
پھول گئے نیچے بھی وہن اپر بھی وہن دریا میں
وہ چھنا ہوا تھا وہ ساکت ہو گی اس نے کوئی
ھٹا سیاہ ناگ اس وقت تک نہیں ڈالتا جب تک
کہ انہیں حرکت نہ کرے گویا وہ شاخ سے چیک
کر رہا گیا تھا -

آصف اور فرحت در کھڑے اسے نظر آرہے
تھے وہ بھی اس کی جھلک دیکھ سکتے تھے لیکن
انھیں کیا معلوم اس پر کیا گور رہی تھی رات کی
ناریتی میں سیاہ ناگ انھیں سس طرح نظر آ سکتا تھا پہلے

”بم مل گیا ہے.... یہ رہ جھٹ پر ”

ادھر پر بے دار عمارت کی طرف درخت پرستے...
درخت کے نیچے سیدان صاف تھا.... لیکن آنکھ اپنی
ہنے کے قابل سنیں تھا....

اب میں کیا کر دیں.... اس نے سوچا....

اور آصف اور فرجت ناچھ ہلا ہلا کر اس سے اشادہ
ہیں کہ رہے تھے کہ اب اتر جی ڈا ڈنچے.... اب اور جھٹ
رہنے کی جگہ کیا تکب ہے.... اب وہ انھیں کیا بتاتا....
جب وہ نیچے ن اڑتا تو آصف اپنی جگہ سے تیر
کی طرح آگے آیا.... اور درخت کے نیچے پیچ کر بولا:
”لی مصیبت ہے.... اب تم ارتے کیوں نہیں.... کیا
سوکے ہوہ سس... ساپ: اس نے بیٹے بغیر کہا۔

”ساپ.... ارے باپ رے.... اس کا مطلب ہے...
درخت پر ساپ موجود ہے... جو تھا سے حرکت میں آئے ہی
ڈس لے گا: ”

”اُن: اس نے زبان ہلاکی۔

”اوہ.... اچھا.... میں اس کا نشانہ لتا ہوں: ”

”لیکن اس طرح فائز کی آواز گرنے لگی۔

”تب پھر ہم کی کر سکتے ہیں: ”
”ہے سوچا تم لوگوں کا کام ہے.... میں اس ساپ کی
خودی میں کچھ بھی نہیں سوچ سکتا: ”
”اچھا میں فرجت سے مشدہ کرتا ہوں: ”
”لیکن ذرا جلدی.... کیمیں یہ حضرت کاٹ نہ بیٹھیں
کہا۔ ”

”ایسی صورت میں تم اسے کاٹ کھانا: ”
”مشورہ نیک ہے.... مل کر دیں گا: اس نے جل کر کہا۔
آصف دلبیں فرجت کے پاس آیا: ”
”عن حضرات لا تو ایک پھر ساپ نے گھیراؤ کر رکھا ہے: ”
”وہ: فرجت سکتے ہیں آگئے۔ ”
”پتوں سے فائز کیا جائے گا تو دشمن ہماری طرف دیکھ
لے گے.... انہیں تک تو وہ ہماری یہاں موجودگی سے بچپن
کہا۔ ”

”ہوں: پھر.... اب کیا کیا جائے: ”
”ہے تم بتاؤ گی.... تو کیمیں بنانے کا شعبہ تھا رے
ہے: آصف مکرایا۔ ”

”میں اس شبے سے بہت تنگ ہوں: ”
”آنکھ سے تبدیل کرو.... درختوں پر تم چڑھ جائیا کرنا: ”

ترکیس دہ بتا دیا کرے گا : آصف ہنسا۔
” ۰ وقت باقی لام نہیں ، افتاب کی جان بر بنی ہو گی : خروش کر دین گے۔
” کوئی بات نہیں یہ اس کے پے نئی بات نہیں : اور کے : اس نے کہا۔

آصف درخت کے بیچے گیا.... پھرے دار شاید سب
لہت کے لند بیج ہو چکے ہتے باہر کوئی نظر نہیں آ
دا خا ، یہی سیکڑی اپنے بھوی بھوی کوئے کر جا چکا
تا اس یہی انھیں پروا نہیں دہ گئی تھی اور پھر افتاب
اڑ ماری بات سمجھا کر دہ دلپس وٹ گی ان کا اشناہ یا
ہم دونوں بیان سے درست کر اور چھپ کر فالک از آفتاب نے سانپ کے سر کا نشاز یا اور فال
شروع کر دیتے ہیں ان آذانوں کے ساتھ ہیں آفتاب اردا دہ جانشی حاصل اگر نشاز خطا گی تو سانپ اسے ٹوک
سانپ پر فائز کر دے گا ایک دن سے سنجات میں بیٹا ہے گا اور پھر وہ زندہ نہیں بیچے گا اس یہی اس نے
گی وہ بیچے اتر آتے گا دنیں ہماری سمت کا رائٹ فب سوچ سمجھ کر نشاز یا حاصل گولی ٹھیک اس کے
کریں گے لیکن ہم بھی عجائب ملھیں گے آناب یا اڑ پیں پر لگی اور ساتھ ہی آخاب تیزی سے بیچے اترنے
ہمارے ساتھ بھل بھاگے گا یا پھر وہ اٹک آئے گا
” تو یہی اس طرح ہم دن کو پیچے چھوڑ دیں گے : دلت میں موجود بوگون نے خیال کیا دشمنوں نے ان پر
” ہمیں ایسا کرنا ہی پڑے گا میسے بھی ہو ... دنہ
اس کے علاوہ اور کوئی ترکیب نہیں ہو سکتی افتاب بہت تیزی سے
چھیر سانپ سے ہے :
” اپنی بات ہے میں آفتاب کو ترکیب تباکر آتا ہم۔ لے پاس پہنچنے ہی اس نے کہا۔

”اب یہاں رکنے کی ضرورت نہیں رہی..... آؤ جیسیں :
الٹھوں نے دوڑ لگا دی..... اور پھر وہ ایک جگہ دیک
لگے..... کیوں کہ ان کے پاس کوئی گاڑی نہیں تھی... جب
الٹھوں کی گاڑیاں ہبکے نکل گئیں تو وہ وہاں سے نکلے..... اور
پیدل روانہ ہوتے..... اب ضرورت تھی اخیں کسی گاڑی کی
ادھر اب پھر سارے شر میں ان کی کلاش شروع ہونے والی
تھی..... اس سے پہلے پہلے وہ اس کھنڈر تک پہنچ جانا چاہئے
تھے.....

وہ دوڑتے چلے گئے..... آخر سیندھنگ کی ایک کاراف
نظر آئی..... اصفت نے لفٹ کے یہے ہاتھ اختا دیا..... کاراف
کے نزدیک اُکر کک گئی.....
”آپ کچھ دور تک ہیں لے جائے ہیں..... اس طرف جانا
ہے : اس نے کہا :
”میلو جائیں۔ اس شخص نے مسکرا کر کہا۔
اس کی مسکراہست اخیں عجیب سی لگی ہم ”

چھلی سینٹ پر میلو گئے۔

”رات کے اس وقت آپ سروک پر کیا کرتے پھر ہے
یہیں آپ لوگ بھی غیر ملکی ہیں : کارداں نے کہا۔
”بی ہاں : بیس ایسی ہی بات ہے :

”کیسی ذرا میں بھی تو سفری نہ
مارے کچھ دشی ہمارے چکھے ہیں :
اوہ ہو اچھا وہ چونکا.....
خودی دیر کے یہے کار میں فامخنی چال گئی
آپ لوگ کون سے ملک کے ہیں :
بھی پاک لینڈ سے :
اوہ ہو اچھا ملک کہیں آپ وہی لوگ تو نہیں ہیں ...
ان کی سلاسل اس وقت پورے شر میں دوڑ شروع سے ہو
لگا ہے یہیں وہ تو چار ہیں اور آپ تینیں :
وہ گڑ بڑا گئے سوچ میں ڈوب گئے کہ اب
یہ سوال کا کیا جواب دیں آخر فرحت نے کہا :
”بی ہاں ! ہم وہی ہیں یہیں بے گناہ ہیں پس
ایک ہمارے چکھے پڑ گئی ہے :
”بہت خوب ! یہ جان کر حیرت ہوئی : اس نے دلتو
بڑا ہو کر کہا۔
ارے ارے ہمیں تو اس طرف جانا بھا آپ
کا کار مدد گئی اگر آپ نے اس طرف جانا ہے تو پھر
یہی تاریں : آفتاب جلا اٹھا۔
آپ کر پہلے بتانا چاہیے چھا خیر میں پھر کاٹ

کر پھر اس سڑک پر آ جاتا ہوں ... اپ نظر نہ کیں:
 - بہت بہت شکریہ:-
 تین منٹ گزر گئے لیکن وہ سڑک اپنی نظر
 نہ آئی
 " اپ تو کوڑہے ہے پچھر کاٹ کر پھر اسی سڑک پر
 آ جاتے ہیں :-
 " ہاں بکر تو رہا ہا... میکن اب میں نے پروگرام مل
 دیا ہے:-
 وہ اپنی پڑتالے۔

کیپسول

ان کی گاڑی اس کھنڈر کے پاس پہنچ کر ہو گئی ...
 ایسے سیکڑی صاحب اپ کو اپ کے دنیوں خارج
 کے علاوی :-

" تھت تم لوگوں نے ان کے ساتھ کی سلوک ہے : سیکڑی نے
 پڑا کر کہا۔

" ابھی اپ دیکھ رہی میں گئے :-
 " تم ازکم میرے بیوی بیوں کو تو جانے دیں ان لوگوں
 کا تھا کیا بگارا ہے :-

" اگر پسے اپ نے درخواست کی ہوتی تو پھر فرما اپنیں
 الائے آنار دیتے لیکن اپ یہ ہملا اڈا دیکھ کچکے ہیں
 اسیا نہیں ہو سکتا تاہم میں دعده کرتا ہوں ہماری
 ان سے ان کے ساتھ قطعاً کوئی زیادتی نہیں ہو گی :-

ہم نے ان سے درخواست کی تھی کہ کم از کم انھیں تو اُن رکھیں..... میر خارجہ کے سامنے نہ جانے دیں :

اُبھی بات ہے... ہم آپ کی یہ بات بھی متلود کرنا ہیں... ملکہ آپ چاہیں تو ہم آپ کو بھی ان کے سامنے نہ لے جائے ہے... جان ختم نہ ہوں... ہرگز نہیں :

میر خارجہ کی نظریں جو کم کی جوئی پر جنم گئیں..... ان کا سر بجک گیا.... اس نے بھڑکی ہوا آغاز میں کہا۔

۲۔ آپ نے کیا کیا سر :

"وہی جو میرا فرض تھا.... اور یہ بھی سن رہا۔ میں نے انھیں ایک لفظ نہیں بتایا۔ اگر آپ نے انھیں کچھ بتایا تو ان کی بہت بڑی جیست ہوگی.... اور ہماری بہت بڑی پردازی..."

۳۔ میں بھلا کی بتائیں ہوں انھیں : اس نے کافی رکھا۔

جو یہ پوچھیں.... اس کو بتانے سے انکار کر دیں تا اس نے کہا۔

اُبھی بات ہے.... میں انھیں کچھ نہیں بتا دیں گا :

وزیر خارجہ کو ایک کمرے میں بند کریں.... اور میر خارجہ صاحب کو اسی ریکھا دیں تا

۴۔ ہوں : ٹھیک ہے... میں چاہتا ہوں... آپ انھیں مکمل کیں... وزیر خارجہ کے سامنے نہ جانے دیں :

اُبھی بات ہے... ہم آپ کی یہ بات بھی متلود کرنا ہیں... ملکہ آپ چاہیں تو ہم آپ کو بھی ان کے سامنے نہ لے جائے ہے :

"نہیں خیر... میں تو انہیں دیکھتا چاہتا ہوں :

۵۔ اچھا ٹھیک ہے :

انھوں نے میر خارجہ کے جوئی بچوں کو اپر کمرے میں بھٹا دیا۔ ان پر ایک نگران مقرر کر دیا۔ میر خارجہ کو اس کمرے میں لے آئے۔ جس میں باقی خینہ ذری دا عل کے ساتھ وزیر خارجہ موجود تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر میر خارجہ لرز آئیا :

"اُف ٹھیک ہے تم لوگوں نے ان کا میا عال کر دیا.... کچھ ترحم کرنا چاہیے تھا :

۶۔ پسے آپ ان سے یہ پوچھیں.... انھوں نے ہمارا عال ان سے جما کیا تھا یا اس سے اچھا... ہم نے تو عالم ان بچوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا.... انھوں نے تو ہمارے عالم موجود عورت کو بھی معاف نہیں کیا تھا.... اس غریب کو بھی ان لٹکا دیا تھا.... حالاں کر اس کا کوئی قصور نہیں تھا

کی مطلب ہے وہ زور سے چونکا۔

بجوان کر آپ نے کچھ بتانے کا پروگرام بنایا ہے۔

مذاہم بھی اپنا کام شروع کرتے ہیں:

”نہیں..... تم ایسا نہیں کر سکتے:

”اب تو ہم ذریغ خارجہ کے ساتھ کر سکتے ہیں..... آپ تو پھر ان سے پھوٹے افسر ہیں۔

”مم.... میں آپ کو وارنگ دیتا ہوں..... اگر آپ لوگوں نے

علم توڑا تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا:

”یہ بات آپ کے ذریغ خارجہ بھی کر سکتے ہیں.... دیکھ لیں ان کی کیا حالت ہے:

”آخر تم لوگ چاہتے کیا ہو:

”بھروسی کوئی نہیں کی بتانے آیا تھا..... اگر آپ یہ میں بتا دیں تو ہم آپ کو اور آپ کے بھروسی بجوان کو اسی دقت پھوڑ دیں گے:

”ہرگز نہیں..... یہ نہیں ہو سکتا: اس نے سخت بھے میں کہا۔

”تم نے سنا نہیں..... سکرٹری صاحب کو اسکا لٹکا دو:

اخن نے سفاک بھے میں کہا۔

اس کے پیر باذ میں جانے گے.... اس کے ہم

یہ تھر تھر اہٹ پیدا ہو سکی تھی۔

”نہ نہیں..... نہیں..... تم میرے ساتھ یہ سوک نہیں

کر سکتے..... یہ بات بالکل غلط ہو گی..... دھیان کام ہو گا:

”تو سوک ذریغ خارجہ نے ہم لوگوں کے ساتھ کیا..... کیا

وہ دھیان نہیں تھا:

”ہاں ہم انتراف کرتا ہوں..... وہ بھی دھیان تھا:

اس نے کہا۔

”پھیلے خیر..... آپ نے اتنی بات تو مانی۔ اب آپ کیا

کہتے ہیں:

”نہ نہیں..... میں کچھ نہیں بتا سکتا:

”پھر آپ کو بست حوفاں حالات کا سامنا کرتا ہو گا:

”نہ نہیں..... نہیں: اس نے بچن کر کہا

اور پھر اس کو کھینچا جانے لگا..... اس کا جسم اُٹا

دُب رکھ لگا۔

”یہ کیا دھیان پڑ ہے..... بند کرو یہ سب: اس نے

بچن کر کہا

”آپ کی چیزوں کا ہم پر کوئی اثر نہ ہو گا:

وہ مکمل طور پر اُٹا ہو گیا..... اور پھر جب اس

کا جسم پر پلا ٹنڈا لگا تو وہ چلا اٹھا،

۔ مھڑو.... میں بتا کا ہوں :

۔ بست خوب ! یہ ہوئی نایات ... پڑیے بتائیں اچھے
بچوں کی طرح ... جیری گوم کیا بات جانتا تھا ...
۔ کمال ہے یہ حضرت تو بست ہی جلدی ان گے ...
آصف نے جیران ہو کر کہا -

۔ بے چاہے اٹھا ہوتے سے بست ڈھنٹا ہے تا : آفتاب بالا
۔ اچھا خاموش پڑے اسے بتانے تو وہ : اسپکر کامران مرزا
جنتل اٹھے -

۔ جیری گوم دراصل یہ بتانا چاہتا تھا ...
۔ خاموش اگر تم نے زبان کھولی تو مجھ سے گرا کوئی نہ
ہوگا : وزیر خارجہ نے دھماڑ کر کہا -
۔ آپ سے بچے تو اس وقت بھی یہ ووگ نہیں ہیں " بعد میں
بھی کوئی ان سے بجا کیا ہوگا : سکر ری نے بے چارگی کے
علم میں کہا -

۔ تم نہیں جانتے ... تم کیا بتانے جا رہے ہو ... خدا سوچوں
۔ میں جانتا ہوں ... لیکن میری جان پر بھی ہے : سکر ری
نے لرز کر کہا -

۔ اس سلسلے میں جیب رازداری کی بات کی گئی حقیقتی تو میں
کیا کچھ دیا گیا جملات وزیر خارجہ نے سکرا کر کہا -

۔ کیا کیا کچھ دیا گیا تھا ... کیا مطلب ہے
۔ مطلب سمجھ جاؤ نا سمجھی ... یہ کی مشکل ہے :
۔ ادھ اچھا ... مم ... مگر ... نہیں :
۔ یہ کیا بات ہوتی ... ادھ اچھا ... مگر نہیں :
۔ یہ بات ہوتی ہے ... بس ہوتی ہے ... تم اپنا کام کروت
وزیر خارجہ نے غرائز کر کہا -
۔ ادھ کے ... الگ یہ رخی بات ہیں تو میں کیا کر سکت ہوں ...
۔ تم ... تم کیا کرنا چاہتے ہو : اسکی وجہ کامران مرزا نے لمحہ کر
کہا -

۔ بچے من میں ایک کیپسول ہے ... رازداری کے وقت ہی
ہمارے من میں ایک ایک کیپسول اس طرح فٹ کر دیا گی
غایکر ہم چاہیں گے تو اسے جا سکیں گے ... درز دھونے کی خدمت
انشکن کے نیچے نہیں آئے گا ... اب مجھے زبان کو ذرا سی حرکت
رہنا ہوگی ... اور کیپسول دارثک کے نیچے آجائے گا ... پھر میں
کی دینا میں بھی نہیں رہوں گا : انہوں ... کیوں کہیں ابھی
کی دینا میں اور دینا چاہتا ہوں ...

۔ علک پر قربان ہو جاؤ ... شاباش ... یا پھر جو نظم یہ تو ٹھٹھے
ہیں ... وہ برواداشت کر کر تھے وہمہ :
۔ اب میں کس طرح برواداشت کر سکوں گا ... کیپسول والی

بات بتا چلا ہوں یہ لوگ وہ نکال میں گے بھی ہر مر
بھی نہیں سکوں گا، لہذا میں جارہا ہوں اکل دنیا میں
ملاقات ہو گی ۔

” مژہ سیکڑی ۔ انپکٹر کھران مرتضیٰ پوری وقت سے چلائے
اور اس کی طرف بھیجتے ۔

لیکن اس وقت اس کی گرفتِ ذہبی پڑ گئی ۔

” اوه ۔۔۔ شاید اس کیپسول میں پوتا شیم سانتائیڈ تھا ۔
امحفون نے افسوس زده انداز میں کہا ۔

” ہاں انپکٹر ۔۔۔ تم یہ راز کبھی بھی معلوم نہیں کر سکو
گے ۔۔۔ یہاں تک کہ یہ راز تھیں خود بخوب معلوم ہو جائے گا۔
اس وقت میں اس راز کو راز رکھنے کی مزدودت نہیں رہ
جائے گی ۔

” می مطلب ۔۔۔ راز کو راز رکھنے کی ضرورت نہیں رہ جائے
گی ۔۔۔ امحفون نے حیرت زده انداز میں کہا ۔

” ہاں ! ایک وقت ایسا بھی آئے گا ۔

” اور وہ وقت کب آئے گا ۔۔۔ یہ تو بتا دیں ۔

” اس وقت ۔۔۔ ساری دنیا پر ۔۔۔ ایک نئی مخلوق کی کامات
کو پہنچ ہو گی ۔

” نئی مخلوق کی حکومت ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا کسی دوسرے

یادے کی مخلوق کی حکومت دینا پر ہونے والی ہے ۔۔۔ وہ زور
سے اُچھے ۔

” ہاں ! تم لوگوں کے اپنے ملک سے نکل آنے کے بعد ہی
اس مخلوق کو دنیا کے مختلف شہروں میں دیکھا جانے لگا تھا۔
تھارے ملک میں بھی ۔

” اوه ۔۔۔ اور ۔۔۔ بھر دہاں کیا ہوا ؟ ہصف بولا ۔

” ہونا کیا تھا ۔۔۔ پورا ملک میں کہ اس مخلوق کے ایک فرد
کو ہلاک نہیں کر سکا ۔۔۔ اگرچہ اس نے کسی کو کوئی بھی تقصیان
نہیں پہنچایا تھا ۔۔۔ اور وہ مخلوق کھروں کی تعداد میں ہے ۔۔۔
جب ایک ملک ان میں سے ایک کو ہلاک نہیں کر سکتا ۔۔۔ تو زرا
چو ۔۔۔ جب کروڑوں کی تعداد میں ہر ملک میں وہ موجود ہو
گی تو کیا پہنچا ۔۔۔ مخلوق یہی مخلوق کا دورہ دوڑہ ہو گا یا
نہیں ۔

” ہاں ! شایع ۔۔۔ لیکن یہ سب باقیں ہمیں خواب کی باقی
لوں ہوئی ہیں ۔

” اپ یہ بات کر سکتے ہیں ۔۔۔ کیونکہ ابھی آپ لوگوں کی
ملاقات اس مخلوق سے نہیں ہوتی ۔

” تو پھر کن لوگوں کی ملاقات اس مخلوق سے ہو چکی ہے ۔
ان گنت ملک میں ان گنت لوگوں سے ہو چکی ہے ۔

یہ دہ راز معلوم کرنے کے لیے بے چین ہیں : اپنے کامران
اڑا بولے۔

ادھر تم بجور ادھر میں بجور.... اب کیا کیا جلتے :
ہم آپ کے جسم کا ایک ایک بیٹھ لگ کر دل کے :
اپنے کامران مرا غلطے
اس صورت میں زیادہ سے زیادہ ہیں دہ کیپول چبا
اللہ کا :

اپنے کامران مرا نے بے بسی کے عالم میں اپنے
مالخیوں کی طرف دیکھا.... بھیسے کہ رہے ہوں اب کیا
لئے گے جانی بچرہ سوچ کر وزیر خارجہ کی طرف بڑھ
پاپک اس کا من اٹکی اور انچو بھٹے سے پچڑا کر بوری قوت
سے دبا دیا من پورا سکھل گیا۔
ہوں ہوئی ہوں - ہوں : وزیر خارجہ نے بولنے کی
اشش کی لیکن بولا نہ گیا۔

امون نے اس کے منہ میں انگل گھادی - انگل ایک
کپول سے لکھا۔ دوسرے ہی لمحے امون نے کیپول
کھال یا

یہ یہ تم نے کیا کیا :
ویکھنا یہ ہے کہ اب تم کب تک بروادشت کرتے

ہمارے لکھ میں - ملاقات کس سے ہو چکی ہے :

اک قدر تفصیلات مجھے معلوم نہیں : اس نے کہا۔

یہیں یہ سوال پھر بھی اپنی جگہ باقی ہے جب تک
ہمیں کیا بتانا پاتا تھا : اپنے کامران مرا نے الجھن کے
نلم میں کہا۔

میں نے کہا ... جب دہ مخنوق پوری دنیا پر قابض ہو
چکی ہوگی تو پھر آپ کو یہ راز خود تجوہ معلوم ہو جائے گا اور
اس وقت اس راز کو چھالے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
جاتے گی :

پتا نہیں آپ کیا کتنا چاہتے ہیں مارے بے چین
کے ہمارا تو بُڑا حال سے - اصف نے تملک کر کہا۔

سکریڈی اپنی جان بر کھیل چکا ہے اپنے لکھ کے
یہ فزانی دے چکا ہے مجھ پر بھی اس حد تک نلم
توڑا گیا کہ میں بروادشت نہ کر سکوں تو میں بھی زیادہ سے
زیادہ بھی کروں گا نہ ۔

یعنی کیپول چلا یہیں گے : فرحت بول

ہاں : یہیں بھے زندہ رکھنے میں تم لوگوں کا خانہ ہے۔
میری آڑ میں تم اپنے آپ کو بچا سکتے ہوئے

یہیں ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم خود کو بچانے سے

اُب بھی بروائش کرنے کی طاقت رکھتا ہوں... تم نہ
سے ہر حال اب بھی نہیں الگوا سمجھو گے۔
کوشش کر دیجئے میں کیا حرج ہے....

ایک بار پھر اس کی مرمت شروع کی گئی... اس
وقت تو اسپر کامران مرزا نے دل کی بھروس نکانے کے
لیے ایک ڈنڈا جیری گوم کی بیوہ کے ہاتھ میں بھی دے
دیا.... اور بولے۔

ماریں اس بدینکت کو۔

نہ نہیں.... میں یہ کام نہیں کر سکتی۔ اس نے روکر
کہا اور ڈنڈا چھینک دیا۔

خپٹے فوری دلوں نے ڈنڈے بازی جاری رکھی۔
بیٹھ جائیں کر بے ہوش ہو گیا۔
اُب کی کریں.... یہ مسئلہ تو ہمارے لیے میری کھیر بن گی
ہے۔

میں اس وقت بے شمار گاڑیوں کی آدازیں اضافی
شانی دیں۔

شاید پویس اس علاقے کو گھیرے میں لے چکی ہے: انہیں
کامران مرزا پر بڑا۔

اس کا مطلب ہے.... انہوں نے سراغ لگایا تھا جو
آئیے.... ہم خوب راستے سے نکل چکیں.... اب ذریعہ
حربہ کو ساختے ہوئے کامنے کا وقت شیش رہا.... دیتے بھی ہے
ہمارے پیسے کار آمد ثابت نہیں ہوا: ان کے انچارج نے
کہا۔

چھیک ہے:-
اور وہ خوب راستے سے کھنڈر سے باہر نکل گئے....
وہ پویس کے گھریوں سے بہت دودھ نکل گئے تھے.... لہر بینے
کے پل ریکھنے ہوئے اور دور ہوتے چلے گئے.... یہاں تک کہ
ایک غلی تک پہنچ گئے۔ غلی میں وہ اٹھ کر چلنے لگے.... اس
چھر وہ ایک میدان میں پہنچ گئے.... یہاں ہزار ٹان ڈالنے ہوئی
ایک چھٹ نرده گاڑیاں کھڑی تھیں....

پویس کے گھیرے کی وجہ سے ہم اپنی گاڑی دہاں سے نہیں
لا سکے.... ایسی کسی صورت حال کے لیے ہم نے گاڑیوں کے
اس قبرستان میں کوئی گاڑی چھپا دکھی ہے.... جو بظاہر تو ہاصل
ڈالی چھٹی اور ناکارہ ہے.... لیکن چلنے کے لحاظ سے باہم
چھیک ہے۔ لیکن اس قبرستان میں کوئی سچی بھی نہیں لکھتا کہ
ایک ایسی گاڑی بھی موجود ہے۔ سکتی ہے.... یہ لاذ صرف ہم
لوگوں کو معلوم ہے.... اس راستے وہ گاڑی ہمارے کام کے

گی : ان کے انجارج نہ کہا۔

لیکن اس میں کتنے آدمی آسکیں گے :

وہ چبوٹ گاہی نہیں ہے پندرہ آدمی آسانی سے
آ سکتے ہیں اور ایک دوسرے پر چڑھ کر تو تین آدمی سفر
کر سکتے ہیں : اس نے کہا۔

بہت خوب : اب ہم کہاں جائیں گے :

اب اشارہ پورا ہمارے یہے آگ کا گھر بن جائے گا۔
کیوں کہ وزیر خادجہ کا سیکریٹری ہلاک ہو چکا ہے اور وزیر خادجہ
کا ہم نے کیا حال کیا ہے وہ تو آگ کے انجارے چجائے
گا جب تک ہمیں پکڑدا نہیں لے گا.... ان حالات میں یہاں
کہنا باصل غلط ہو گا.... جب کہ ہمارا اڈا بھی ان کی نظر میں
میں آ جکا..... اس میں شکر نہیں کر سکیں گے لیکن فوری طور پر قوائم
تو وہ اب بھی نہیں لکھ سکیں گے :

نہ خانے میں رہنے کا خطرہ بھی محل نہیں ہے سمجھنے :

ٹھیک ہے جو اپ کتے ہیں وہی کر ریتے ہیں :

تب پھر ہم ایک جزو سے پر جاہے ہیں وہ ہمارے
یہے ایک معقولاً گجر ثابت ہو گی۔

لیکن کیا یہ لوگ دہانہ تک نہیں پہنچ سکتے :

اہ : نہیں پہنچ سکتے ...:

آخر کیوں ! یہ بھی تو بتائیں تما :

اس یہے کہاں کے خیال میں اس جزو سے کام مرت
اہ کے خاص آدمیوں کو ہے اور یہ لوگ اس خاص جزو سے
سے خاص کام لیتے ہیں لفڑا یہ ہمیں دہان تلاش کرنے کیوں
آئیں گے :

اور آپ کو کس طرح معلوم ہو گی اس کے بارے میں :
اکیق اتفاق سے ہماری گوشش کو اس میں دھنس
نہیں ہے :

بہت خوب ! تب تو ٹھیک ہے ...:

پتا نہیں اس سفر میں ہمیں کتنے جزو سے دیکھنے پڑیں
گے :

کیا مطلب کیا پہنچے بھی:

اہ : پہنچے ایک جزو سے پر لے جایا گی خدا
ان کا سفر ہماری رہا یہاں تک کہ وہ ایک بے ہمود

سامل پر پہنچے دہان ایک طاح سے امنیت نے ملاقات کی۔

ہماری اس نے انہیں ایک لائچ حیا کر دی۔

اور وہ اس میں بیٹھ کر طاح کے ساتھ روانہ ہو

گے۔

یہ طاح بھی ہماری بھروسے نہیں آ سکتا :

" یہ اپنا آدمی ہے ... مسلمان ہے ... کسی کو اس کے بارے
پتا نہیں بس یوں ہی سمجھ میں ... ہمارے ملک کا ایجنت
ہے :-

" بہت خوب :-

وہ گھنٹے کے سفر کے بعد لاپچ ایک جزیرے پر
رہی
مگر

" آپ ووگ اسی جزیرے پر آتی جائیں ... ہفتہ فوری کے
انچارچ نے کہا۔

" ارے آپ ... آپ کے یہی بھی تو شریں خطرہ ہی
خاطر ہے :-

" ہمارے پے کافی خلوہ نہیں ... کبھی کہ ہمارا ان کے پاس
کوئی رسکارڈ نہیں ہے ... تعداد بہت نہیں ہیں، لیکن آپ
وگوں کی ان کے پاس ہر چیز ہے :-

" اودھ اچھا ... لیکن سچر بھی ... آپ کچھ دفن کے پے
ہمارے سامنے کبھی نہیں رکھ جاتے :-

" یہ ہماری ڈیونگ کے خلاف ہو گا ... میں تو اب مل
رات کام کرنا ہو گا ... آپ وگوں کے سلے میں دیاں جو پل پل
ہو گی ... اس پل پل کی وجہ سے بھی بھی زیادہ کام کرنا ہو
گا ... پیش رحمان مایا ... آپ نے کھانے کی چیزوں جی ...

" جزیرے پر چھوڑ دیں :-
اچھا ڈالا پچ دے نے کہا اور پھر اس نے کہتے ہی نہ مل
ان کی طرف اچھا دیے ... وہ پک کرتے پڑے گئے ...
جلد ہی وہ لوگ داپس جا رہے تھے اور وہ انھیں
اور ہوتے دیکھ رہے تھے ... باختہ ہلا رہے تھے ...
ان لوگوں کے ساتھ کتنا مختصر سا وقت گزارنے کا موقع ٹالا ہے ...
یہیں پر ووگ ان مٹکا یا دیں چھوڑ گئے ہیں ... اب پتا نہیں
زندگی میں کبھی ان سے ملاقات ہو سکے یا نہیں؟ الپکڑ کامران
مرزا نے درد بھرے بیجے میں کہا۔

" افسوس ... افسوس ... آفتاب نے سرد آہ بھری۔

" افسوس کس بات کا :-

" یہ ووگ ہمارے ساتھ نہیں مختصر سکے :-

" انھیں ہر کام سے بڑھ کر اپنی ڈیونگ عزیز ہے ...
اُنھوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے یہ وقف کر دی ہیں ڈاً مُف
نے کہا۔

" بالکل یہی بات ہے:- فرجت بولی۔

" آپ بھی ووگ یوں ہیں : جیسی گوم کی بیوہ نے کہا۔
اور وہ مسکرا دیے ... اسی وقت لاپچ نظرمن سے
اچھل ہو گئی۔

” یہ لوگ ہمیں یہاں پھوڑ کرے یہیں اس کا مطلب تو بھر
یہ ہوا کہ حالات پر سخون ہونے کے بعد ہمیں یہاں سے
یعنی کے بیٹے آئیں گے :

” یہ صرف دنی نہیں ... نہ یہ ان کی ڈیونی ہے ... پھر بھی شاید
یہ پچھر لکائیں گے ... نکم از کم صرف یعنی رحمان بابا سے
پچھر گلوگا یہیں گے ... وہ تو ایک طالع ہے نا یہاں اس
اس پر کوئی شک نہیں کر سکتا :

” ہمیں اب فراز اس جزیرے کو دیکھیں یہیں کیونکہ
نہ جانے یہاں ہمیں کتنا وقت گزارنا پڑے گا : ان پکڑ کامن
مرزا نے کہا -

” انہوں نے کہانے کے بندل اٹھا لیے اور آگے بڑھنے
لگے اپنیک ان پکڑ کامن مرزا کی انہوں میں خوف دوڑ گیا۔
” ایک منٹ ... دوسرا ٹھہرو یہیں : انہوں نے سرگوشی کی۔

” اسک کیا بات ہے اسکل کیا ہوا ذ
” مجھے سوس ہر بارا پے جزیرے پر بمار سے علاحدہ بھی کہ
لوگ موجود ہیں ۔۔۔

” اسے باپ رے : ان کے منڈ سے دبی آواز میں
نکلا ۔۔۔

اور پھر انہوں نے طلبی جلدی درخصل کے پیچے

” نہیں لے لی اگرچہ سانے کوئی دش نظر نہیں آ رہا تھا۔
لیے احتیاط کا تقاضا یہیں تھا۔

” اب ایک ایک درخت کر کے آگے ڈھوندیں ... اگرچہ کچھ
لکھ ہم سے پہنچے جزیرے پر موجود تھے تو
ان کے الفاظ درسیان میں رہ گئے اسی رات ایک
ایک بات ہوتی تھی۔

سے دیا۔ فرحت مکرانی

اب اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کرتیں ویکھیں اتیل کی
خار ویکھیں۔ اصفت بولا۔

یہیں..... جزیرہ پر تسلیم مکمل آیا۔ آفتاب نے منہ بنایا۔
بات ٹھیک ہے۔ ہم یہ بھی جانا چاہتے ہیں کہ
اپرے پر پستے ہمارے ٹلادوہ اور کون ہے۔۔۔ اور یہ بھی چاہتے
ہیں کہ جہاز والوں سے بات ہو جائے۔۔۔

لیکن اس کا فریقہ کیا ہو گا؟
پستے جہاز والوں سے بات کی جاتے۔۔۔ اصفت نے کہا۔
لیکن میں یہ کہتی ہوں۔۔۔ آپ آگے بڑھو کر یہ بات
پاکشی کریں کہ جزیرے پر کون ہے۔۔۔ اور ہم جہاز کو دیکھ
لی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

یہ بست بستر ترکیب ہے۔۔۔ تم جہاز کو سمجھا لو۔۔۔
اپنے جزیرے پر آگے لٹھتا ہوں۔۔۔ انھوں نے خوش ہو کر
کہا۔

لا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔۔۔
اوھر آفتاب، اصفت اور فرحت دیں ساصل کی طرف
لے اور وہاں پہنچ کر زور زور سے ناٹھ ہلانے لگے۔۔۔
لے اصفت تے تو اپنی قیض انہار کر لہانا شروع کر دی۔۔۔ اثر
ن کی آوازیں جہاز تک پہنچ گئیں۔۔۔ جہاز کا رُخ سیعا جزیرہ

سندھ میں

ساصل کی طرف سے ایک جہاز کی آواز اپنیں شانی دی تھی۔
یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ خپلہ فوس والوں نے تو کہا تھا کہ اس ملن
سے کوئی جہاز نہیں گزرے گا۔۔۔ نہ کوئی لاپچ گزرے گی۔۔۔
اس قدر جلد جہاز کیے آگی۔۔۔ انکھڑ کامرانی مرزا ٹرپڑا نے۔۔۔
جب یہ کوئی نہیں سازش پڑے، ہمارے خلاف۔۔۔ اصفت
نے خیال نہاہر کی۔

ہاں! ایں ہی سوسیں سختا ہے۔۔۔ آفتاب نے سر دیا۔
اب ایک ملن میں الجھن یہ ہے کہ اس جزیرے پر اور
کون موجود ہے۔۔۔ درباری طرف یہ تھو کہ ان جہاز خالی سے
راہبلط قائم کریں یا نہ کرو۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ اس جہاز کے
ذریعہ ہم اپنے ٹکٹک پیچھے میں کامیاب ہو جائیں۔۔۔
کویا ہم درمیان میں پھنس گئے ہیں۔۔۔ اور کچھ کھالی میں

کی طرف ہو گی.... وہ لمحہ بے خوب نزدیک ہونے لگا.... آخر میں
سے کچھ فاسد پر آ کر رج گیا۔

”کی بات ہے.... تم لوگ اس جزیرے پر کس طرح پہنچ گئے
پہلی پر ایک آواز گوئی۔

” تقدیر کا پکڑ کر سکتے ہیں آپ.... کہاں تو جہاز پر آگئے
بانٹکتے ہیں : ”

” جانا کہاں ہے : ”
” کہیں بھی آوار دیکھیے گا.... بیان سے تو تھیں : آصف
بولا۔

” ابھی بات ہے.... بھارے پاس کشی یا لائچی نہیں ہے۔
تم لوگوں کو تیرنا آتا ہے :

” تیر تو خیر ہم لیتے ہیں لیکن یہ سوچ لیں وہ
بہت سرو ہے.... ہمیں نہ نہیں تو ہو ہی جائے گا : ”

” ہاں باصل نزل زکام تو کہیں گیا ہی نہیں : ”
” تب پھر تم ہی تباہ.... ہم کیا کریں : ”

” کہنا کرنا کیا ہے.... بان میں چھلاگ کا دو اور جذب
پر آ جاؤ : ” اور اگر نہیں کا انتہائی ڈر ہے تو کسی اور

جہاز کا انتظار کر... چند سات ماہ بعد جا کر کوئی جہاز اس

طرف سے گزرے گا.... اگر اتنا انتظار کر سکتے ہو تو ٹھیک
ہتھا اور بڑھا دی ایک بار پھر بولا :

” ان نہیں ہم پر محرومی کریں ... اور ہمیں ... ساقوں
..... ورنہ ہم تو انتظار کرتے کرتے مر جائیں گے : ”

” ایک ہے پھر آ جاؤ : ”

” آپ کو جلد منٹ بھرتا ہو گا : ”

” کیوں ؟ ”

” اسے ایک ساختی اور ہیں ... وہ ذرا جزیرے پر اندر
ان گئے ہیں : ”

” از افسوس جلدی بڑا ... ہم زیادہ دیر نہیں بھتر سکتے ... پس
اگر کسی وجہ سے ہمیں پکڑ کھا کر اس طرف آنا پڑا

” لی بھر ... میں ابھی اخپیں لے کر آتا ہوں ... آفتاب

” اور اس طرف دوڑھا دی ... جس طرف اسکے کامران
لے چکے ... اور ساختھی میں اس نے یہند آواز میں کہا

” اماں ... جلدی آ جائیں ... جہاز والے زیادہ دیر انتظار
انکے : ”

” یعنی اسکے کامران مرزائی طرف سے کوئی جواب نہ ٹھیک
ہتھا اور بڑھا دی ایک بار پھر بولا :

ادھ اچھا..... یہ بات ہے قب آپ کو ہم جست
ابا جان آپ کہاں ہیں ؟ جہاز دا سے زیادہ دیر استھار نہیں کر سکتے ہے سکتے ہیں ؟
لیکن دلخی یقین نہیں آ رہا ت

لیکن ان پکڑ کامران مزرا کی طرف سے کوئی جواب نہ ہے ہمارے پاس سونے کی ایک دو چیزوں ہیں اور ایک آدھ
اس نے رفتار اور بڑھا دی ایک بار پھر بولدا :
ترے کی چیز بھی ہو گی بھر جال ہم منٹ میں سفر ہیں

ابا جان ہاؤپ کہاں ہیں ؟
اُن کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہ ہے اُن بھت خوب ؟ قب تو مزہ آگیا : خوش ہو کر کہا گیا۔
مرعضا چلا گیا اور پھر اچانک اسے اُنکے جاننا پڑتا اس کا : بس آپ دیکھتے ہائیں ہماری طرف سے آپ بھت
انکھیں حیرت سے پھیل گئیں ...
ادھر آصف اور فردوس کو استھار کرتے چب کی منت لیکن وہ تم لوگوں کے ساتھ آئیں گے کہ :

گزر گئے تو جہاز کی طرف سے کہا گیا :
اُنکھا میں ... اُن تے ہی ہوں گے ؟
یہ تھارا سماں کہاں رہ گیا سینی وہ تو اپنے ساتھ کا لیکن قین منت اور گزر گئے اب تو جہاز والوں کے صبر
لینے کی تھا خود بھی وٹ کر نہیں آیا ؟! آواز لمرا ای -

آتا رسی ہو گا پرین ان نہ ہوں اتنی دیر تو لگ رکا ہے ہم پہنچتے ہیں وہ نہیں آئیں گے ؟
ہے فرم کیا رفع حاجت کرنا پڑ جاتی ہے اب انہیں اُرے اُرے بھریں اب میں جا کر انھیں دیکھت
کی کرے ؟

ہاں : یہ بھی ہے دیے تم لوگوں کے پاس کچھ نہیں نہ بھی دنیا جا کر رہ جاؤ گے ؟
وغیرہ ہے یا نہیں سونے یا ہیرے کی کوئی چیز ؟ نہیں میں بہت ملد انہیں لے کر آئے کی کوشش کروں
کیوں ؟ یہ کیوں پوچھا آپ نے : آپ پاچ منٹ تو اور دیں رہیں ت
جھی ہم سخت میں تم لوگوں کو تو نہیں لے جائے

”اچھی بات ہے... اب ہم صرف پانچ منٹ اور تمہری
جگہ دلچسپی کے پیسے ہتھیں... ان میں سے ہر ایک کے
باہر کوئی نہ کوئی قسمی چیز ضرور ہوتی ہتھی... کہوں کہ اس
تمہارے سفروں کے دوران ان کے ساتھ ایسے علاالت ہیں
ہوتے ہنگے۔ اس پیسے انسپکٹر کامران مرزا کی انھیں بھی ہدایت
ہوئی کہ قسمی چیزوں ضرور بالاضرور اپنے پاس رکھا گردے
اصلی بیرا ہے یا نقلی۔
اگر تھیں بیرداں سے ملپیسی ہے... تو پہچان ہی کہنے
کے لئے... وہ سمجھ سے سو لو... اس بیرے کی جست کم از
کم بیکھیں ہزار روپے تو ضرور ہوگی د

”یہ تو تم میں سے دن ایک کو انت دینے کے لیے
دل ہو سکے گا؟ اس نے مر تباہا۔
کوئی بات نہیں... بیرے باتی تینوں ساختیوں کے پاس
کی اس حد تک قسمی چیزوں ضرور ہوں گی... گویا ہر
کوئی سے اگر آپ وکوں کو بیکھیں ہزار روپے جائے۔ تو یہ سودا
نہ تو نہیں رہے گا۔
”تم کیا جانو... اس قسم کے لوگ تو ہمیں نہ جانتے کیا
کہ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔
اگر یہ بات ہے تو ہم بھی آپ وکوں کو نہ جانتے کیا

کی ایک اٹھوٹی ہتھی اور بیرا بھی کافی بڑا ہتا۔ یہ ایسے
ہی کسی ہوتھی کے پیسے ہتھی... ان میں سے ہر ایک کے
باہر کوئی نہ کوئی قسمی چیز ضرور ہوتی ہتھی... کہوں کہ اس
تمہارے سفروں کے دوران ان کے ساتھ ایسے علاالت ہیں
ہوتے ہنگے۔ اس پیسے انسپکٹر کامران مرزا کی انھیں بھی ہدایت
ہوئی ہیں... اگر یقین نہیں آتا تو کسی کو بیکھ کر چیک
کروں ہیں۔

”اچھی بات ہے... ہمارا ایک ساختی آہما ہے، کیا دوساری
چیزیں تھیں سے پاس ہیں۔
”نہیں... بیرے ساہس تو صرف میرے حستے کی سے... ان کی
چیزیں ان کے پاس ہیں۔
”خیر نہیں... ہمارا آدمی تھا اسی چیز کو دیکھ کر اندازہ تو لگا
ہی سکتا ہے؟
”ایجھی بات ہے... آجا جائیں...
جہاز پر سے ایک آدمی نے پانی میں چلانگ لگا دی
اور تیزی سے تیر کر اس کی طرف آنے لگا... یہاں تک کہ
وہ ساحل پر آگیا۔

”ہاں لڑکی... اُسے دکھاؤ... تھمارے پاس کیا ہے؟
فرحت نے اپنی انگلی آکے کر دی... اس میں بہر

کچھ دے سکتے ہیں..... آپ لفڑ کو دیں۔
* لفڑ کیا فاک دیں.... تھارے ساتھ آئے کام نہیں
لے رہے۔

* وہ بس آتے ہی ہوں گے۔ یہ کہ فرحت نے اس
طرف... دیکھا... لیکن وہ تمیں آتے نظر نہ آئے...
اب تو فرحت بھی پریشان ہو گئی....

* کیسی جریبے پر کوئی ایسی ویسی چیز نہ موجود ہوا وہ
اس چیز نے اپنی لیرڈ یا سو:- اس نے گھبرا کر کما۔
* ایسی ویسی چیز سے تھاری کیا سراہ۔

* کوئی اڑدھا... سابق اور کوئی جانور دیکھنا
میہاں! ان قسم کی چیزوں حیران ہو جوئی تو ہیں...
ایسا کرو... یہ انچوٹی بھے دے دو اور خود بھی ان رکون
* جوش میں نسل جاؤ۔ اس نے مسکرا کر کما۔

* مگر انچوٹی دے کر کیوں... یہ میں کیوں نہیں
فرحت نے سملانا کر کما۔

* مگر تم بھی دوٹ کر نہ آؤ... تو کم از کم انچوٹی تو
پچ جائے گی:

* آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ سرے ساتھ آگے چلیں۔
دیکھیں تو سی... وہ کسی مشکل میں تو نہیں پہنچ سکے:

"خ بایا... میں کیوں خود کو خطرے میں ڈالوں... تم
ایسا کرو... انچوٹی اتار دو:-
* یہ تو میں نہیں کروں گی۔

* کیا کما... نہیں کرو گی... تھاری یہ مجال...
یہ ساری بات چیت انگریزی میں ہر بھی بھی.....
چانک اس نے خبر نکال لیا...
* انچوٹی نکال دو... درز خبر مار دوں گا:-

* اسے اسے! یہ کیا کر رہے ہیں... آپ تو ہم سب
کو فرشت دینے والے سمجھتے۔

* وہ لفڑ بھی ان چیزوں کے بیے ہی دیتے والے تھے...
یہ چیزوں اڑوا کر تم لوگوں کو مندر میں دھکا ہی دینا تھا۔
یہ جہاز بھری ڈاکوؤں کا ہیں:-

* اسے باپ رے... میں تو چھر لگتی تھی
یہ سمجھتے ہی فرحت نے دوڑ لگادی:-

* خبردار... میں خبر چینک کر بھی مار سکتا ہوں:-
ان اغاثوں کے ساتھ ہی فرحت ایک درخت کی
اڑ میں ہو گئی اور بولی:-

* چینک کر مارو خبر... ذرا میں بھی تو تھاری کاری گری
دیکھوں:-

سے کچھ نہیں کہا جا رہا۔ فرحت طنزیہ انداز میں کہتی ہی گئی۔
اس کے منہ سے کچھ نہ نکل سکا۔... لیے یہی جہاز
یہ سے کہا گیا۔...

"ارے.... ووٹن.... تم کہاں ہو.... نظر نہیں آ رہے۔...
اور نہ یہ لوگ نظر آ رہے ہیں۔... کہاں پسے بھی۔... بخوبی
لب تک ہلکی عورتیں کے:

"مرٹر ڈوش۔... اب تم کچھ نہیں بولو گے۔... ادھر تم نے من
سے کوئی لفظ نکالا، ادھر میں نے پستول کا روپیگر دبا دیا۔... تم
مکل اگر ڈاکو ہو تو ہم محارے سامنے جہاز پر نہیں یا میں کے
ڈاکٹل کا اور چہار کیا رشتہ۔... فرحت نے سرد آواز میں کہا۔
"ڈوش۔... بولتے کیوں نہیں۔... کہاں ہو تم۔... چلا کر کما
گیا۔... جب اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا، تو کسی نے
کہا۔

"منونی۔... تم جزیرے سے پر جاؤ اور دیکھو۔... نوش کے ساتھ
کیا ہوا ہے۔... اور وہ لوگ کہاں ہیں جو جہاز پر سوار ہوتا
چاہتے تھے:

"بست اچھا کیپشن۔... دوسرا کو اواز سنائی دی اور پھر پانی میں
کوئی نہ کہا گیا۔

"یہ تم لوگ واقعی بھری ڈاکو۔ فرحت نے دبی آواز میں

وہ اس طرف کی دوڑ پڑا۔... فرحت نے ایک دھرنے
و دھرت کی طرف دوڑ لگا دی۔... اور اسے پتا نہ چل سکا کہ اب
وہ کس دھرت کی اونٹ میں ہو گئی ہے۔... وہ ادھر ادھر دیکھنے
لگا ہے:

"اے لاکی۔... کہاں چھپ گئی ہو تم۔
فرحت کیوں بولتے ہیں۔... بے دوف تو نہیں آتی۔
چپ سادھے کھڑی رہیں۔... پھر جو ہمیں وہ اس کی پیٹ میں
آیا۔... ایک لات کر پر رسمیہ کر دی۔... وہ اونٹ سے مت
گرا۔... ساتھ ہی خبر اس کے باختہ سے نکلا۔... فرحت اس
وہر ان اپنا پستول نکال چکی تھی۔...

"باختہ اور امتحا دو۔... درہنگ کھوپڑی اڑا دوں گی۔ اس نے
سرد آواز میں کہا۔

وہ لکھتے ہیں آگیا۔... فرحت کے پاس پستول ہوا۔
یہ تو شاید وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھا۔... اس کے باختہ خوفزدہ
انداز میں امتحن گئے۔

"اب میں دیکھوں گی۔... محاری بیبوں میں سے کیا کچھ نکلا
ہے۔... اور غالباً۔.. محارے بیشتر تو محارے ساتھ جانا پسند
ہیں کریں گے۔... لہذا اب تم لوگ آرام سے انتشار کر
لٹکو گے۔... پس بہت بھری کر دے تھے۔ اب جہاز کی عین

پوچھا۔

ہمیں بسم ڈاکو ہیں اور تم لوگوں کو دوستی کا پروگرام

خوا..... بھر سمندر ہیں دھنکا دے دیتے گا۔

”کیا تم یہی کام کرتے ہو ہمیں ہے۔“

”یہ کوئی چیختا کام تو نہیں ہے۔“

”تعینی کس طرح پتا چلا کہ ہم اس جزو سے میں موجود ہیں۔“

”ہم چکر لگاتے رہتے ہیں.... کوئی کسی جو رے پر مالاچی وہی پر چھتا ہوا ہوتا ہے تو خود ہی ٹاٹھ ہلانے لگتا ہے۔“

”ہمیں.... جہاز پر کل کتنے ڈاکو ہیں۔“

”پچاس۔“ اس نے کہا۔

”کیا سب کے پاس اسلو ہے۔“

”ہم.... جہاز پر اسلو بے شکار ہے۔“ اس نے بتایا۔
اسی وقت دورست قدموں کی آواز سنائی دی اور

مریڑی ان سے آگے بخال گی بھر چونک کرمدا۔“

”اڑے یہ کیا۔“

”بس یہی کچھ ہے۔“ تم بھی ٹاٹھ اپر اٹھا دعہ۔

”یہ کیا ڈلن۔“ تم ایک لڑکی کے سامنے ٹاٹھ اٹھانے کھوڑے ہو۔“

”یہ راکی عالم لاکی نہیں ہے۔“ وہ بولا۔

”کے معلوم ہوا۔“

”تم کوئی غلط حرکت کر کے دیکھو۔“ تھیں بھی اندازہ
چھائے گا۔

”غیرہر کیوں نہیں۔“ میں راکی کا صلا آجے بڑھ کر دبوچ دا

”..... تم دیکھو ہی دو گے۔ یہ کچھ نہیں کر سکے گی۔“

”غیرہر....“ تم اپنی گھوٹ کو خود آواز دے رہے ہو۔ میں

لے دار نہیں ہوں گا۔ فرحت عزانی۔“

”تم بھی بست دیکھی ہیں۔“ وہ منکرنا ہا اور آگے پڑھتا

لے لیا۔

اب فرحت سے نہ رہا گی۔“ اس نے ٹرکھر دبا دیا۔

”اس کی پنڈلی میں بھی۔“ وہ بیچنے مار کر گا اور ٹوپتے گا۔

”خل بے آواز تھا۔“ اس نے صرف بیچنے کی آواز سنائی دی۔

”اب کی خیال ہے۔“ میں نے ٹیک کہا تھا۔

”اسے! یہ بیچنے کی آواز کیسی تھی۔“ جہاز کی طرف سے کسی

دھمکا کر کھا۔

”غیرہر....“ تم دونوں ہاتھی نہیں دو گے۔“ فرحت عزانی۔

”وہ چیپ چاپ کھوڑے رہے۔“ آخر جہاز پر سے چھ

کھوڑے ہو۔“

”محارا تیر ساختی آ رہا ہے.... فرحت مکرانی : یہ کہ کراس
نے پسلے کی پنڈل پر بھی فائز کر دیا۔ اسے شاید اس کی ایسی
تھیں بھی... وصب سے گرا۔

” یہ.... یہ تم نے کیا کیا :
”اب میں میں میں کو اس طرح سنبھالتی.... کیا کرتی : اس
نے منہ بنایا۔

تیر ساختی نے سخت وحشتے ہوئے آجھے نکل گیا.
فرحت کو اسے آواز دے کر دوکن پڑا۔

مکان جا رہے ہو بھی.... ہم اوہر میں :
”وہ چونک کر مڑا.... اور حیرت زدہ رہ گیا۔

” یہ.... یہ انھیں کیا ہو گیا ہے :
” دوپون کی پنڈیاں زغمی ہو گئی ہیں : فرحت نے منہ بنایا۔
” لیکن کیسے ؟ اس نے پوچھا۔

” یہی : اس نے کہ اور اس کی پنڈلی پر فائز کر دیا۔
چھر اس نے اس درخت کی اودٹ کو چھوڑ دیا اور اسے
بڑھتی پلی گئی.... وہ بھی تو یہ جانتے کے یہ بھی مڑا جائیں
عین کر اس کے ساختیوں کے ساختی کیا۔ معاملہ پیش آیا ہے کہ بھی
لیکن داپس نہیں پڑے.... اوہر اسے یہ بھی خطر بھی کہ کہیں جہاں
ماختر سے نہ نکل جائے....

” وہ رُکے بغیر آگے بڑھتی رہی.... اس دروان
اس تے پانی میں کوئنے کا ایک اور چپ کا بھی سُنا
لئا.... غاباً چوختا آدمی سامنے پر عجیباً لئا۔ فرحت
چنک کر رک گئی اور سوچ میں دُوب بھی کر کیا کرے۔
اس چوختے سے بھی نہست لے..... یا آگے بڑھتی
بٹی جائے.... آخر اس نے آگے بڑھتی بھی مناسب
بنا۔.... اس کی بیٹے ہمیں بہت بڑھ بیکھی گئی.... جس
دُن جہاز والوں کو اپنے ساختیوں کے بارے میں کہن
فہر شیں میں رہی بھی.... بالکل اسی طرح اسے بھی تو
اپنے ساختیوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں لھا۔....
نا نہیں یہ جزیرہ کسی قسم کا نہیں.... کیا حا اس میں ...
وہ بیکھی ہوئی آگے بڑھتی پلی گئی.... اچانک اس نے مسوں
کا.... کوئی اس سکھے تعاقب میں ہے.... وہ چونکی ہو
گئی.... فوراً ایک درخت کی اودٹ سے لی.... اور استھان
کرنے لگی.... کوئی لمحہ بر لمحہ اس سے فریب ہوتا جا رہا
تھا....

اس نے پستول مضبوطی سے حاتم یا۔.... اور چھر دہ
اک کے پاس سے گذر گیا.... اس کے ہاتھ میں بھی

پستول تھا۔۔۔

فرحت نے اس کے ہاتھ کا نشانہ بیا اور خاز
کر دیا۔۔۔ ساہنہ ہی دہ پلٹا۔۔۔

اچھل کوہ

اس کے ہاتھ سے خون بہ رہا تھا۔۔۔ پستول بات
ے نکل چکا تھا۔۔۔ چہرے پر وحشت ماری تھی۔۔۔ اسکوں
میں خون سا اترنا ہوا تھا۔۔۔
تو وہ تم ہو۔۔۔ جس نے میرے قین سامنیوں کو زخمی
کر دیا ہے۔۔۔

اب تو ان میں تھارا بھی اضافہ ہو گی ہے۔۔۔ میں۔۔۔
تھارا ہاتھ بھی زخمی کر دیا ہے۔۔۔ فرحت مکرانی۔۔۔
ہاں! یہیں تم میرے ہاتھ سے پچ تینیں بسکو گئے۔۔۔ اور
سے پڑے کہ میں تھاری تکا بوٹی کر دوں گا۔۔۔ یہ بتا دو۔۔۔
تھارے سا بھی کہاں گے۔۔۔
میں بھی ابھی کی تلاش میں ہوں۔۔۔
اب تم ایسیں تلاش نہیں کر سکو گی۔۔۔ دہ تھیں۔۔۔

لگے..... اس کے بغیر وہ مینار میں داخل ہو کر غائب ہونا پڑے
پس کر سکتے تھے.... ضرور اپنی کچھ نظر آیا ہو گا.... تمی دہ
اس مینار میں داخل ہوتے ہوں گے.... اس نے آؤ دیکھا
ناو دہ مینار میں داخل ہو گئی اور سیڑھیاں چڑھتی ہیں لگی...
پہلو اب بھی اس کے اخ्त میں تھا.... نہایت مضبوطی سے
جوتے ہوتے ہے اور پہنچ لگی..... مینار کے چالوں طرف
کوچک حصی... لیکن یہاں بھی کوئی نظر نہ آیا.... مینار کے دریافت
ختے سے میلے دنگ کی روشنی سی جدک رہی تھی... اس نے
یہاں سے میں جانکا تو سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں.... اس
نے سوچا.... ہونے ہو... اس کے ساتھی اس مینار کے
ذمہ داری میں اتر گئے ہیں۔ اس کا دل دھڑکنے لگا..... گویا
اب وہ اس جزیہ پر بالکل تھنا تھی.... یا پھر بچاوس کے
زب ڈاکو اس سے بچتا تھا.... ایک طرف تو اکو تھے....
آخر طرف یہ مینار.... اس کے ساتھیوں کا کہیں بتا د تھا۔
یاں ڈاکو اگر ایک ساتھ اس پر چل اور ہو جاتے تو اس
ہی کے پیچھا مشکل ہو جاتا.... اور آخر کار ان ڈاکوؤں
کا اماہی تھا.... کیونکہ ان کے چلے ساتھی جزوی سے پہ اتر
رنگا رہ ہو چکے تھے.... اپنے پار ساتھیوں کو لفڑان پہنچانے
اس کو وہ معاف تو کر نہیں سکتے تھے.... آخر اس نے

ہاں اپنی تھاری لاش ضرور لے گی :
یا پھر تھاری لاش : فرحت نے پر سکون آواز میں کہا۔
”پس نہیں معلوم رکی..... ہم بھری ڈاکو.... خبر پھٹکنے کے
کس قدر ماہر ہوتے ہیں : ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کے
ہاتھ میں ایک بیچک دار پھل والا چاقو نظر آیا.... اس نے
خبر کو ہوا میں اچھلا اور اس کو نوک کی طرف سے پکڑا یا...
گویا وہ چاقو پھٹک مارنے کے لیے پر قل چلا تھا.....
فرحت ایک بھی دیر کل تو خبر اس کے جسم کے پار
تھا.... اس نے فردی طور پر اس کے دل پر غائز کیا.....
اس کا خبر والا ہاتھ اٹھا کا اٹھا رہ گیا.... اور وہ کرتا
چلا گی.... گولی ٹھیک دل پر لگی تھی۔ فرحت نے سکون لا
سائنس یا اور پھر آگے بڑھی.... وہ حیران تھی کہ آخر وہ لگ
کہاں ایک گئے ہیں....
وہ حد دربے تیزی سے اگے بڑھ رہی تھی....
اچھک اسے ڈک جانا پڑا.... اس کی آنکھیں میں جیستہ دم
تھیں -

جزیرے پر ایک مینار تھا... مینار کے آس پاس
کون نہیں تھا.... مینار کی سیڑھیاں صاف نظر آ رہی تھیں
اسے خوف سامنے ہونے لگا.... آخر اس کے ساتھی کہاں پڑے

وہ شش سے مسڑ ہوئے.... اب فرحت انیکٹ کامران
مزرا کے پاس میٹھے گئی اور بولی :
”اٹھی.... آپ کو کیا ہو گیا ہے.... اٹھیے تا.... دیکھیے
ہم حد دربے خلے میں ہیں :“
الخنوں نے کوئی حرکت نہ کی.... صرف سکراتے....
الٹھرت جیسے کوئی نیند میں سکراتا ہے.... اور پھر انھیں بند
کر لئی۔
” یہ آپ نے یہی بالوں کا جواب دیا ہے.... اگر یہ جوں
ہے تو میں کچھ نہیں سمجھ سکی : اس نے منہ بنایا۔ الخنوں نے
اب بھی کوئی جواب نہ دیا.... اب تو سمجھرا گئی.... ایک لیک
کا پکڑ کر جھینجھونٹنے لگی.... لیکن ان میں سے کوئی کچھ
نہ بول سکا.... اور پھر اچانک اس کا سر چکرانے لگا....
وہ گرفت میل گئی
” اسے ارسے.... یہ مجھے کیا ہو گیا ہے.... ہمیں ...
ہمیں گر کر ہوں رہی ہیں :“
اور پھر وہ ان ہی کی طرح فرش پر لمبی بیٹھ گئی،
پسندھ ہو گئی.... اب وہ صرف سوچ سکتی تھی.... زبول
لئی تھی.... نہ ہل سکتی تھی۔
” سب کیا ہے.... کبھی بے بھی ہے.... اس نے خود

بھی فیصلہ کی کہ وہ ضرور میثار میں اترے گی : اس نے پہنچے
چھاتھا.... جزیرے پر ڈاگو جلدی جلدی پہنچ رہے تھے... غایبا
اب تک اپنی خلے کا احساس ہو گیا تھا اور ایک ساتھ
حلہ اور ہوتے کے بارے میں فیصلہ کر پکے تھے۔ اب اس کے
یہے اس کے ساتھ کوئی چارہ نہیں ملتا کہ میثار میں اتر جائے
اس صورت میں تو وہ بالکل بیٹھن جائے.... یا پہنچ جائے....
کیوں کہ اس کے ساتھیوں کا بھی کوئی پتا نہیں مل رہا تھا۔
اور اس کے خیال کے مطابق اس کے ساتھی ضرور پہنچے ہی اتھے
تھے.... اور وہ کہیں نہیں جا سکتے تھے....
وہ بلا کی رفتار سے ازقی میل گئی.... یہاں تک کہ اس
کے پیروں نے زمین کو سمجھ لیا۔ اب اس نے دیکھا.... وہ ایک
برڑے اور گول ہال میں تھے.... اس میں نیلی روشنی ہو رہی تھی
ایک لفٹ انیکٹ کامران مزرا یعنی نظر آتے.... دوسری طرف
آن تاب اور آصف تھے.... تیری طرف جیری گوم کی بیجوہ
تھی....
” کیا ہو گیا ہے.... آپ بولوں کو... اس طرح بے حد
کیوں پڑھے ہیں :“

ان میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔
” آپ بولتے کیوں نہیں.... ہوا کیا ہے :

سے کہا

عین اس وقت اس نے شریھوں پر قدموں کی آداز
سنی گویا ڈاکو بھی اسی جگہ کا نجٹ کر رہے تھے
وہ دل ہی دل میں مسکراتی
آ جاؤ بھئی قم بھی آ جاؤ

اس نے پہنچنے والے چار ڈاکوؤں کو اندر آتے دیکھا
” ارسے : یہ لوگ یہاں آ جاؤ بھئی تم لوگ بھی
کتنے مزے سے سورہتے ہیں جیسے ہم ان سماں پہنچ بھی
پہنچتے : ایک ڈاکو نے خوش ہو کر کہا
انھوں نے باقی ڈاکوؤں کو بھی اندر آتے دیکھا
” ان کی چیزوں سے لو جو کچھ بھی ان کے پاس ہے
خود اسی طرح یئے رہو گے حرکت نہیں کرو گے
حرکت کرنے کے قابل وہ ہی کون گیا ہے : فرماتے
دل میں کہا۔

ڈاکو جلدی ملبی ان کی چیزوں اتارتے گئے اس
جگہ تک صرف وہ ڈاکو آئے تھے گویا باقی ڈاکو یا تو جہاز
پر ہی وہ گئے تھے یا بھر ساحل پر رک گئے تھے
ابھی وہ چیزوں اتارتے اور ہیسوں سے نکال ہے
تھے کہ وہ بھی گرفتے گئے

” ارسے ارسے یہ ہمیں کیا ہو رہا ہے ہم گر کیوں ہے
بلیں
” ہمیں بھی باشل ہی ہو رہا ہے جو ہمیں ہو چلا ہے
رسنے نے دل میں کہا اور مسکراتی بھی پھر اس نے
فہیں بند کر لیں کیوں کہ زیادہ دیر تک آنکھیں کھلی رکھنا بھی
وہ کے لیے آسان نہیں تھا۔

اور پھر ان پر گھری نیند بھی خاری ہو گئی گوا
ب وہ سوچنے شکھنے اور دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہ سکتے
اپنی جب ہوش آیا تو وہ ایک جہاز پر تھے ان کے
وہیں درج سندھ رہا وہ ڈاکو بھی ان کے ساتھ رہا
ب وہ ہل جل سکتے تھے بول بھی سکتے تھے
” یہ یہ ہم کہاں ہیں : ایک ڈاکو نے تھہرا کر کہا
” سندھ میں : آفتاب مسکرا یا
” مل لیکن ہم جہاز پر ارسے یہ بھارا جہاز تو

بیکھا ہے
” تو ہم نے کب کہا یہ آپ کا جہاز ہے : آفتاب
” آفتاب ہم اس جہاز پر کس طرح پہنچ گئے وہ بینار کہا
بیکھا ہے

• شاید وہ مینار ہی ہمیں بہاں تک پھوڑ کر گیا ہے: اُنہوں نے سچے میں گم ہئے ہیں کہا۔
 • کیا کہا... مزور تم لوگ پاگل ہو گئے ہو... جو اتنے اُدمی سے بیٹھے ہو... آہ یا جہاز کو کمزول کریں:
 • لیکن تم اس کو کس سمت میں لے جاؤ گے... اُن پکڑ کامران نے مزرا پسلی بار ان سے بات کی۔

• جہاز پر سوت تانے والا آر لٹا ہو گا.... اس کے ذریعے ہی اپنے اڈے کا رٹا کر سکیں گے:

• بہت خوب... یہ گوشش مزور کرو... ہم بھی تمہارا اڈا دیکھنا پاہتے ہیں:

• بھوی قراؤں کا اڈا دیکھنا پاہتے ہو تم... ہماہا: اس نے فرقہ لکھایا۔

• کیوں! اس میں کیا بجائی ہے:

• بُراق تو کوئی نہیں... بس اپنی جان سے تاکہ صدھونا پڑیں اے!

• وہ تو خیر ہم یہاں بھی دھوکتے ہیں... سندھ زین اتنا بیان تو ہے ہی: افتاب مسکرا دیا۔

• تمہاری باتیں غستہ دلانے والی ہیں تے

• تو کر دو غستہ.... روکا کس نے ہے?

• انہوں نے بڑے بڑے من بنائے اور کمزول روم کا باغ کی... جلد ہی وہ واپس آتے نظر آئے... اب ان کے

• شاید وہ مینار ہی ہمیں بہاں تک پھوڑ کر گیا ہے: اُنہوں نے سچے میں گم ہئے ہیں کہا۔

• کیا کہا... مینار پھوڑ کر گیا ہے... دماغ تو نہیں... اُن پکڑ کامران نے پل گیا و

• ان حالات میں دماغ بے چارہ کیا کر سکتا ہے... پلے کا ہی: افتاب بولا۔

• لیکن ہم جا کس طرف رہے ہیں تے یہ مرنی... جہاز کی مرمنی... ہم طرف چاہتے ہے جانے تے امتحان کیا۔

• کی مطلب... جہاز کی مرمنی... یا جہاز کو چلانے والا کی مرمنی:

• جہاز خود بخود جا رہا ہے... اس کو کوئی ملا نہیں رہا:

• ارے باپ رے... اس طرح تو ہم د جانے کیاں پہنچائیں... مکھروں... ہم اسے کمزول کر سکتے ہیں... اور ہم

• اپنے اڈے پر اسے لے با سکتے ہیں.... بھی واد... مفت میں ایک جہاز پاختھ لٹا گی.... اس سے مزے کی بات

• بھلا گی ہو گی: ایک ڈاکو نے خوش ہو کر کہا۔

• واقعی اس سے اچھی بات کیا ہو گی... کاش ایک د جہاز ہمارے ہاتھ ہیں لگ جاتے تے۔

سے رہا : آفتاب نے منہ بنایا۔
یا اللہ ! یہ ہم کسی صعیبت میں پڑ گئے : ایک ڈاکو کے من
کے نکلا۔

"ارے..... تم مسلمان ہو تو انپکٹر کامران مرزا چونکے۔

"ماں کیوں اس میں کیا عجیب بات ہے ؟
مسلمان ڈاکو نہیں ہو سکتا : انپکٹر کامران مرزا نے سخنگی سے
کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا جن لوگوں نے مسلمانوں کو لوٹا ہے
بادو برباد کیا ہو ان سے استغام لینے کے لیے تو وہ ڈاکو
کی سکتے ہیں تھا۔

"نہیں بن سکتے کی تم نے ہمیں دوست سے پہلے یہ پوچھا تھا
اہم مسلمان ہیں یا نہیں ؟

"یہ اس لیے نہیں پوچھا کر ان اڑاف میں مسلمان نہیں ملتے :
ہمیں دیکھو ہم سب مسلمان ہیں : انپکٹر کامران مرزا بل
ارے۔

"اوہ جو اچھا پھر تو ہم سے بڑی خلل ہوئی ۔ ڈاکو بولا۔
اگر مانتے ہو کہ خلل ہوئی ہے تو پھر اب اس س
بیٹے سے تو پر کرو آئینہ کبھی کسی کو نہ لوٹا۔ چاہے
اندر مسلم بھی کیوں نہ ہوں :

چہوں پر حیرت کے باہل تیر رہے گے :

"کی ہوا بہت جلد واپس آ گے جہاز کا رخ تو بدل
ہوتا محسوس نہیں ہوا ت

"یہی تو عجیب بات ہے :

"تلکری تم نے بھی کوئی عجیب بات محسوس کی آفتاب
نے فوراً کہا۔

"کی محسوس کیا ہے بھی ذرا ہم بھی تو سنیں :

"پڑی گوشش کے باوجود ہم اس کامنے نہیں مل سکے۔

"اوہ تو اچھا پھر اب کیا ہو گا ؟ انپکٹر کامران مرزا
سکرتے۔

"ہم کیا کہ سکتے ہیں یہ چکر سمجھ میں نہیں آیا :

"بلیط جاؤ اڑام سے آجائے گا چکر سمجھ میں یہ جہاز
ریبوت کمزوریل ہے :

"کیا کہا کیا ہے ؟

"کچھ فاسدے پر ایک بد جہاز موجود ہے اس جہاز پر سے
اس جہاز کو کمزوریل کیا جائے ہے اب جس طرف وہ لوگ ہیں
لے جانا چاہیں گے یہ جہاز صرف اسی محنت میں جائے گا :

"نہ نہیں وہ چلاتے۔

"اب تم وہ لوگ نہیں کرو یا ماں اس سے جہاز کا رخ تو ٹوٹے

وہ سوچ میں دُب گئے... لیکن میں سے ایک
نے کہا۔

”ہم ابھی فیصلہ نہیں کر سکتے.... یہ فیصلہ ہمارا سردار کر
سکتا ہے... اور سردار اس راز پر نہیں آ سکتا:
” ہم محاکمہ ہے....

میں اس وقت جہا بُری طرح الجھنے لگا.... ان سب
کے پاؤں آگھڑ گئے۔

وہ سب کے سب بے ذہنگے انہاں میں اور اور گرے،
اور زبردست ہچکرے کھا رہا تھا اور پالن پر کسی ہلکی سی
ٹن کی طرح اچھل رہا تھا.... اور یہ بات حدود بے حیثیت
نہ تھی.... اس یہے کو سمندر میں طوفان نہیں تھا.... سمندر ہے
اپنے پسکون تھا....

”یر... یہ کیا ہو رہا ہے: ایک ٹاکو نے لرتوں کا فائز
نام۔

ٹائیڈ غایبانہ طوفان آگیا ہے: آفتاب بڑھا یا۔
نیباڈ طوفان.... یہ کیا ہوتا ہے: ذہت نے ۱

نہیں.... بس نظر نہیں آئات آفتاب نے مت پڑی۔
نہیں اپنی منزل کا پتا ہے.... اس طوفان کے باعث

"اوہو... وہ دیکھیے.... ایک جہاز.... اس طرف سے آ
 رہا ہے.... ہم اس پر سوار ہو کر کہیں نہ کہیں پہنچ
 سکتے ہیں"۔
 "کام! آ تو رہا ہے.... اور آ بھی اس طرف سے رہا
 ہے.... جس طرف ہم جا رہے ہیں"۔
 "چلو کم از کم ہیں یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ
 کس طرف سے آتے ہیں"۔ اپنکر کامران مرزا بولے۔
 اور پھر ندوں جہاز نزدیک آگئے۔ وہ کوئی مسافر
 جہاز نہ تھا.... اس کے عرشے پر سینکڑوں مسافر کھڑے ان
 کی طرف حرمت بھری ندوں سے دیکھ رہے تھے....
 "تم لوگ کام جا رہے ہو.... یہ کس لمحہ کا جہاز ہے؟"
 اس جہاز کے کپتان نے لاٹ پیکر پر کہا
 "ہیں نہیں معلوم"۔ اپنکر کامران مرزانے کا۔
 "کیا مطلب ہے؟"
 "یوں بھج ہیں.... ہم سمندر میں راست کھو چکے ہیں"۔
 "کیوں.... کیا تھا اسے ساتھ جہاز کا کپتان نہیں ہے؟"
 "نہیں.... جہاز بغیر کپتان کے ہے..."۔
 "تم لوگ کیا چاہتے ہو؟"
 "آپ ہیں اپنے جہاز پر سوار کر رہیں.... آپ جا کس

میں کچھ افدا نہ... ہم اس وقت کس قدر بے بس ہیں :
 "بے بس تو ہم پہلے بھی تھے.... اسان تو بے بس ہے"۔
 اختیار تو مرث اللہ تعالیٰ کا ہے:
 "ہم گھر سے بچلے تھے.... یہ معلوم کرنے کے لیے کہیں کام
 ہیں کیا بتانا چاہتا تھا.... لیکن اب ہیں یہ سچ معلوم نہیں
 کہ ہم دنیا کے کس حصے میں ہیں۔ اپنے لمحہ سے کتنے
 فاصلے پر ہیں اور ہم کس طرف جا رہے ہیں.... ہمارے پارولہ
 طرف سوائے سندھ کے اور کچھ نہیں ہے"۔
 "ہاں واقعی.... لیکن ہاں سے پاس اب بھی اللہ کا سارا بود
 ہے.... ہم اللہ تعالیٰ سے دعا تو کر ہی سکتے ہیں"۔ اللہ
 تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہیں تا۔
 "ہاں باصلی؟"

ان کے پاپتو دھماکے پر اٹا گئے۔ وہ اٹا نہیں
 لکھتے۔ ہم پیش ہوئے تھے.... اس پر کہ جونی اللہ گے
 پڑتے.... چنانچہ دعا بھی پیش کرنے لگے.... اپنک جہاز
 پر سکون ہو گیا۔
 "شکر ہے خدا کا.... اس نظر نہ آنے والے طوفان سے
 تو نجات ملی"۔

طرف رہے ہیں۔

• سعودی عرب:

• یہ تو بہت اچھی بات ہے... آپ میں بھی دیکھ لے پہنچنے، وہاں سے رہائے یہے اپنے ملک پہنچا آسان کام ہو گا۔ انپریور کامران مرزا نے خوش ہو کر کہا۔

• بہت خوب! ہم تم لوگوں کو کے جا سکتے ہیں.... لیکن سعودی حکام سے آپ خود بیٹھیں گے.... وہ بہت سخت ہیں.... بغیر کاغذات کے تم لوگوں کو میں اترنے دیں گے جہاز پر سے ہی واپس دیں گے:

• آپ ملک نہ کریں.... وہ ہمین واپس نہیں بھیج سکیں گے۔ ان کی حکومت کا ہماری حکومت سے بہت قریبی تعلق ہے۔ اچھا... آپ لوگوں کا تعین کس ملک سے ہے:

• پاک لینڈ سے:

• اور اچھا... تعلق تو ہمارا بھی ایک اسلامی ملک سے ہی ہے... شیر... ہم شیرخی ملکا رہے ہیں.... آپ وکل آہامیں، لیکن.... اس چہاز کا کیا کریں.... آخر: کس کا ہے:

• پتا نہیں....

• یہ کیسے ہو سکت ہے کہ آپ کو اس کے باسے!

..... کچھ پتا نہ ہو۔
• ہم آپ کو اپنی کمائی مخفی طور پر سنا دیتے ہیں:
• یہ کر کر انھوں نے کمائی تا وہ.... کپتان ان کے
ماہش ہوتے پر بولا:
• جیک ہے... آپ لوگ آجایش.... اس جہاز کو ہم
سندھ میں ہی پھر دیتے ہیں:
• بہت بہت شکریہ.... ہم بھی ہی چاہتے ہیں:
ان کے یہے شہری دلکاری کی... وہ سب ایک
ایک کر کے اس جہاز پر آئے۔ اس دوران جہاز چلتے بھی
ہے بھی... اس یہے کہ ان کا جہاز تو رک نہیں رہا تھا....
آنکے والے جہاز کو اپنا رٹ تبدیل کر کے اس کے ساتھ سا
پنا پڑا تھا.... اور جب سب لوگ اس پر سورا پوچھے
کپتان نے اس کا بُٹھ تبدیل کرنا چاہا.... اچانک اس
وقت زندہ کوڑا میں کہا:
• اس سے... پس... یہ کیا ہے?
• کیا پڑا ہے?
• جہاز واپس نہیں ملا رہا.... بلکہ جس طرف سے ہم آ
ہی... اسی طرف جا رہا ہے۔
• کوڑا آپ اس کا رٹ تبدیل کرنا چاہتے ہیں، لیکن

کا رُخ تبدیل نہیں ہو رہا۔
ہاں باکل = اس نے کا۔

وہ کچھ ہو سکتا ہے اس جہاز کے بارے میں تو کہا
جا سکتا ہے کہ یہ پیوٹ کنزول جہاز ہے اور کوئی کسی
قدر فاسدے سے اسے کنزول کر دلا ہے ... لیکن آپ کا جہاز
اس کے کنزول میں کس طرح آ سکتا ہے انھوں نے کہا۔
” یہ بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آئی اور میری بھی
کیا ہیاں موجود سب لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی :
” غیر ... ہم ایک بجڑے کرتے ہیں ... والپیں اپنے جہاز میں
پیٹے جاتے ہیں اس کے بعد آپ رُخ تبدیل کرنے کی کوشش
کے لئے کامیاب ہو گئے : یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں :

” ابھی بات ہے : یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں :
اور وہ والپیں اپنے جہاز پر آگے ، اب کپتان نے
جہاز کا رُخ تبدیل کیا تو اس کا رُخ انسانی سے تبدیل ہو گی۔

” وہاں ! اب یہ میرے کنزول میں ہے :
” سچا ہے ... ہم سمجھ گئے ... آپ جا سکتے ہیں : انپر
کامران مرزا نے مسکرا کر کہا

” کیا سمجھ گئے :
” یہ جہاز ہمیں جس جگہ نے جانا چاہتا ہے ... لے جاؤ

رہے گا آپ لوگ بائیں ہماری وجہ سے آپ نے
بہت زحمت کی اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔
” شکریہ :

” اور جہاز ان کے پاس سے نکلتا چلا گیا اب
وہ بھر آگئے جا رہے تھے انھیں اپنی منزل کا کوئی
پنا نہیں تھا لیکن وہ کیا کر سکتے تھے ... مجبور تھے ...
کوئی انھیں کھٹکی کی طرح سچا رہا تھا اور وہ نایاب
رہے تھے۔

” ہمارے ساتھ تم لوگ بھی پھنس گئے ... انپر کامران مرزا
نے دس لاکوٹن کی طرف دیکھا۔

” ہمارے لائپ کی سڑا میں مل ہے : ان میں سے ایک
نے کہا۔

” ہم سجھوں گے ... ایک تجربہ ہم کر سکتے تھے ... انپر
کامران مرزا بولے۔

” تم دس اس جہاز پر رک جائتے اور پھر جہاز کا رُخ ہوڑ
کر دیکھا جاتا ... اس طرح کم از کم تم دس تو جاہی سکتے
تھے ان لوگوں کو عرضی صرفت ہم سے ہے تم سے
نہیں ...

”خیر... کسی اور جہاز سے ملاقات ہوئی تو ہم بے تحریر بھی کریں گے: ایک ڈاک نے کہا۔

ان کا سفر جاری رہا.... ان رات گزرتے رہے۔
جہاز پر کھانے پینے کی چیزوں کی کوئی کمی نہیں... اور
ایک دن ایک اور جہاز آتا تقریباً ...

تو دیکھ آئے پر اپنکو کامران مرزا نے اس کے پہنچ سے بھی فریاد ہی باقی کیں اور اس طرف وہ ان دی ڈاکوں کو اپنے جہاز پر سوار کرنے کے لیے تیار ہو گی۔ ... بلکہ شروع میں تو انھوں نے بھی اس پر سوار ہو کر دیکھا۔ ... لیکن وہی پسلے والی بات ہوئی... اور انھیں واپس اپنے جہاز پر آنا پڑا۔ ... اب ڈاک اس جہاز پر رہ گئے۔

تم راگ اب یا اور باعثت پیش انتیار کرو گے... جنگ بے: اپنکو کامران مرزا نے رخصت ہوتے وقت ان سے کہا۔

”اُن بھم وعدے کرتے ہیں: اور جہاز آگے بلاع دیکھا۔ ... اب اس نے آگے بڑھنے سے انکار نہیں کیا تھا۔

”پلے ان بے چاروں کو تو منزل مل جائے گی: ”

”یہ بھی اچھا ہوا.... جہاز ایک مسلمان ملک میں جا رہا ہے.... اور آپ نے جو رقص انھیں دیا ہے.... اس کا وجہ

سے انھیں گرفتار نہیں کیا جائے گا: ”
”اُن: کوئی شخص اگر خود جرم کی نسبتگی بھولنا چاہے،
تو اس کی ہر لمحہ مدد کرنا چاہیے۔ جب کہ ایسا ہونا نہیں،
بہت اس کے لئے ہے، ایک شخص جرم چھیننا چاہتا ہے۔
لیکن کوئی اس کی مدد نہیں کرتا اور وہ جرم کی دلدوں میں دھنست
پلا جاتا ہے: ”

”بھی اُن: یہ تو ہے... لیکن اب ہمارا کیا ہے گا... ہم
بھی تو سند کی دلکشی میں دھنے جا رہے ہیں: ”
”بھی فکر کی کیا صورت ہے... یہ جہاز آخر ہمیں کمیں
نہیں تو سے جاتے گا... جو صاحب ہمیں سے جا رہے ہیں،
اُنکسی پروگرام کے تحت ہی لے جا رہے ہیں... بلا درج
تو سے جا نہیں رہے: ”

”ہمیں.... بات تو تھیک ہے... ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے اس جہاز کو کنزروں کرنے والا بھی اُس پاں ہی کسی
جہاز پر موجود ہے.... کیوں نہ یہم جہاز کے اوپر تک چڑھو کر
پاروں طوف دیکھیں: ”

”فراور... کیوں نہیں... ابھی ترکیب ہے:
آفتاب نگر والے بانی پر چڑھتا چلا گیا.... یہاں
تل کر اس کے اوپر والے سرے تک پہنچ گیا.... اور پھر

وہ پڑا اٹھا:

"وہ مارا....

اس طرح ہمارے پیچے ایک چہاز موجود ہے:

مکتے فاسدے پر: انپر کامران مرزا پر جوش افواز میں

بولے۔

"خاطر زیادہ نہیں ہے... ہم تیر کر اس تک جا سکتے ہیں.... بلکہ اگر ہم مندر میں کوہ جائیں... تو چہاز تو خود ہم تک پہنچ جائے گا... کیوں کہ اس سیدھ پیں چلا آ رہا ہے: "تلکری آفتاب! تم پیچے آ جاؤ... کچھ ذکر نہ سے کچھ کروزنا بہتر ہے: انہوں نے پر عزم نہیں میں کہا۔

"جی.... کیا مطلب انگلیں... آپ کیا کرنا چاہتے ہیں:

"صرف میں اس چہاز تک جاؤں گا.... تم لوگ اس جملہ پر دہو گے۔

"یہ.... یہ آپ کیا کر رہے ہیں... آپ کے بینر قدمیں اس چہاز پر بہت خوف محسوس ہو گا۔

"صحی میں جلد وٹ اول کا... تم نکلنے کر دے.... شاید اس طرح ہم آزادی حاصل کر سکیں:

"اچھی بات ہے... آپ کی مرمنی: وہ بولے

اور پھر انپر کامران مرزا نے پانی میں چلا گکھ لگا

دی....

"چہاز کو نہیں گیا... بل ملا ہے نا:

"ماں انگلیں... بل ملا ہے:

"بہت خوب! اس کا مطلب ہے... یا تو میرے کو دنے کا

اے پتا نہیں چلا... یا پھر ہمارے مندر میں کوئی سے

چہاز نہیں رک سکتا:

"آپ جلد از جلد آنے کی کوشش کیجیے گا انھیں... ہم بہت

پریشان رہیں گے:

"پریشان رہنے کی بجائے تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا:

انہوں نے کہا اور تیزی سے مخلات مت میں تیرتے گئے...

وہ کل نظریں سائیہ تھیں جنہیں آخر آدم کھنڈ تک تیرنے کے

لہر چہاز آتھیں نظر آ گیا... ایسے انہوں نے پانی میں خون

لکھا اور پنجھے ہیں پنجھے بلکہ کافی نہیں گئے... یہاں تک کہ وہ

اس چہاز کے پہلی درت ہو گئے... پھر پانی میں تیرتے

نہیں ہوتے.... انہوں نے چہاز کی سیڑھی تلاش کی اور آخر چہاز

کے عرش پر پہنچ گئے...

انہوں نے چاروں طرف دیکھا... چہاز پر اخین کوئی

بھی نظر نہ آیا... آپ وہ دیے پاؤں انہیں دم کی طرف بڑھتے

ان دم میں کوئی موجود تھا... اور شاہد ان کی آمد سے باکل

بے غیر عطا... وہ دیے پاؤں اندر داخل ہو گئے... انہیں

لہذا آپ کو اس جگہ بیسے ہاتے کا پر دو گرام بنانا پڑا۔ جہاں آپ تو کسی سے کچھ پوچھ لٹکیں۔ نہ کسی کو کچھ بتا سکیں۔ اور وہ بگر کون سی ہے۔ بہت جلد معلوم کریں گے۔ اب اپ فرداً اپنے جہاز پر پلے جائیں۔ درہ پھر نہ کیجئے کہ کیا نہ کیجئے کہ۔

ان دو گوں کو آپ کی عدم موجودگی میں کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے۔۔۔ یہ سمجھ دے۔۔۔ کسی بھی وقت بھری ڈاکوں سے اس طبق پلا کتا ہے۔۔۔ عطا کر پسلے پڑا چکا ہے۔۔۔ جیک ہے۔۔۔ میں واپس جلا جانا ہوں۔۔۔ لیکن یہ تو بتا دیں، اب ہمیں کہاں لے جانا پاہتے ہیں۔۔۔ ایک ایسی جگہ۔۔۔ جہاں سے آپ ہماری مرمنی کے بغیر واپس نہیں آ سکیں گے۔۔۔ اور آپ واپس آ جائیں۔۔۔ یہ ہم چاہیں لے نہیں۔۔۔ آپ کا مطلب ہے۔۔۔ ہم اب کہیں واپس نہیں آ سکیں گے۔۔۔

اہن ہیں بات ہے۔۔۔ اللہ اپنا رحم ذمانتے۔۔۔ آپ کس ملک کے ہے کام کر رہے ہیں۔۔۔

رم میں موجود شخص کی نظریں سانے بھی تھیں۔۔۔ سانے میں ایک بھین کی سکون پر ان کا جہاد نظر آ رہا تھا۔۔۔ گواہ ان کے جہاد کو برا بر نظر میں رکھنے ہوئے تھے، میں یہ تصور اتنی چھوٹی تھی کہ اپنی کو دستے ہوئے وہ نہیں دیکھ سکا ہو گا۔۔۔

”سو سترہ“ پر سکون آواز میں بوئے۔

”اس بندی طرح اچھا کر اس کا سر اجنبِ روم کی دیوار سے تحریکیا اور وہ دھرم سے بخے گرا۔

ایسی بھی کیا بدھوی۔۔۔

تت۔۔۔ تتم۔۔۔ ان پکڑ کاران مڑا اور سیاہ ہلکا ہلکا ہے۔۔۔ میں سیال۔۔۔ یہ جان کر خوش ہو چکا تھا مجھے بیکارتے ہوئے۔۔۔

ہلکا بیچھاتا ہوں۔۔۔ حیرت اس بات پر ہوئی کہ اس جہاد سے اتر کر آپ سیال ملک کیے آگئے۔۔۔ میں دیکھ رہی میں سکا۔۔۔

”تصور جدت چھوٹی ہے تا۔۔۔“

”ہلکا شاید اسی یہے۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔

”یہ سب چکر کیا ہے۔۔۔“

”آپ جیسی گوم کا ناز جاننے کے بیچے پڑے ہوئے تھے۔۔۔“

۔ پر بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے :

۔ پوچھنے کی بات پھر کون سی ہے.... یہ بتا دیں میں وہ پوچھوں گا۔

۔ کوئی بات بھی نہیں : اس نے مسکرا کر کہا۔

۔ اس طرح تو میں واپس اپنے چماز پر نہیں جاؤں گا۔ اور یہ چماز اپنے کٹڑوں میں لے گوں گا....

۔ میں آپ یہ بات اس بے کر رہے ہیں کہ میں آپ کو یہاں باشکل آکیلا نظر آ رہا ہوں :

۔ تو کی یہاں اور بھی لوگ ہیں :

۔ میں یا نہیں ہیں آپ اس چماز پر قبضہ نہیں کر سکتے :

۔ ایسی بھی کیا بات ہے :

۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے اس کے سر پر ایک مٹا جڑ دیا۔ یہ

۔ وہ اکٹ کر گرا.... اور پھر نہ اکٹ سکا.... انکھوں کا مرن
مزا اُجھن روم میں داخل ہوئے.... انہوں نے آلات کا جانہ
یا.... آپ انھیں اگلے چماز کو دیکھا تھا.... تاکہ یہ چماز اس تک
ہٹنے جائے.... وہ آلات سے ہٹکتا تھے بے اور سکریں پر اس
چماز کو بھی دیکھتے رہے.... میں اگلا چماز نہ لگا.... آپ
آن کی پرہشی میں بست احتفاظ ہو گیا....
آخر انھیں اس کا خیال آیا..... جس کو مٹا دار کر لیے ہوئے
گردیا تھا.... اس کے پاس بیٹھ کر اسے ہوش میں لانے کی
اُنھیں شروع کیں... جوئی ان نے آنھیں کھو لیں ، وہ
ایسے۔

۔ جسی معاف کرنا.... مٹا فرا زور سے لگ گیا....
۔ میں آپ کو مزا جھکھاؤں گا: اس نے غرّ کر کہا۔

اور کام نہیں جا سکتا :
یہ کیسے ہو سکتا ہے ... جب کنڑوں پیمان سے کیا جا رہا
ہے تو پیمان روکا بھی جا سکتا ہے :

نہیں ... اس کا انتظار پہلے بھی کر دیا گیا تھا۔ اور اس
پیمان کے پیش نظر کیا گی تھا کہ نہیں آپ وہی میں سے کون
کی جزاں سمجھ نہ پہنچ جائے :

ہمودی ! اب پھر کنڑوں کرنے کی کیا ضرورت :

یہ جہاز ایک خاص صفت میں سفر کرتا رہے گا۔۔۔ بالکل
اسی صفت میں آپ کے والا جہاز کرے گا۔۔۔ صرف آپ کے
جہاز پر بھی یہ کام کیا جا سکتا تھا، لیکن پھر مجھے وہاں چھوٹنا
پڑا ... اور آپ وہی مجھے راستے سے ہٹا کر رہے تھے ... جب
کوئی وجہ سے اخیں پل پل کی خبریں مل رہی ہیں :-
اوه ... اچھا ... لیکن آپ کو تو راستے سے ہم اب بھی ٹھانے
کے قابل ہو گئے ہیں۔

اس کا صرف امکان تھا ... لیکن ایک جہاز کی صفت میں
ایسا ضرور ہی ہوتا ہے اس نے کہا۔

اگر آپ پچ کرو رہے ہیں تو پھر اس کا مطلب صاف ہے ...
کہ ہم ہر حال میں اس جگہ پہنچیں گے ... جہاں وہ
لما پاہستے ہیں:-

ہاں ہاں آپ ایسا ضرور کیجیے گا ... لیکن پہلے ایک کام
کر دیں : یہ کہ کہ افسوس نہ پسول اس کی کہ پہنچ سے کا
دیا -

کیا مطلب ! یہ کیا ہے ؟

اگر آپ نے وہ کام نہ کیا تو میں آپ کے مقام میں
صرف ایک سورانگ کر دوں گا ... تاکہ ہوا آتی جاتی رہے:-

نہ نہیں ... آپ ایسا نہیں کر سکیں گے :-

لیکن نہیں کر سکوں گا ... پہ بھی تو بتاؤ تھا۔

اگر آپ کو کون بتائے گا ... کہ آپ کو کیسی کرنا ہے اور
کی نہیں :-

اچھی بات ہے ... پہلے تو آپ اتنا کریں کہ اگلے جہاز
کو فوراً روک دیں :-

اب سمجھا ... آپ ایسا نہیں کر سکے ... اس یہے مجھے
بہوش میں لانا پڑتا :-

چلیے بھی سمجھ لیں :-

ہمودی ! لیکن مجھے افسوس ہے :-

افسوس کس بات کا

اگلا جہاز تک نہیں سکتا ... میں اسے روک نہیں سکی
اے اس جہاز کے ذریعے کنڑوں ضرور کیا جا رہا ہے ... میر

تیرتے ہوئے وہ اپنے جہاز پر پہنچے...
کیا رہا دامان نہ آفتاب نے یہ تابان امماز میں کہا
پہنچے یہ بتاؤ... جہاز عبوری دیر کے یہے رکا تھا یا شیشیں؟
بی جاں... جوئی آپ نے جہاز کی شیرخی پر قدم لکھا...
میں:

پہنچنے کا ہے:

میں ٹھیک ہے:
یہ کر کر انہوں نے ساری بات انھیں سادھی... پھر

اپ تم بتاؤ... تم کیا چاہتے ہوئے
بخارے چاہئے سے بھلا کیا ہوتا ہے:
ہم زیادہ سے زیادہ ایک کام کر سکتے ہیں... اور وہ یہ کہ
لند میں اس جگہ ملک جائیں...
یکن لک کر کریں گے کی... اس سے تو یہی بہتر ہے...
ہاں وہ ہمیں بیخنا چاہتا ہے... پڑے جائیں - ذرا دیکھیں تو
ہی... وہ کون سی جگہ ہے:
ہاں ٹھیک ہے...:

اور پھر ان کا سفر درستھے تک جاری رہا... وہ
اس بود کرنے والے سفر سے بڑی طرح تنگ آگئے... کیں
کہیں کیں لکھتے تھے... آخر سو ہوئی دن جہاز ایک دیلن سال
ہوئی:

باخل ٹھیک نہیں پر پہنچے آپ: اس نے خوش ہو کر کہا
میں بھی بات ہے... ہم پڑے جاتے ہیں - دیکھی جائے گا، میں
آپ یہ قو بنائے ہیں کہ آپ کس ملک کے یہے کام کر بہت
میں:

افتراج کے یہے: اس نے کہا۔

بہت تحب ایسا امماز بھی یہی تھا... اب یہ بتا دیں ا
نظامیہ ہم سے اس جگہ کیا کام دینا پاہتا ہے:

یہ بھے معلوم نہیں... وہاں پہنچ کر آپ دوں سے بات
کی جائے گی:

ہمیں! اچھا..... تو پھر میں اپنے جہاز پر چلتا ہوں...
آپ اس جہاز کو دوک تو سکتے ہیں تماں:

ہیں: رونک سکتا ہوں.... اس طرح اگلا جہاز بھی بنتے گا:
یہی میں پاہتا ہوں.... کیونکہ اس طرح بھے کم وقت کے
لیے تیرتا پڑے گا:

اچھی بات ہے... اگرچہ آپ نے میرے ساتھ اچھا سوک نہیں
کیا: اس نے منز بنائے کہا.

میں معافی چاہتا ہوں:
ٹھیک ہے... آپ کو جائیں... میں جہاز کو دوک دا
ہوں:

”ابھی بات ہے: میں بچے اتر آتا ہوں:

”یہ کہ اس نے چھلانگ لگا دی اور ساحل پر پڑا
لیکن... اپنے کامران مرزا پانی میں اترے اور اس جہاز پر
بچاؤ کئے... باقیوں نے بھی ان کا ساتھ دیا... وہ بہت
دیر تک یہ کوشش کرتے رہے کہ جہاز کو وہاں سے واپس لے
باشیں، لیکن ایسا کرنا نکلے... اپنے جہاز کو بھی واپس نہ
کی انہوں نے کوششیں کیں... لیکن اس میں بھی کامیاب نہ
ہو سکے.... آخر اپنے کامران مرزا بوسے:
”کم از کم ہم اتنا کر سکتے ہیں کہ آپ کو بھی اپنے ساتھ
لکھیں:

”ضرور کر سکتے ہیں... آپ کی مریضی... میں کیا کر سکت ہوں
اُس نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

”لیکن اس صورت میں بھی جہاز یہاں سے پڑے جائیں گے:
”بلیں! یہ یہاں صرف پندرہ منٹ تک رکیں گے... تاکہ آپ
اُس سماں تک میں اس کاٹھنے پڑنے کی چیزیں بھی تکمیل میں
ہوں۔ اُنہوں نے جہاز یہاں سے پڑے جائیں گے:
”بے کچھ اور لوگوں کو لانے کے لیے... یہی بات ہے:“
”بھر کر کامران مرزا نے کہا۔

”خود ہی میں... اب واپس باکر بچے کیا حکم طا ہے،

”سماں پر کافی جہاز آ کر نہ رکا ہو...
کیا ہیں یہاں اترنا ہے: آمد بولا۔
”ہاں شاید... وہی آ کر جائے گا:“
”وہ اب زدیک کیوں آنے لگا...
”شاید... وہ آتے گا: اپنے کامران مرزا بوسے.
ان کا اندازہ درست نہیں... جلد ہی دوسرا جہاز آتا
نظر آیا... اس پر محمد اکرمی اس کے عرش پر بھڑا ان کی
طرف دیکھ رہا تھا، زدیک پہنچ کر اس نے کہا۔
”آپ لوگوں کو بس بیس آنا تھا... لہذا آپ جہاز سے
اتر جائیں...
”اور آپ:“

”میں واپس جاؤں گا:“
”اور اگر ہم آپ کو واپس نہ جاتے دیں؟“
”اس سے کوئی فرق نہیں پڑے جائے گا... آپ ان دو فل
جہازوں کو یہاں رونکنا پڑتا ہے ہیں... تاکہ واپسی کے سفر میں
کام آسکیں... لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا... یہ آپ سے
نہیں چلیں گے... اسے شاک کوشش کر کے دیکھو یہیں:
”میں کوشش کرنے کے ضرور دیکھوں گا: انہوں نے کہا۔

میں نہیں جانتا :
اچھی بات ہے ... آپ جو ہمارے ساتھ رہیں گے
میرا فریضہ ہے :
ان لوگوں کو معلوم تھا ... آپ بات کر سکتے ہیں :
وہ مسکرا جائے -
کیا مطلب ہے

لہذا ان لوگوں نے پڑھے ہی یہ انتظام کر دیا تھا کہ آپ
لوگ مجھے روک سکیں :

کیا مطلب ہے وہ چونکہ اُنھے -
آپ لوگ اگر مجھے پڑھے ساتھ رکھیں گے تو میں عصیت
جاوں گا اور آپ لوگوں کو بھو ساتھ شدید نقصان
پہنچانے گا :

بہت باریں گئے کیا مطلب کیا آپ غبارے میں جو
پڑھتے ہیں گے -

ہاں : میں غبارے کی طرف بہت بڑے جاؤں گا میرے
جسم کے اندر ایک بم فٹ ہے اور وہ بم ریبوٹ کر لے
ہے :

یاد کروں ماق کرتے ہیں :
آپ اس شیشے کی مدد سے وہ بم میرے جسم میں پکڑے

سلکتے ہیں ... اس نے جیب سے ایک عجیب سا شیشہ نکالا
کم از کم وہ عرصہ تو نہیں تھا
انپکٹر کامران مرزا نے شیشہ اس سے لے لیا -
یہاں ہے تم : اسی نے پیٹ پر ایک جگہ ہاتھ رکھا۔
امکنون نے اس خشے میں سے دیکھا ... واقعی دہان
بم نظر آیا -
کمال ہے ... ایک انسان کے جسم میں بم ... آفتاب
نے جیلان ہو کر کما -
ہاں : آپ آپ کی مرضی ہے مجھے یہاں روک لیں یا
جانے دیں ، آپ لوگوں کا فائدہ اس میں ہے کہ میں یہاں زہوں یہاں سے چلا جاؤں ... کیوں کہ یہاں رہنے کی صورت
میں میں آپ کے کسی کام تو نہیں سکوں گا ... پہنچنے پر
آپ کو بھی ساختھے میٹھوں گا :

اچھی بات ہے ... آپ با سکتے ہیں : انپکٹر کامران مرزا
ایسے ...
وہ اپنے دارے جہاز پر چلا گیا وہ ساحل پر
اڑ کئے ... امکنون نے اپنا سامان بھی آثار یا اور کھانے
پہنچنے کی چیزوں کے ڈبے بھی آثار بے ...
آثار پچکے جو آمدنا تھا

اے اے جامیں... لیکن کیا اے یہ جانا پسند کریں لے کر ہیں
یہاں کب تک رہنا ہوگا اور کیوں نہ
مجھے میں معلوم... یہ وہ لوگ چلتے ہیں... جو یہ سب
کر رہے ہیں :

مگر یہ حباب... اے تخریت نے جائیں۔

دوفن جلا سائل سے در بھوتے لگے.... وہ اپنیں اس
وقت تک دیکھتے رہے، جب تک کہ نظر دوفن سے اوچل نہ ہو گئے
پھر وہ اس جگہ کی طرف مرٹے... انھوں نے دیکھا... ہاں بے تکڑ
درخت تھے.... ان پر عسل بھی لگے ہوئے تھے۔ ناریل کی قسم
کے درخت....

یہ... یہ کون سی جگہ ہے: افتاب نے بکھلانے ہوئے اماز
میں کما۔

الذہبی کو معلوم ہے... سرم کی بافیں... اصفہن نے
سر و آہ بھری۔

درختوں سے پیا ایک سا جو جھلکتے ہے... خیر آیتے اسکے
پیٹتے ہیں... شاید آگے کچھ نہ چھانجاتے
مجھے تو ابا لگتا ہے... جسے یہاں درختوں کے سما کچھ نہیں
لے گا... اے اپ نے یہ عجیب بات محسوس نہیں کی... کہ ان درختوں
پر پرندے نہم کی کوئی چیز نہیں ہے... اس بات کا مطلب

ہے کہ یہ جگہ بالکل غیر آباد ہے... شاید انسان آج تک
اں غرف نہیں آیا:
ہوں ایسی محسوس ہو رہے... اور میں توف کہا رہا
ہوں:

توف کھاتے کی میں لیکے جو کوں... یہاں اور بخوبی چیزوں
پس... افتاب نے من بنایا۔

کھانے کے لیے تو ان درختوں کے عسل کافی ہیں... شاید ان
میں پانی بھی ہو... درخت یہاں پانی کی کوئی بیل نہ رہ ہوگی...
از باریں تو یہاں ہوتی ہوگی....

آگے آگے دیکھیے مذا ہے کیا: افتاب گلستانیا۔
وہ مکراتے ہوئے آگے بڑھتے لگے... اپنکے انپر
امران مرتز کے قدم رک گئے... ان کی انھوں میں جگد سی
رالی۔

بخار... بخار... دھنیواد... درختوں کی اوٹ نے و... درختوں
کے پیچے کچھ لوگ پیچے ہیں گھور رہے ہیں: انھوں نے دین
لے لیا ہے۔

یہ صرف اے کا خیال ہے... یا اے کو لیکن ہے:
مجھے یقین ہے: انھوں نے کہا۔
اوه... تب تو ہیں یو شیار ہو جانا چاہیے... لیکن یہاں

انسان کماں سے آگئے مخنوٹی دیر پہنچے تو ہم یہ سمجھتے ہے
جسے کہ اس طرف ہم سے پہنچے کوئی نہیں آیا۔
ایسا نکاح ہونا نے تو کی آذان منہ سے نکالی۔.....
مغرب میں فرم تو کی آذان ہماری اور پھر ان سب کے زر
سے ایک ساخت نکلا:

۴۰

جواب

14

خدا کا شکر ہے.... اس جھکل جیلان میں تو بھی خوش گواز تو سانی دی.... وہ بھی ایک بار نہیں... وہ تبارستہ، اپکر ان مرزا نے قدرے ملنے کو فراز میں لے لیا۔
بہت خوب... تو یہ آپ ہیں.... مسٹر علی خان کی
سانی۔

اُرے اُنکل سوزر علی خاں :-
اُرے سنا اُنکل اسپکھ کامران مزا فشوکی کی آواز سنائی ای۔
اور پھر تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف بے شمار
الزے نہتے۔۔۔ ایک دوسرے کے لگے لٹے اور باہم ٹانے کے
لودہ آئنے سامنے بھٹک گئے ۔۔۔

اپ لوگوں کو سماں دیکھے لگے صیرتِ مو رہی ہے
جف لا۔

اہ رہیں حرمت سے جی بند کر کچھ ہو رہا ہے : مکن بولا
 ملکیں یہ سب کیسے ہوگی کہیں ہم کوئی خواب
 تو نہیں دیکھ رہے :
 بھی نہیں یہ خواب نہیں ہے بلکہ ہم تو آپ کو
 لیک اور عجیب بات بتا سکتے ہیں :
 اور وہ کیا :
 ہم یہاں پہنچے جی ہے کچھے ہیں :
 کیا کہا اپنکر کامران مزنا ہیل پڑے۔
 ہاں : رہیں پہنچے جی یہاں لایا گی خطا
 بت تو ہیں آپ دوگوں کی کافی پہنچے سن لینی پاہے :
 ضرور کیوں نہیں : ہم اہد آپ کو کافی نہ نہیں یہ کیے
 ہو سکتا ہے ؟ شوکی نے خوش ہو کر کہا۔
 ملکی اس کے بعد آپ کو عجیب اپنی کافی سنا ہوگی :
 ضرور کیوں نہیں :
 اب شوکی نے ساری کافی تفصیل سے سنائی کھروں
 کی تعداد میں اس مخفق کی اس جگل کے اس پار اور برف کے
 بھی اس پار موجودگی کی کافی سن کر ان کی آنکھیں مارے حرمت
 اور خفت کے چھیل گئیں انھیں شوکی کی زبان پر
 یقین نہ آیا

عمر در آپ دوگوں نے خواب دیکھا ہو گا :
 نہیں آپ انہل منور علی خان سے پوچھ لیں
 یہ باصل درست کافی ہے اور اس میں قطعاً کوئی
 شک نہیں ہے :
 ہوں بغیر پہلے آپ بھاری کافی کن میں اس کے
 بعد ہم ویکھیں گے کہ کیا کرنا ہے : یہ کہ اپنکر کامران
 مزنا نے جیسی گوم سے شروع ہونے والی تمام رو راد کیا
 ہی اور آخر میں انھوں نے کہا۔
 ابھی تک ہم یہ صورم نہیں کر سکے کہ جیسی گوم میں کیا جانا
 پاہتا ہے اور آپکے میں ہم یہاں تک :
 دونوں پارٹیوں کے یہاں موجود ہوتے کام طلب یہ ہے کہ
 ہم ایک بھی کافی کے شکار ہیں :
 ہیں ! اس میں تو کوئی شک نہیں ملکی آپس میں ان کا
 کوئی تعقیق نظر نہیں آ رہا ہے کیوں کہ ہمارا سامنا تو اس
 مخفق سے ہوا ہی نہیں :
 بغیر سوال یہ ہے کہ ہم اب کیا کریں
 ایک اور سوال آخر قسمی پارٹی کافی ہے اور کیا
 بھی ہے :
 وہ دوگ اسی مخفق کے سلسلے میں اٹ رہے ہیں ہونے والی

کمال ہے... لاگوچے شوکی ستم، اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گئے ہو۔
لیکن مجھے بھی میں یقین نہیں تھا کہ اسی صفت نے کہاں
تک لاگا ہے، پر اس کے پار پہنچ کے جس تو اپنی آنکھوں سے
دیکھ کر یقین آجائے گا..... ملکر نہ کرو، شوکی تھے رہا۔

اس کا مطلب ہے۔ جس سے ہمیں لائپسٹ کے اس پاپ کو
تلاش کرنے پر کامنہ۔ شکلی سے، ایک بات تو بتا دیں لیکن ابھی۔
اوسمیہ ناکر بائپ کتنی دلچسپی پر تھا اور
اُن بحثیات میں متنے والیں علمدیر ہیں وہیں کی تھیں۔ اسی سر
اس پاپ میں انہوں کے بل ایجاد کر دیا گی جو سے تھے۔
گواہ کہ انکم پایا گرفت قرود نہیں ہے اور چاہتا۔
اور کس جگہ تھا۔۔۔ تم پتا ہیں سوکر کے۔
ہیں برف میں کونی نہیں تو گئی ہوئی ہے نہیں۔۔۔

ہیں لاقوای کافرنیس میں شرکت کے لیے پہنچنے ہونے نہیں
اب کہاں میں یہ ہمیں معلوم نہیں ہے تو کیسے کہا۔
غیر..... شاید اس بار تماری ان سے طاقت نہیں ہو سکے
گی اب یہم دونوں پارٹیوں کو مل کر آگے بڑھتا ہے
اور اس ملکہ سمجھنا ہے جان آپ لوگوں نے کھموں کی تعداد
میں مخفوق رکھی ہی: ایکٹر کامران مرزا نے یہ سوچی: میں
فوج سے بچے میں کہا۔

ن اور سکھیے پہنچے ہے جنکل عبور کرنا ہجوم کا نہ
ل احمد بنے لینا ضروری سامان احتساب اور میل پڑے
خیر ضروری سامان دیں چھوڑ دیا گیا۔ تین گھنٹے تک درجنوں کے
دوسریان مسخر کرنے کے بعد آخر کارہ وہ درجنوں کا سیدھا جنم ہو
گی اور پھر برف ہی برف نظر آنے لگی... زمین سے
لے کر اور آسان ہمک برف کی پامنہ مدد نگاہ تک امداد نظر

اُف مالک ... اس قدر یافت ... آن قاب نے خوف زدہ
امانی میں کھما۔

اور یہ بفت ایک میں تک بھیلی سیون ہے گلویا اپر
سے کر نجھے تک ایک میں برف ہی برف ہے
اور اس برف کے اس پار وہ جملوں آباد ہے :

گوہا بیس دور تک پائی فٹ اونچائی کا ذہن میں رکھ کر
پاپ کی تلاش میں نکلن ہو گا....

اس کے علاوہ اور کی ترکیب ہو سکتی ہے:

بھی نہیں.... یہاں دھوپ نظر نہیں آئی تھی: شوکی نے
لئی میں سر بلایا۔

امنون نے پاپ کی تلاش شروع کر دی.... جس کے
پاس جو بھی کھرچنے کے قابل چیز تھی.... باختہ میں نے کربن
پر رکھا تے ہوئے چلنے لگا.... امنون نے جس جگہ سے تلاش
شروع کی.... وہاں زین پر ایک شاخ گاؤ دی.... تاکہ یاد
ہے.... اور آگے بڑھنے پلے گئے.... بہت کا یہ سلسلہ تو
میلوں لمبا پھیلا ہوا تھا.... لہذا یہ کام کوئی آسان کام نہیں
نہیں تھا.... اس کام میں تو ان کی پوری عمر گور سکتی تھی....
وہ کی گئنے تک پڑتے رہے.... پھر ٹک کئے گئے....

میرا خیال ہے.... ہمیں سب سے پہلے رات بسر کرنے کی
بات سوچنی چاہیے.... اس قدر نرسد فضا میں ہم بستردیں کے
بیرونی طرح سو تکیں گے: انپکٹر کامران مزنا بولے۔

یہ بھی بہت تیرجا مسئلہ ہے.... منور علی خان بولے:
صرف ایک ہی طریقہ ہے.... فرحت نے کہا۔

اوفر وہ کیا....

شامیں کاٹ کر اپنے گرد ایک دائیہ بنایتے ہیں اور
شاخوں کو ہگ لگا دیتے ہیں۔ ان کی حوصلت میں ہم
بیکس گئے:

اسی جگہ اور ان حالات میں اس سے بیتھ ترکیب تو خیر
لئی ہو نہیں سکتی.... انپکٹر کامران مزنا نے خوش ہو کر کہا۔
امنون نے ایسا ہی کیا.... جہاں تک کام کر سکے
جی..... وہیں شامیں کاٹ کاٹ کر اپنے گرد اس کا بست پڑا
پر جاڑیوں کا لگا یا اور پھر اسے ہگ لگا دی۔ اس دارے
کے اندھہ دہ بیٹھ گئے.... اب امنون کوئی تاسیس سروی نہیں مل
تا تھی.... اس طرح امنون نے رات گزاری۔ دوسرے طح
ہ پر کام شروع کیا۔ میکن ہمراہ بھی گزر گیا۔ پاپ
ڈالا۔ دوسری رات بھی امنون نے اسی طرح گزاری۔ تیرتے
ہ پر کام شروع کیا۔ میکن ہمراہ بھی گزر گیا۔ پاپ نہ
..... دوسری رات بھی امنون نے اسی طرح گزاری۔
تیرتے دن امنون جمل کی طرف سے کچھ آوازیں سنائیں
ہیزت میں دھوب گئے۔ جمل میں کسی قسم کی آوازوں کا
جلایا کام تھا۔
یہ آوازیں سمجھ میں نہیں آئیں: رفتہ نے حیران ہو گکا۔

۶۲۸
اے نیکی نے مالکیا کا اگر پائیں۔
تم تو اس طرح کہ بند ہو جیسے تھی سبب اپنی تھماری کو
میں آپکی میں دُ افتاب نے من بنایا۔
زیمان پر بھی میں کرنے کے لیے رکھا ہی کیا ہے میں میں
سکراپلیز کے لیے رکھا ہی کیا ہے میں میں
پسے ان آوازیں کو دوچھر میں پیدا ہوئے
ہیں عینیک پسے
وہ چھلانگیں ہلا کر اگ کے دردابے سے مکمل اور
اویں آوازیں کی سوت میں دردابے
لی رات کا سکر قائم ہو گیا۔ جن اگ کے الاوے کے
دریمان سونپا سوت اچھا لگا۔ بھروسی بیان پیشیں آئیں اور
خچکتے ہجا گئے کام اسی نے رات کا
اگ کا مطلب ہے۔ یہ سہی میان کافی بہت اسی طبع
گزار کئے ہیں۔ اسی طبقہ میان کافی بہت اسی طبقہ
یہ میان وجب تک دوہے کا پاپ نہیں جایے۔
اپاپ تک میان کرنا سمجھوئے کے لحیر میں سے سونی تلاش
کرنے سے مشکل اگ رہا ہے۔
یہ کام شروع میں مشکل اسی طحا کرتا ہے میں بعد میں
یہ آسان لگے گے کہا تے افتاب سکراپلیز
مطلب یہ کہ ہم عادی ہو جائیں گے تلاش کرنے کے

- ۶۲۹ -
سچے ہے... یا میں کو ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
ماں دوست دوست دوست دوست دوست دوست دوست دوست
ساقی ز دی ۶۲۹ کو دلچسپی کریں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
اس آواز نے تجھے الجس میں اداں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
مرزا بوجے دادا ۶۲۹ کو دلچسپی کریں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
ہم ہیاں رک کر اس آواز کو سختے کی کوشش کرنے میں ہیں
کیا خیال رکھتے... ۶۲۹ کو دلچسپی کریں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
ہم ہیں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
لعلہ دست دک گئے... میں آواز پھر ساقی ز دی۔
ہم تو بھی دلبی پیلیں اور بربت میں ہوئے کا پاپ تلاش
کریں ۶۲۹ اعلیٰ نے تھک کر کہا ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
جی ہاں اور ہمارا ہیاں کام ہی کیا ہے۔ ۶۲۹ کی بھی ۶۲۹
ہوتا تو ہم تو بڑا ہو کر مر جاتے ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
مر جانے کے لیے بھی تو میں ہیاں چھوڑا گیا ہے۔ ۶۲۹ کو دلچسپی
وہ بانے کے لیے بڑے ہی سچے کہ پھر دی آواز
کو سمجھی۔ اس پار آواز صاف تھی جیوں لگتا ہوا۔ ۶۲۹ کی بنت
بھی مخلوق نے جب تھا میں کھینچا ہوا۔ ۶۲۹ کو دلچسپی
وہ کاپ گئے... مر گئے... ۶۲۹ کو دلچسپی کریں
اس قدر عجیب اور دشت ناک آواز ہم نے آئی سک نہیں
تھی۔ اپکڑ کامران مرزا بڑا ہے۔

۔ پڑھئے... آج کو سن لیں: شکل مسکرا دیا۔

انہوں نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ دوسرے دور
تک کچھ نظر نہ آیا۔ ہر طرف درخت تھے اور
بس... البتہ ساحل یہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔

۔ کیوں نہ ساحل تک ہو آئیں۔ ہو سکتا ہے۔ یہ آواز
کسی مندری جا فر کے سامنے لینے کی ہو۔ کیا خبر کوئی دہیل
کنارے پر آگئی ہو؟

۔ اوه دہیل۔ قمر نے باکل ٹھیک کیا۔ یہ آواز دہیل
کی ہی ہے:

۔ وہ ساحل کی طرف وڈنے لگے۔ یہاں تک
کہ رک گئے۔ ان کے سامنے ساحل پر ایک پمپار نہاد
ہو چکا تھا۔ انہوں نے اپنی نندگی میں اتنی بڑی دہیل
سمیں نہیں دیکھی تھی۔

۔ اُنکا ناک... تو ہم سب کو سامنے کے فیصلے
ابنی طرف کھینچ سکتی ہے۔ اس سے نزدیک ہرگز نہ ہونا
چاہیے... اُنپکڑ کامران حمزہ چلاتے۔

۔ وہ خوف زده سے چھپے ہٹنے لگے۔ ہمیں اس
وقت دہیل نے سامنے کھینچا۔ انہیں اپنے پاؤں اکھڑتے
مسوس ہوتے۔

۔ خبردار! درختوں کو پکڑ لو۔ درخت ہم کے پیش
کے پیش میں۔ اُنپکڑ کامران حمزہ چلاتے۔

۔ ان سب نے درختوں کو پکڑا یا۔ اس
ٹریخ ان سے پیش گئے ہیے درختوں کو گلے کا
رہے ہوں۔

۔ کے معصوم تھا ایک دن درختوں کو بھی گلے لانا
پڑے گا۔ آفتاب نے گلگانے کے اذاز میں کہا۔
۔ اے پیاری دہیل۔ اب تم مندر میں جلی
جاو۔ یہاں محترماً کوئی کام نہیں۔ اور ن محترماً
ہم سے کوئی دعویٰ ہے۔ مسکن نے اس سے درخواست
کی۔

۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ دہیل بہت بھروسی
ہے۔ اور اے سے بڑی بڑی مچھیاں کھاتے کو نہیں مل
سکیں۔ شاید مندر میں اس جگہ مچھیاں کم ہیں یا نہیں
ہیں۔ اور یہ دہیل بھول میں اصر نسل کی ہے۔
اب دلپی کی اے سمجھ نہیں سے اور بھوک نے اے
بدیشان کر رکھا ہے:

۔ تو کیوں نہ ہم درختوں کی شاخیں کاٹ کاٹ کر
اس کی طرف پہنچیں۔ شوک نے ترکیب بنائی۔

لَا يَرْجِعُ مَالُهُ إِلَيْهِ إِنَّمَا يَرْجِعُ مَالُهُ
إِلَى أَهْلِهِ إِنَّمَا يَرْجِعُ مَالُهُ إِلَى مَالِكِهِ

میں غلط نہیں کہ اپنی... کوئی پریز یا بڑی سے پہنچے اوری ہے۔ میر فرحت میں... تم دلخواہ اے تو یونہی مذاق میں ات کو اڑا دیتے ہیں۔ رفتہ نے بھڑک کر کہا۔

تم نے بالکل صحیح کہا رفتہ... باجھ کر مذاق میں آتا ہے کھٹی میں پڑتا ہے... اور اسی پر بھی نہیں... بات بے بات ہے پر لگ اڑانا بھی ان کے ہائی لامخہ کا حکیم ہے تے فرحت نے جل کر کہا۔

وہ لاملا ملے کے پانچ سالاں کی تھے۔
اس کی ترکیب ہن کرہیسے بیکس دیئے۔ عین اس
وقت مفت جاتی تھی، لاملا ملے کے پانچ سالاں کی تھیز
وہ رکھیں اور ہد و رجے بندی ہے۔ کیا جائز
کہ دیکھے۔ میاپ نے تبلک لہ کیا۔
لاملا ملے کے پانچ سالاں کی تھیز
کہ نہ ملے کے پانچ سالاں کی تھیز
رکھیں۔ وہ نہ ملے کے پانچ سالاں کی تھیز
کہ دیکھے۔ لاملا ملے کے پانچ سالاں کی تھیز

وَلِمَنْجُونْ سَبِيلْ بَلْ، ... — رَاهِيَة لِإِسْلَامْ يَا إِيمَانْ
لِلْمُؤْمِنْ تَلْهَى رَاهِيَة رَاهِيَة بَلْهَى ... ١٢٠
رَاهِيَة بَلْهَى لِلْمُؤْمِنْ تَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى ...
... — رَاهِيَة بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى ...
— ١٢١ رَاهِيَة بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى ...
بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى بَلْهَى

کوئی محاورہ بھے میں شامل ہونے سے وہ نہ جائے: امتحان
نے جل بھی کر کما۔

جو رہ گا ہے... وہ تم شامل کرو: آفیس بولا۔
آفرم تم لوگ شروع... شروع... شروع۔ المپکٹر کامران
مرزا شروع سے آگے کچھ نہ کر سکے۔

آپ کو کیا ہوا۔ سب کی حکایتی کیوں ایک لمحہ:
رفعت نے غلط نہیں کہا تھا۔ اس کی نظرِ دفعی بہم
بہ سے تیز ہے.... کوئی چیز تیر کی طرح یچھے آہی
ہے:

اوہ... کامران مرزا آپ نے کیا کہا۔۔۔ تیر کی طرح یچھے
آہی ہے.... لیکن تیر کی طرح چیزیں اور جا سکتی ہیں۔۔۔ دلیں
بائیں با عکتی ہیں۔۔۔ اور سے یچھے نہیں آ سکتیں۔۔۔ اس کے
یہ کوئی اور لفظ تلاش کرنا ہو گا: سور علی خان بوسے۔

اور اس کے یہ فرمودت ہو گی ایک عدد ڈکٹشی کی۔۔۔
لیکن ہم اس فرم کی معنات پر اور قرب کچھ ساختے لے آئے
ہیں۔۔۔ ڈکٹشی آج ایک نہیں لائے جوں گے:

”تیر... اپنے ایک چھوٹی کی ڈکٹشی بھی لے آیا کریں
کے... وہ دیکھیں... اب وہ چیز باکل صاف نظر آ رہی
ہے:“

* اور اوصریہ دہلی پہاڑ کی طرح جوں کی توں ہمارے سامنے
کھڑا ہے۔۔۔ اورے باپ رے۔۔۔ اگر اورے سے یچھے آئے
والی چیز سیدھی اس دہلی کے من میں چلی جائے تو کیا ہو گا:
آفتاب نے گھرائی ہوانی آواز میں کہا۔

”دہلی کو کہی مینے کچھ کھانے کی فرمودت نہیں ہے گی:
ایک طرف دہلی۔۔۔ دوسری طرف سے آتی ہوئی یہ چیز
تمیری طرف برفتہی برف۔۔۔ میرے مالک بائیں تو جائیں کہاں:
برفت کے اس پار:

”اسی کے یہے بھی دوسرے کے باسپ کی فرمودت ہے۔۔۔
اور وہ برف کے اندر نہ جانے کہاں چھپا ہوا ہے:
سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہے۔۔۔ اورے سے کیا بلا تازل
ہو رہی ہے۔۔۔ خوک بولا۔

* اورے۔۔۔ یہ تو وہ۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ آصف چلا گیا
اور: ہم نے کب کہا کہ یہ وہ نہیں ہے:
وہ۔۔۔ کون وہ۔۔۔ سمجھن بولا۔
۔۔۔ بھی وہی۔۔۔ مالک ڈوم۔۔۔ آصف نے کہا
۔۔۔ مالک ڈوم۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے:
۔۔۔ بھی میرے ذہن میں اس کا نام آگ کو نکل رہا ہے:
۔۔۔ ان دفعی۔۔۔ اس نام کو تو نکل نکل کر آنا چاہیے:

ایسے میں دہل تے سانس کھینچن شروع کی..... ان کے قدم
گھے اکھرنے.....

اڑے اڑے..... اس طرح کیوں گھسٹ رہے یو جھاتی
خارق لے گھر کر کما..... جو اس وقت افتاب سے گھے میں رہا
تھا۔

میں نہیں تو..... میں نے تو نصیل بالکل بھی نہیں گھسٹا۔
بڑے تو اپنے قدم اکھڑ رہے ہیں۔ افتاب نے خود کما۔
تو ان سے کہوتا..... میغیلی سے بے بیس: فاعق نے
ز بنایا۔

میغیلی سے بے بیس: رہو بھی۔

دہل سانس لے رہی ہے..... فوراً درختوں کو پھرہ کوئی نیکو
کام مرزا نے چلا کر کما۔

دہل..... یہ دہل بہاں کہاں سے آگئی: فاعق نے صرف
نہ انداز میں کما۔

ایار تم آنکھیں راک ڈھم میں تو نہیں چھوڑ آتے۔ یہ
سامن پر کیا چیز نظر آ رہی ہے:

اڑے یہ..... یہ تو چنان ہے.....

ون..... یہ دہل ہے..... دہل:

اڑے باپ رے..... اگر یہ زمیں پر آگئی تو کیا

افتاب نے مت بنایا۔
ہاں واقعی..... اس کا ہم بے راک ڈھم: اسے چلا کر کما۔

بہت خوب آجھت..... دہل کے ڈھم ہی چھے ہے۔

ایسی دیر میں راک ڈھم بہت نزدیک آگئی۔ اب
وہ بخشن صفات دھکاتی ہے یہ مخالف اور ہمچھت بھیجنے
نظریں سے اس کو چھے آئے دیکھ رہے تھے۔

اچاکب راک ڈھم کو امکس نہ بہست جھٹکا لگا۔
اخنوں نے اس جھٹکے کو صاف طور پر موس کا اور جھم دہ

زمیں پر آگئے۔ زمیں پر لگتے ہی اسے اکٹھ جھٹکا اور
لگا اور اس کا دروازہ سمل گیا۔

ہمیں بیسہ ڈھم کیا دیکھ رہے ہیں۔ آنکھیں بلند آغاز میں
چھا۔

خدا کی قدرت پر خارق کی آوانگوئی۔ ساختہ ہی اس

نے راک ڈھم سے شیخے جھلانگ لکا دی۔ اگرچہ اس کی
یہ ریکھ خود خود پیچے لکھ گئی تھی اور وہ اس کے ذریعے
پیچے آکتا تھا۔ لیکن اب اس سے اتنا انتظار کہاں..... ہو

سکتا تھا۔ اور پھر تو سمجھی نے پیچے جھلانگ میں لگا دیں۔

یہ ریکھ کے ذریعے صرف پیدا فیض داد دے اترے۔ اور پھر دہ
سب ایک درے سے گلے ٹھٹے لگے۔

جس کی وجہ سے اس کا دہل کا دیکھا نہیں۔

ہو گا:-
• نہیں..... یہ پان سے زمین پر نہیں آسکتی میکن ہیں
سائنس کے ذریعے کچھ مزدود سکتی ہے اور اگر ہم کسی چیز کو پکڑ
نہیں تو کسی ملکے کی طرح اڑ کر اس کے من میں جا گئی
گے، اور یہ کے لیے تو میری دار الحجہ بھی
لیکن نہیں ہوئی :- فاروق بولا۔

• صحیح اس قدر خوفناک باتیں تو نہ کریں دہلی بُنا مان جائے
گی :- مکھن نے جھرا کر گما۔

• لو اپنیں دہلی کے بڑے باتیں کی پڑی ہے
• کسی نہ کسی چیز کی تو پڑی ہی ہوں چاہیے صحت کے
لیے بہت ضروری ہے:-

• میرا خیال ہے ہمیں اس دہلی کو بھول کر اپنی منزل کا
ٹران بڑھانا چاہیے اور ایک دوسرے کی کمانی سنتی چاہیے ...
اپکردہ جشید نے بُنا سامنہ بنایا۔

میں اس وقت راک ڈوم سے ایسی آواز آئی ہے
کسی راک کے چھوٹے جانے کے وقت آتی ہے وہ جو کد
کر اس کی طرف مڑے، یکوئی اس کو تو وہ بھول ہی گئے تھے۔
اپس میں ملنے کے چکر میں۔

• ارسے یہ تو اور اچھا رہا ہے:- فرزانہ چلائی۔

• جاتی راک ڈوم ایسی بھی کیا ہے دفاتری ہمیں بھروسہ کر
بارہے ہیں اب ہم واپس کس طرح جائیں گے:- فاروق نے
وہ کھلا کر گما۔

• پاگل تو نہیں ہو گے ... راک ڈوم عماری کو لے گا
لیکن آفتاب نے جتنا کر گما۔

• تو پھر تم اسے پکارو ... شاید عماری کو لے ... فار
رو چو ... ہم بہاں سے واپس کس طرح جائیں گے:-

• اتنے بہت سے افزاد تو خیر دیے بھی راک ڈوم میں نہیں
ایش گے:-

• صحیح اس بات کی فکر بھروسہ ... کہ ہم کس طرح جائیں
گے آؤ جیں:-

وہ راک ڈوم اور دہلی کے خیال کو بھروسہ کر برف
کی طرف بڑھے اور اس جگہ آگئے جان اخنوں نے
اگ روشن کی تھی آگ کے دارے میں بیٹھ کر اخنوں
نے ایک بار پھر ایک دوسرے کی سکن کھانیاں شیئیں
وہ سب یہ سن کر حیرت زده ہو گئے کہ اپکردہ جشید کو
بھی برف کے اس پارکن سیر کراچی کی ہے شرکی بادو
کی سیر کے بارے میں سن کر وہ اور حیران ہو گئے اور پھر
میں ڈوب گئے آخر اپکردہ جشید نے کہا۔

• حقوق دینا پر مدد آور پڑھتے کے لیے پرتوں بڑی ہے :
• اور پوری دنیا اس یقین کی پیش میں آ جائی ہے :
• یقین حقیقت کیا ہے :-

• بیس توہین اس طرف جا کے دیکھنا ہے :
• اگر اس طرف واقعی کھروں کی تعداد میں مخفوق موجود ہوئی تو :
• انت نے کاپ کر کما۔

• تو ہم گئے کام سے ان میں سے ایک کا مقابلہ کرنا ہمارے
ہر کی بات نہیں تو کھروں کی تعداد کا مقابلہ ہم اس طرف
کر سکتے ہیں : انسپکٹر کامران مرا نے کہا۔

• ہم کام سے پہلے جائیں یہ کوئی ایسی بات نہیں یہ
سر سے پوری دنیا کا اس دنیا کا کی ہو گا : اخلاق بولا

• دنیا کا وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کو منتظر ہو گا :
• بھی یہ سب باقی بعد کی ہیں ہماری زندگیوں کا کی
ہے وہ تو ہمیشہ داؤ پر بھی رہتی ہیں پہلے اس طرف
مانے کی ترکیب سوچو ... میرا مطلب ہے، اس پاپ کو خواش
کرنے کی ترکیب فرازاء فرجت اور رفت تم میون
بر جوڑ کر بیٹھ جاؤ اور اپنے دماغوں میں سے کم از کم ایک
ولیب ہی مکال دو :

• یقین سر اس طرح جوڑتا کہ ناریلوں کی آوازیں نہ سنائی

• مطلب یہ ہوا کہ ہمیں ہر حال میں برف کے اس پار بنا
بے ورنہ ہم اس معاملے کی تجھے کبھی نہیں پہنچ سکیں
گے :

• اور نہ وہیں اپنے گھروں کو با ملکیں گے :

• اس خیال سے بھی بچے تو ہوں آ رہا ہے تا اپ نے
رفعت نے مجھہ کر کیا۔

• ہاں من یا ... اور ابھی کی پسے ... اگے ہو گے دیکھی
کی کچھ سنتا پوتا ہے ہمیں نہ ملکیں نے بڑا سامنہ بنایا۔

• ایک بات ملے ہے ... ہمارا اس وقت کا سب سے بڑا
مندر ہے اس پاپ کو تلاش کرنا جس میں سفر کی
ہم برف کے اس پار جا سکتے ہیں :

• اور ہمیں صرف یہ معلوم ہے کہ وہ پاپ نہیں سے تقریباً
پانچ فٹ اور پر ہے ... کہاں ہے یہ ہمیں معلوم نہیں ...
ویسے اصل کیا آپ کو بھی اس پاپ کے ذریعے لے جایا
گی عطا۔

• نہیں بچے تو نیم بے ہوشی کے عالم میں بلکہ اس
سے بھی کچھ زیادہ حالت میں وہ جگد دکھانی کی تھی :

• آخز ایسا کرنے کی انھیں یہ خود رست تھی :

• یہ یقین دلانے کے لیے واقعی کھروں کی تعابو میں ابک

اور ہم اپنی ڈریٹھ ایسٹ کی مسجد الگ بنایتے ہیں۔“

اس کی خرودت نہیں... میں نے ترکیب سچ لی ہے:

یہی میں فرزاد کی آذان شائی دی۔

”اوه... فرحت اور رفت کے منہ سے نکلا۔

”یہ اونہ انسوں کی نشانی ہے... یا خوشی کی؟ محمود نے

پوچھا۔

”دونوں: فرحت اور رفت ایک دم بولیں

”اور بولیں بھی دونوں... آنکاب نے بڑا سامنہ پیا۔

”بھی پسے ترکیب تو سن لو۔

”ہو گئی کوئی اوت پنگ ترکیب: آنکاب نے فدا کہا۔

فرزاد نے اسے گھور کر دیکھا۔

”اصل... آپ اپنے بھی میں سے کوئی کھاڑی بجائے کر لے

میں: فرزاد نے منور علی خان کی طرف دیکھا۔

”کھاڑی... ان سب کے منہ سے ایک ساخت نکلا۔

”ہاں! یہ محترم کھاڑی مارمار کربن توڑیں گی اور اس پا پس پخت

جائیں گی۔

”ہاں کیوں نہیں... کھاڑی کے ذریعے ہم سب مل کر ایک

یہی تھک کا راستہ بنائیں ہیں۔“ اصفت نے سر رکھا۔

”میری ترکیب سنی نہیں... اور گلے قیاس آرائیاں کرنے:

”دے جائیں۔“

”آن... نایل: پروفیسر والدے بوجھا کر کما۔

”آپ کو کیا ہوا اصل: اشراق ہنا۔

”م... مجھے نایل کا نام سن کر بھوک مگ گئی ہے:

”غیر آپ نظر نہ کریں... کھانے پینے کو بہت چیزیں ہمارے

پاس موجود ہیں... ہم نے بھری جہاز پر سے آثار خلی حقیقیں...“

”اوه! بت تو ٹھیک ہے: وہ خوش ہو گی۔

”وچھر پسے کھانا بھی کھایا جائے۔“

”لیکن اصل... ہم تینوں سر جوڑا پکے ہیں:“

”اوه... یہ بھی مستند ہے... اب یہ تھک تو ہو نہیں سکیں

گے.... جب تک ان میں سے کوئی ترکیب نہ تھک پڑے تا قاتق

نے بڑا سامنہ پیا۔

”ہاں! یہی بات ہے... غیر... کچھ دیر کے لیے بھر جاتے

ہیں، کیوں پروفیسر اصل:“

”باقی باقی... مجھے تو بھوک دراصل اس وقت ساتھی ہے

جب مجھے یہ صدمہ ہو جائے کہ کھانے کے لیے کچھ نہیں

ہے۔“

”اوه! بت تو ٹھیک ہے: انکا بھر جشید بولے

”تو چھر ان تینوں کو ان کے حال پر یخوڑا دیتے ہیں۔“

فرزاد نے بھا کر کا۔

”سی تو ان میں بڑی عادت ہے: فرعت دل اٹھی۔

”یہ قیوں تو گھا ہے.... ہمارے مقابلے میں ایک ہوئی ہیں: محمود نے مجھا کر کا۔

”تو یہیں ایک ہونے میں کیا دیر لگتی ہے.... وہ ہو گئے ہم بھی ایک: غاروق بولا۔

”ہاں جنگ ہے.... اب ہرمل کر ان سے دو دو بائیں کریں گے:

”کھروں کی قلعوں میں مخدوم بھی کیا دو دو ہاتھ کرنے کے لیے کمر ہے۔ کوئی تم ہم سے دو دو ہاتھ کرو گے:

”کیا دو دو ہاتھ کے پیچے پڑا گئے ہو تو: ”انپکڑ کامران مرزا نے جل کر کا۔

”ہاں فرزاد... قم کی کڑی بھی.... کھماڑی.... ہاں یہیں اپنے قیلے میں سے ایک عدد ہت تیز کھماڑی نکال سکنا ہوں:

”بہت خوب.... تو یہ کھماڑی نکال لیں.... محمود اپنا چاقو.... اور بھی اس قسم کا ہیمار جس کے پاس ہے، نکال لے۔

”آخر کھروں....: وجد بھی تو ہر کوئی نکالنے کی: غارت

ہاں بولے۔

”میں بھو گیا.... فرزاد کیا چاہتی ہے ؟ اپکڑ جشید مکارے۔

”اچھا.... بنائیے تو نکل: مکھن فردا بولا۔

”فرزاد چاہتی ہے.... ہم سب کھو ہوئے ہیں جائیں:

”کیا مطلب ہے؟ وہ سب چوک کر جائے

”مطلب.... یہ کہ سب کے سب میں کر کھو ہیں کامیں:

”کھو ہیں.... وہ چلتے

”ہاں کھو ہیں.... برف کے ساتھ رکھ کر ان کو آگ لگانے پلے

”ایں.... اس طرح برف پچھلے گی.... ادھ پا تپ نظر آ جائے

”لے:

”اڑے ؟ ان کے منہ سے لیک ساقہ نکلا۔

”بہت خوب فرزاد.... ترکیب زور دار ضرور ہے.... لیکن یہ کوئی

خواہا سا فائدہ نہیں ہے۔ ہم کام سک کھو ہیں بچھائیں گے اور

اٹیں گے:

”اگر فائدہ نہیں ہے.... تو یہیں درخت بھی کمر نہیں

ہیں اور انکل ہمارے پاس وقت بھی کمر نہیں ہے:

”بہت خوب.... اس ترکیب پر عمل کرنا ہی پڑے گا....

”ایک زبردست فائدہ ہو گا: پروپریٹر ہاؤڈ بلے۔

”فائدہ کیا ہو گا بخلاف:

• ہاں داتھی... گھر لئے، فرنے اور پریشان ہونے کا کوئی غافلہ
نہیں ہو گا:-

• مجھے تو یہاں دور دور تک بے چارے فائدے کی شکل
تک نظر نہیں آ رہی :- اشغال بولا۔

• ارسے.... تو کیا.... فائدے کی شکل پسے چھین نظر نہیں
آئی رہی ہے:- آفات کے بھتی میں حیرت بھی۔

• صحی فائدے کی شکل کی بھی ایک بھی کمی... پروفسر سکرانے۔

• مجھے حیرت جیکاں اور بیک سکن پر ہے.... لڑک کی طرح
نک بل کر طوٹ کی طرح آنحضرت بل کر اس منوق کے لیے کام کرنا شروع
کر دیا..... جب کہ اس سے پہلے انشا برج اور بیگان کے خامبے
پہنچے:-

• ہاں داتھی... اس پر صحی بھی حیرت ظاہر کی جائے، لکھ ہے:-
خان رحمان بولے۔

• لیکن انکل... اتنی حیرت یہاں کہاں سے ہے؟ فاروق نے
لوكھا کر کہا۔

”اوه! یہ سلکے بھی ہے۔ خان رحمان لکھ مندانہ انداز میں
بڑا بڑا تھے۔

کیا چیز... کہاں سے لایا ہے؟ پروفیسر چک کر بولے۔

• بھی حیرت... دراصل یہیں بہت زیادہ حیرت کی نزدیک

• پر کر... بدلے جنم حرکت میں رہیں گے اور یہیں سردوی کا
احساس نہیں ہو گا:-

• بالکل صحیک ہے... اب پہلے کھانا کھایا جائے گا، اس
کے بعد اس ترکیب پر عمل شروع ہو گا:- ایک دو جوشیدتے گویا
فیصلہ نایا۔

• کھانے کے بعد وہ درختوں پر بیل پڑتے... ہر کوئی
کوڑا یا کاٹ رہا تھا... وہ اس میں اس طرح جت گئے تھے
جیسے ساری زندگی بیسی کام قو کرتے رہے ہیں۔

• ہم تو پہلے پہنچ کر ہاں سے گئے گے: فاروق کی آدمان
لہرانی۔

• کوئی حرج نہیں.... دوسروں کے لیے اگر میں کھوٹا را بھی
بننا پڑتے تو ہم ضرور بخیں گے۔

• دنیا کے عکون کا نہ جانے کیا حال ہو گا.... ہم دنیا سے تو
بالکل کٹ گئے ہیں... نہ دنیا کی خبر ہم تک پہنچ سکتی ہے۔
نہ چاری خبر دنیا تک: خان رحمان نے بدیشان آواز میں
کہا۔

• گھبرا نے کی نزدیک نہیں.... اپنا کام کرتے رہو خان
رحمان...۔

• یوں بھی ہم یہاں گھبرا کر کر لیں گے:

ہے۔ بکی کر رہے ہو جئی۔ ان کے بچے میں بھی حیرت جھی۔
غیر... کوئی بات جیسی... کر میں گے، انتظام کہیں نہ کیں
سے۔ خان رحمن نے کہا۔
وہ تمام دن انھوں نے لکڑیاں کاشتے گزارا۔ کم از کم
یہاں سورج کی روشنی ضرور آئی تھی۔ اور انھیں دن اور
رات کا پتا پہنچانا تھا۔

رات ہوئی تو وہ خلک کر چور ہو گئے تھے۔ انھوں
نے اپنے گرد لکڑیوں کا دارہ بنایا، کھانا کھایا اور سوچے۔
دوسرے دن پھر فجر کی نماز پڑھ کر کام میں جت گئے۔
آن انھوں نے سر کاٹی ہوئی لکڑیوں کو برف کے ساتھ رکھا۔
نصف دن اس کام میں گزر گیا۔ پھر ان لکڑیوں
کو اگ لکھ دی کی۔ لکڑیاں خلک جیسی۔ انھوں نے آسانی
سے اگ پڑا۔

لکڑیاں دھڑا دھڑا جلتے گیں۔ پڑھ جڑ کی آواز سننی شیئے
لکھیں۔ برف پکھلنے لجی۔

ایک اور آئیڈیا۔ اب یانی بھی اس طرف آئے گا۔
کیوں نہ ہم یہاں ایک گردھا بنائیں۔ بڑا سا۔ اس میں یہ
یانی محفوظ ہو جائے گا۔ ہمارے دخنوں کے کام آئے گا۔

پینے کا پانی تو خیر ہم برف قولا کر کے بھی پی سکتے ہیں۔
ٹیک ہے۔ دخنوں اور طمارت کے بیسے پانی کی بہت
ضرورت نہیں ہو رہی تھی۔ اس طرح یہ منڈ بھی مل ہو گیا۔
چھے دن تک وہ لگاتار لکڑیاں کاشتے ہے۔ بن
کے ساتھ ساتھ پھیر کرتے رہے، آگے بڑھتے رہے۔ اگ لگاتے
رہے۔ برف پچھلئی رہی۔ یہاں تک کہ دہن ایک اچھا بھلا
دیا ہے۔ اور ساتھ ہی۔ فرحت کی بیجن نے ان
سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

تین فقرہ کا ذکر ہے

”وَهُوَ رَبُّ الْمُكَبِّرِ“ فرحت نے جلا کر کہا اور انگل سے اشادہ کیا۔

اب وہ سب بے شکش اس پاپ کی طرف دوڑ پڑے
ساختہ ہی وہ خوشی سے چلائے ہیں۔

”وَهُوَ مَارِيٌّ“

”يَا اللَّهُ تَعَالَى هُنَّكُمْ“ پاپ کی شکل تو نظر آئی:

”فَرِزَادَ كَيْ تَرْكِيبَ كَارَكَرْ بَيْ“

”گویا یہ اس بار پھر سہرا لے گئی: آفتاب نے حضرت زید
ہو کر کہا۔

”فَخَرَّذَ كَرْ... جو سہرا مجھے ملے گا... وہ میں مجھیں دے
دیں گی: فریزاد مسکرانی۔“

”ابھی سے سہرے کی باتیں ہونے لگیں.... حالانکہ یہ ایک بہت

مولی سے کامیاب ہے.... اصل مم تو آگے آئے گی.... نہ جانے
برت کے اس پار کیا ہے.... اور ہمیں کیں حالات کا سامنہ
کرنا پڑے گا۔ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کامران مرزا بولے۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ہے.... خوکی.... تم ایک بات بتاؤ... جب
تم نے اس پاپ میں سفر کیا تھا.... تو کیا آنکھیں کی کہی کا
احساس تو نہیں ہوا تھا۔

”نہیں... یہ احساس تو باصل نہیں ہوا... اس میں بدخشی اور
ہوا کا انتظام ہے۔“

”بت تو ٹھیک ہے... کیا خیال ہے... ابھی سفر شروع کریں،
باکل بسی:“

”اس وقت بہت تھک گئے ہیں.... جسم درد کر رہے... لہذا
کیوں نہ یہ بات آرام کر کے گزار لی جائے.... نہ جانے پھر ہمیں
آرام کی شکل نظر آئے یا نہ:“ آصف بولا۔

”بے وقت کی راگنیاں نے الائپ:“ محمد نے اسے گھورا۔
”یہی تو خشک ہے... وقت کی راگنیاں یا ان ملتی کہاں ہیں?
جب میں آصف نے اسے مجھی گھورا۔“

”پتا نہیں کیا بات ہے.... کچھ معاورات کی جھلک نہیں
نظر آ رہی۔“

”بے چارے برت کی وجہ سے سکون لگتے ہیں:“

ام سے کسی خاص سمت میں کس طرح پلاتے... ثابت ہوا...
لہذا یہ خیال بالکل فضول ہے

میلو کوئی بات نہیں... ایک خیال فضول ثابت ہو گیا تو
کیا ہوا... فرزانہ نے منہ بتایا۔

اگر کے اس دارے میں... کبھی نہ ہم میں سے کوئی ایک
مانی شائے... اور سب نہیں... اس طرح پیاسے و قتوں
کی یاد تازہ ہو گئی... کچھ رات کے لئے گی... اور نہند بھی
پڑے گی: تمور نے تجویز پیش کی۔
بات تدبیک ہے... لیکن حال یہ ہے کہ کسان کون
نہیں۔

کمان ساز کا ہر ہم میں مکھن ہے:
من... نہیں... یہ غلط ہے... میں ماہر فاہر سہرگز نہیں
ہیں: اس نے جھٹا کر کیا۔

بھی بھی کمان ساز کھے ہو شاؤ:۔
اچھی بات ہے... لیکن پھر شکایت نہ کنا۔ مکھن بولا
شکایت... کیسی: کئی آوازیں ابھریں:

یہ کہ کس قدر اوت پنگ کمانی شائی:۔
نہیں... چاہے تم کتنی بھی اوت پنگ کمانی شاؤ...
ہم تمہارے نتے نہیں لیں گے:

لگ... کون سکو جھے ہیں: پروفیسر دافو جنگ کر بجے۔
”بھی... مجاہرے۔“

”اوه اچھا... ہائیں... کیا کما مجاہرے:“

”بھی... اب کی تائیں... سکو نہ کو تو نہ جانے کیا کیا
پتیر سکلا جاتی ہے:“

”کہیں تم خود نہ سکو جانا...“

”پاپ میں تو سکو کر ہی جانا پڑے گا:“

”ہم نے اس روز کے بعد سائل پر جا کر اس دہیل
کی خبر نہیں لی... پتا نہیں وہ وہیں ہے... یا جیل گئی
فرزانہ بولی۔“

”بھی گئی ہو گی... اور کیا ہمارے استغفار میں دہیں کھڑی
ہیں: آصفت نے منہ بتایا۔“

”بھی دراصل ایک خیال سمجھا ہے: فرزانہ نے کہا۔
”پھر تم اپنا خیال بھی بتا دو... کوئی حست نہ رہ جائے
محمود سکرا یا۔“

”خیال یہ ہے کہ ہم اس بھی پر بیٹھ کر سفر کر لے
ہیں:“

”ماغ تو نہیں چل گیا... وہ سندھ کے لوپر اور پر ہی
تھوڑا بھتی ہے... سندھ کی تھیں بھی اترنی ہے۔ اور پھر...“

“یہ کسی تم جو پڑی کر رہے ہو: آمن نے جل جھن کر کما۔
” تو میں چپ ہو جاتا ہوں.... اور سکھن کو دعوت دیتا
ہوں کہ وہ کہانی شروع کرے: ”
” ابھی بات ہے.... ایک دفعہ کا ذکر ہے.... ایک دفعہ
کا ذکر ہے.... ایک دفعہ کا ذکر ہے.... سکھن سوچنے والے
انداز میں کتنا چلا گیا۔
” یہ ایک دفعہ کا نہیں تین دفعہ کا ہو گیا۔ آناب نے
سمی صورت بنائی۔
” ابھی تو پھر تم کہانی شروع کر لو۔“ سکھن نے جل
کر کما۔
” لمحک ہے.... نہیں؟ تین دفعہ کا ذکر ہے....
” یہ.... یہ کیسے ہو سکتا ہے.... کوئی کہانی اس جل سے
کس شروع ہو سکتی ہے: ”
” ہو سکتی ہے یا نہیں.... میں کہ رہا ہوں.... آناب نے
چلا کر کما۔
” اچھا چلو.... ہم بھی دیکھتے ہیں، کیسے کہانی آگے ڈھونج
ہے.... آصف بولا۔
” کہانی آگے بڑھانا بھی کوئی کام ہے.... کہانی لکھنے والے
بات کا بنگرو بنانے کے ماہر ہوتے ہیں.... جس طرح نتی

” اور نہ خبر لیں گے: ”
” نہ ہاتھ دھو کر مختار سے پہچے اس طرح پڑیں گے۔ بیسے بال
کی کھال تارنے کے پیچے پڑتے ہیں: فاروق نے ملدی جلن
کما۔
” ہاں: اب حادرات کا زنگ بھیجنے لگا ہے: غان رحمان نے
خوش ہو کر کما۔
” یکس ابھی زنگ ختم ہو جائے گا: ”
” وہ کیسے ہے؟ ”
” اس طرح کر اب کہانی صرف سکھن سنائے گا.... اور کسی کو تو
بولنے کا موقع رہی نہیں ملے گا: ”
” بھول ہے مختاری: محمود نے ہدنس کر کما۔
” بھول کیسے ہے؟ ”
” کہانی کے دربیان میں کون سم بنتے سے جو کیں گے: ”
” اگر کہانی حد درجے دیکپ، سمنی خیز، ہنگامہ آمار اور پریزنس
ہو تو پھر کوئی کچھ نہیں بول سکے گا.... کہانی اسے اپنی پیٹ
میں سے لے کی اور ہر کوئی کہانی کی رو میں بتا چلا جائے گا۔
 بلکہ کہانی اسے اپنے تھامے میں ہمایے جائے گی، اُن ملات
میں کوئی کیا بول سکے گا.... کہانی سے کوئی معاونہ چک پڑتے گا: ”
فاروق نے ملدی جلن کما۔

اور روایت کا بڑھانا بہت آسان کام ہے..... بلکہ لوگوں کا باہر
بڑھنے کا کام ہے..... اسی طرح کہانی کو آگے بڑھانا بھی کہنے کام
مرے سے نہیں ہے : محسن نے حلبی جلبی کہا۔
”اچھا بابا مان لیا اب کہانی کو آگے بھی تو بڑھاد....
میں دفتر کا ذکر ہے پھر وہ ذکر کیا ہے، اتنا آپ نے
رفعت نے شکر کر کہا۔

”باہل سن لیا اور اب تم فاموش سے کہانی سلو..... لکھ ب
کوئی بولا تو میں پھر چار دفتر کا ذکر ہے سے کہانی شدید
کر دوں گا۔“ محسن نے چلا کر کہا۔

”اے تو اس میں ہمارا کی بیکار جائے گا.... چاہے تم
سر دفتر کا ذکر سے سے کہانی خروج کر دد.... مصیبت تو
تعین ہی پڑے گی تا.... محمود نے سکرا کر کہا۔
”وہ کیسے ... مجھے کیوں آئے گی مصیبت.... محسن نے
چیراں ہو کر سا۔

”باہل باہل بماری آئے گی مصیبت تو شوکی نے ٹھپرا
کر کہا۔

”بات سے بات نکھتی میں جا رہی ہے.... میں کہانی ایک
اپنے آپ کے نہیں بڑھ دیں گے خان رحمان ہنسنے
”انھیں سفر علی خاص آپ کے پاس کوئی بچا نہ ہے:

مسنون نے چونکہ کر کہا۔
”شکاریوں کے پاس بیجا نے کام کیا کام وہ چونکا۔
”میں یہ تعین بیجا نے کیا سمجھی ہی۔
”کہانی اگر ایک اپنے نہیں بڑھ رہی تو پھر بیانہ بھی پاس
ہونا ضروری ہے تاکہ پتا چلے کہتے اپنے آگے بڑھی ہے
”مد ہو گئی بس سن پچھے کہانی ہم د فرزاد نے
تملا کر کہا۔
”اگر سن پچھے تو پھر کیوں منگ کیا جا رہا ہے : محسن
بولا۔

”یجھے شکر بھی اخیں ہم کر رہے ہیں عقل کے
ناخن رو سیاں ہم سب محاری وجد سے شکر ہیں
ایک تو یعنی پیش دفتر کا ذکر ہے سے کہانی شروع گر رہے
ہو اوپر سے آگے نہیں بڑھ رہے ہو اور پھر یہ
بھی کہتے ہو، ہم تعین شکر کر رہے ہیں اسے کہتے
ہیں ستم بالائے ستم : آنحضرت نے روایت کے عالم میں کہا۔
”دھنست تیرے کی آخر یہ کہانی کس طرح دہ
ہوگی : محمود نے محتلا کر اپنی ران پر بڑھ مارا جو
یعنی آسمت کے گا وہ تملا اٹھا۔
”یہ کیا کیا ت اس نے بیچ کر کہا۔

۔ لگ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ بس ذرا باخ خیال چلے گیا تھا۔
مود نے گھبرا کر کہا۔
”اپنے باخت کو سمجھاؤ۔۔۔“ اس نے بھٹا کر کہا۔
”کیا کہا۔۔۔ کس کو سمجھاؤ۔۔۔ پروفیسر دادخہ بے خیال کے
عالم میں بوئے۔
”بھی۔۔۔ باخت کو۔۔۔“
”ہاں جیک تو ہے۔۔۔ سمجھاؤ ابھی اس کو۔۔۔ بڑی بات
ہے۔۔۔ انہوں نے کہا
”و۔۔۔ اب تو سمجھائے کی سندھی لگی۔۔۔ آصف خوش
ہو گی۔۔۔“

۔ تھاری مریض۔۔۔ پھر تو میں محظی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔
کیوں کہ عذری ہوں تو وہ پتے ہی ہے۔۔۔ انہوں نے بے پارکی
کے عالم میں کہا۔
۔ چو پھر اک ترکیب میں راست دیتا ہوں۔۔۔ انپکڑ جشیدہ
مکارے۔۔۔
۔ آپ تو یہے کہ رہتے ہیں جیسے توپ داشتے رہتے ہوں۔۔۔
۔ اس کا وقت بعد میں آئے کام۔۔۔
۔ ہمیں۔۔۔ تو کیا اس مخلوق کے مقابلے میں ہمیں تو پیس جی
داخنا ہوں گی۔۔۔ اشناق لے گھبرا کر کہا۔
۔ شاید۔۔۔ وہ بجے
۔ یکن انکل۔۔۔ ہم تو پیس کہاں سے لا جیں گے۔۔۔
۔ میں نے کہا تا۔۔۔ وہ بعد کی بات ہے۔۔۔
۔ اچھا خیر۔۔۔ اب کہانی کا کیا گریں۔۔۔
۔ سب لوگ کب ہم خانوشاں اختیار کر لیں۔۔۔ صرف اور
مرفت ملکھن کو بات کر لینے دیں۔۔۔
۔ ابھی بات ہے۔۔۔ اب ہم نہیں بولیں گے۔۔۔ فاروق
نے فرزنا کہا۔۔۔
۔ بول تو تم پڑھے۔۔۔ اور کہ رہتے ہو۔۔۔ نہیں بولیں
گے۔۔۔ محمود نے جھپٹا کر کہا۔۔۔

" اور تم کون سا خاموش رہے ہو : فرزان نے من بنانا ...
• جی ہاں ! خاموش تو بس فرزان ہری ہے : فرجت بولی .
• اس طرح تو ہم سب ہی خاموش ہیں گے ... کسی دکھ
کو تو ہون چاہیے : انسپکٹر کامران مرزا نے تنگ ہے
کہ کہا -

" پستہ بکا انکل بدل کی سفل الگ جاتا ہے ...
ہم لوگ آپ لوگوں کو بور کر رہے ہیں : خوکی نے مشورہ دیا .
• نہ بھی ... مجھے تو تم بگوں کی باقی میں ہی مرزا آتا ہے
اگر ہم نے اپنی بھل بد بیان تو دیاں سمجھدے باقیوں کے ساتھ
کی ہو گا اور اس سمجھیہ تین ماہیں میں ... بچیدہ باتیں اور سمجھدی
پیدا کر دیں گی : خان رحمان بولے .

" انکل اگر میں اسی طرح لفڑا سمجھدے کو اپنے بھلے میں چار
مرتبہ شامل کرتا تو سب میرے تیجھے ہاتھ دھو کر پڑا جاتے
اور کہتے تم تو لھڑے کے سمجھیے تیجھے پڑا گئے ہو ...
لیکن آپ کو کسی نے کچھ نہیں کہا دیا اسی دلیل سے جلدی جلدی
کہا .

" تم نے کسی کو کہا ؟ سوچ دیا ہو جب تا ... دیکھنا ان
کے خاموش ہونے کے دورا بعد تو تم بول بڑے : فرزان نے
من بناؤ کر کہا .

" ہو میں چپ ہو گیا ... اب کریں انکل رحمان پر اعتراض :
• تم کر تو مجھے ہو جو ... اب ہم کر کے کیا کریں گے :
• کیا کر کے کیا کریں گے : پروفیسر دادو یہے خیال کے عالم
ہیں ہوئے .
• اعتراف انکل دا فتاب نے کہا -
• اعتراف انکل ... نہیں بھتی ... میں پروفیسر انکل ہوں ...
قصیں غلط بھتی ہوئی ہے اور جہاں تک میرا شیال ہے ...
ہم میں کوئی بھی اعتراض انکل نہیں ہیں ... اور ان عزیزہ کا
نام کم از کم اعتراف انکل ہو نہیں سکتا ن پروفیسر دادو نے
حری گورم کی بیجہ کی طرف اشده کیا وہ شرعاً بھتی -
ہاں مجھے آپ کو بھی پروفیسر انکل اور آج آپ کا
راز بھی کھلن گیا : محور نے سمجھدے مجھے میں کہا -
• کیا سطلاب ... کون سارا زکھن گیا ... پروفیسر انکل کا
خونکی کے مجھے میں بلا کی حریت بھتی -
• یہ یہ کیا کر رہے ہو تم ... پروفیسر گھبرا گئے -
انسپکٹر کامران مرزا اور انسپکٹر جفیہ ہنسنے لگے .
• آپ کیوں ہنس رہے ہیں :-
• ہم سمجھ گئے ... تم کس ناز کی بات کر رہے ہو
اس راز کی تاکر یہ اپنے بھے خیالی میں بوئتے ہیں تو

واقعی بے خیالی میں نہیں بوتے..... بلکہ تم لوگوں کی گفتگو
بہت غور سے سن رہے ہوتے ہیں..... میں خود بھی
گفتگو میں شرکیک ہونے کیے انجان بن کر کوئی ہاں پڑھے
میسٹھے ہیں : انپکڑ جوشیدے کہا۔

• ارے باپ رے... جوشیده..... نے تم سے ایسی
ایسید نہیں تھی :-

• تو انکل جیسی ایسید تھی دہ بھی تو جاتیے نا:-
• میں بھی ایسید تھی کہ یہ میرا سچانڈا نہیں عصوڑے گا:
انھوں نے منہ بذیا۔

• خیر..... وہ میں نہیں بھوڑا..... بھوڑ بھی یہ بات بھج گیا
تھا اور اعلان کرنے والا تھا..... درمیان میں بات میں
نے اچک لی :-

• خیر کوئی بات نہیں انکل..... آپ شوق سے انجان بنتے رہا
کریں، ہم کوئی احتراض نہیں کریں گے..... بلکہ ہم تو اُٹا خوش
ہوا کریں گے : ۲۰ صفحہ نے جلدی جلدی کہا۔

• اُٹا خوش..... یہ کس طرح ہوا جاتا ہے : پروپریڈر اور
لے جیزاں ہو کر کہا۔

• یہیے..... آپ تو ساختہ ہی انجان بن گئے :-
• جسی..... پچ بات یہ ہے کہ اس دنیا میں انجان بنے

میں بڑے فوائد ہیں ... انھوں نے شہرا کر کہا۔
اگر پہ بات ہے تو پھر ہم بھی انجان بن جاتے ہیں :-
منور علی خان بولے۔

ان کی بات پر سب مکرا دیے۔

• ارے ! وہ کہانی تو رہ ہی گئی : محوہ پونکھا۔
ادھوڑاں کہانی ... فاروقی بیل اٹھا اور مکھی کی حرف
دیکھا۔

• دب کر رہا گئی ہے چارپی آپ لوگوں کی دوزن دار
باتوں میں : مکھی نے جگا سامنہ بنایا۔

• نہیں مکھی کہانی یہ ضرور نہیں گے کیوں کہ اس
تم کی کہانی سختے کا ہیں جی پہلی بار اتفاق ہو رہا ہے۔
جو اس بچے سے شروع ہو.... تین بار کا ذکر ہے : خان
راجہان نے کہا۔

• وہ وہ تو میں مذاق کر رہا تھا کہانی تو دراصل
ایک بار سے رہی شروع ہو سکتی ہے :

• نہیں اب تھیں کہانی دہیں سے سروع کرنا پڑتے گی :
انپکڑ کامران مرزا نے اسے بھورا۔

• اچھی بات ہے تو پھر سنبھے تین بار کا ذکر ہے کہ :-
وہ کہتے کہتے ڈک گیا۔

• دراصل میں سوچ رہا ہوں.... اگر میں نے اس کافی کو
اُنگے بڑھایا.... تو آپ سب لوگ پریشان ہو جائیں گے؛ مکن
سبجیدہ بیٹے میں بولا۔
• ہم اور پریشان ہو جائیں گے.... وہ بھی ایک کافی سے
کیا کہ ربے ہو میاں.... عقل کے ناخن سے و... میکن میں
تو کہتا ہوں.... ہوش کے ناخن سے وہ خادق نے آنکھیں نکالیں
وے وہ بھی.... جس چیز کے بھی دینا چاہتے ہو؛ مکن
نے گھبرا کر کہا۔

• سچ ہم اس پاپ میں اپنا مفر شروع کریں گے.... ایک
یل بیٹے پاپ میں.... انپکڑ کامران مزا بڑھا سے۔
• بھی ہاں ہو تو ہے: آفتاب نے ان کی طرف دیکھا۔
• میں سوچ رہا ہوں.... کیا یہ ہم ہماری نذگیوں کی آخری
سم ہے.... کیا ہم اس سے خارج ہو کر اپنے گھروں کو با
سلیں گے.... اخون نے سوچ میں گم بھے میں کہا۔
• جا سکیں گے یا نہیں.... اس پر اس وقت حتم کرنے
کیا ضرورت: پرد فیضر داؤد بوسے۔

• اگر ہم نہ جائے.... اور اس غلوت کا مقابلہ نہ کر سکے،
تو زرا سوچو.... دنیا کا کیا ہے گا؟
• یہ دنیا اس غلوت کے تابع نہیں ہے.... اللہ تعالیٰ اس

• پھر ڈک گئے.... اب کیا ہجاتے
میں سوچ رہا ہوں.... تین بار کا ذکر سک تو بات
ٹھیک ہے.... آگے کیا کہوں:
• کی مطلب.... کیا کافی تھمارے ذہر میں نہیں ہے:
• نہیں.... کہانیاں آج کل ذہنوں میں نہیں ہوتیں: اس
نے کہا۔

• تو پھر کہاں ہوتی ہیں:
• میکن میں.... اس نے کہا۔
• بہت خوب مکن.... بات کامزا آگیا: پرد فیضر داؤد
ہوش ہو کر بولے۔

• کہاں ہے.... آپ کو مزا بھی آگیا.... اور ہم اس
بات کو بھجو ہی نہیں سکے:
• دوست مندی کا زمانہ ہے ناممکن.... ہربات کو دلت
میں تولا جاتا ہے:

• کہیں ہم سمجھیدہ تو نہیں ہو رہے:
• ہاں ہمگا تو ہے.... اس سے بہتر ہے.... مکن کی کافی
سن لی جاتے:
• مکن کے پاس تو کافی کافی ہے، ہی نہیں.... شاستہ
کافی سے: خان رحمان بولے۔

کا ننگا چلا رہے ہیں ... لہذا وہ بھر جانتے ہیں ... ہم نہیں
جانستے ... :

• باسل تھیک ... بروڈ فیر داؤ نے فوراً کہا۔

" ارسے ! وہ کہاں پھر رہ گئی : "

سب میں پڑتے ... پھر رہ جانے کب اس قسم کی باتیں
کے دوران اختیں نینہ نے آ لیا ...

خوف کی ضرورت

دوسرے دن بھی سویرے نماز سے فارغ ہو کر انہوں
نے ناشتا کیا اور پاپ کے سفر کے بیٹے تیار ہو گئے۔ انہوں
نے کمر کسی لی ... اپنے اپنے بھیمار سنجھال بیٹے ... اور پاپ
کے سامنے ایک قتلار میں کھڑے ہو گئے ۔

اگر ہم میں سے کچھ ٹار رہے ہوں ... یا خوف کھا
رہے ہوں ... تو ہماری طرف سے کھلے دل سے اجازت ہے
وہ پاپ کے ادھر ہی رک جائیں ، لیکن کوئی کم از کم اس طرف
کی قسم کا کوئی خطرہ موجود نہیں ہے ... اگر کبھی اتفاق
سے کوئی بڑا جہاز ادھر آنکلا تو اپنے گھر جانا بھی نصیب
ہو سکتا ہے ... لیکن پاپ کے اس پار کیا ہے ... ہم
ساتھ کیا ہنسنے والا ہے ... یہم نہیں جانتے ... اندرازہ یہی
ہے کہ بے شمار خطرات من کھوئے کھڑے ہوں گے ... ان پرکرو

بُشید نے نرم گرم انداز میں کہا۔
سب خانوش لکھڑے رہے۔

"اس کا مطلب ہے... کوئی اس طرف رکنے کے لیے تیار
نہیں۔"

سب نے نقی میں سر ہلا دیے۔

"ایجھی بات ہے.... تو پھر یہم اللہ کرتے ہیں" یہ کہ کر
امون نے خلوص دل سے کہا۔

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ"۔

اور اخون لے پاپ میں بیکلا قدم زکھ دیا۔

"ایک لائن میں آئیں نہ وہ بُرے اور دوسرا قدم بھی پاپ
س رکھ دیا۔"

پاپ کا قطراتنا ضرور سفا کر چلنے کے لیے اخین
جھکتا رہ پڑے۔ اخون نے قدم اٹھانا شروع کیے۔ یہاں
نک کر سب کے سب پاپ میں آگئے۔ ان کے قدموں کی
آداز پاپ میں گو بجھے تھیں۔

"برو ہے چلڈ مجادو بر جھے چلو..." ایسے میں تان رحمان بوئے۔

"اصولی لور پر تان رحمان... تھیں سب سے آگے ہوتا
چاہیے۔ پرو فیر را دوئے۔ دہ ان کے باہل پچھے چھے۔

"بھی نہیں.... جب جنگ کا موقع آئے گا... تو اس وقت

مان بیرے ہاتھ میں دی جائے.... ابھی تک تو معاملہ جائزی
ہی ہے۔"

"ہوں! علیک ہے:

"جیش... ہم صرف چند فرار... ان میں بھی کچھ چھے اور کچھ
اگ ناچھر پ کار... بھلا کھروں کی تعداد میں اس مخلوق کا کی
بلاذ لیں گے تا پروفیسر داؤڈ بھے۔"

"یہ تو ہم وہاں جا کر ویکھیں گے۔ اخون نے کہا۔

"تھیں وہ جگہ دکھانی کی ہے۔۔۔ شرک برادری کو دکھانی
کی ہے۔۔۔ اس کا مطلب غائب یہی تھا کہ عمر اپنی امکنون
سے دیکھ لو۔۔۔ ہم محبوث تھیں کہ کہ اس طرف کھروں کی تعداد
میں مخلوق موجود ہے۔"

"ہاں یہی بات تھی۔۔۔ وہ یہی تباہا چاہتے تھے۔"

"تب پھر ہم کیا کرنے جا رہے ہیں۔ پروفیسر داؤڈ بولے۔
کیا آپ نہیں جانا چاہتے انکل: فاروق کے بھے میں
 بلاک حریت تھی۔"

"یہ بات نہیں۔۔۔ میں صرف بُشید کا جواب منتا چاہتا
ہوں۔"

"ہم صرف جا رہے ہیں پروفیسر صاحب۔۔۔ اس لیے کہ ہم
کس کے سوا کچھ بھی تو نہیں کر سکتے۔۔۔ اس جنگ میں وہ کہ ذہنگی

ان سب کی آوازیں اس پاپ میں گوئی پیدا کرنے
.... انھیں بہت عجیب ساتھا پاپ کا یہ سفر۔ ۱۰
ایک قدم آگے بڑھتے چلے گئے.... پاپ میں انھیں پہنچے
ان وقت نہیں ہو رہی تھی.... اس میں ہوا بھی تھی
روشنی بھی.... لیکن نہ تو ہوا کیس سے آئی مسوں تھی نہ
.... شاید یہ پاپ دوسری دوسر کا تھا.... اور اس
دہان میں روشنی اور ہوا کا استظام کیا گیا تھا.... پاپ میں
لیکھ سو راخ انھیں ضرور لٹک آ رہے تھے۔

یہ بات کس قدر جرت کی ہے.... آخر انھیں بہان پر پاپ
تلکی ضرورت پیش آگئی۔ انکھڑ جہش بڑھا۔

اکن کو..... پردیس را لوڈ چونکے۔
اس مخلوق کو..... ظاہر ہے.... یہ پاپ مخلوق نے ہی
باہم گاہ۔

اگر یہ پاپ بہان اس مخلوق نے فٹ کیا ہے.... تو اس
پہنچنے کے لیے فٹ کیا ہو گا.... انکھڑ کامران مرزا
۔

کھربوں کی تعداد میں مخلوق اس پاپ کے ذریعے اس طرف
ن لڑ پہنچ کے گی۔ انکھڑ جہش بڑھا۔
جب کہ دہان ہوائی جہاں قسم کی چیز موجود ہے.... ہم

گزار کر آخر ہم کیا کریں گے.... اس سے یہ کیسی بہتر ہے کہ ہم
اپنے دین ملک اور قوم کے لیے لاتے ہوئے مارے جائیں:

”ہوں نلیک ہے... بلے تمہارا جواب میں گیا جہشید... اور
میں پوری طرح سلطنت ہوں۔ انھوں نے ملکرا کر کا۔

”ایک سوال میں بھی پوچھ سکتے ہوں۔ فاروق رحان بے
ضرور کیوں نہیں۔

”ہمارا یہ سفر... سو فی صد موت کا سفر۔ جب کہ کمانڈر
اپنی فوج کو سو فیصد موت کے سفر پر نہیں لے جا سکتا۔ اس
دہ خود اکیلا جا سکتا ہے۔ پھر تم سب کو ساختہ کیوں لے جا
ہے ہو۔

”آپ سب کی خواہش پر... دند یہ سفر میں باکل تھا
کرنا پاہتا ہوں۔ وہ ملک رائے۔

”اور اس کا اعلان آپ کر بھی چکے ہیں۔
”ہاں باکل نہ اب بھی سیرا اعلان ہے۔ آپ وک جائیں
تو بہان سے بھی بوث بخٹے ہیں۔

”نہیں.... ہم نہیں جائیں گے۔ اب جو بھی ہو۔ پردیس
دا لوگ بوئے۔

”باکل.... ہم نہیں جائیں گے۔

اس پر بیٹھ کر اس فاری کا پچکر کاٹ پکے ہیں : خان

کما

رجحان تے کما
و قمی ... اس پاپ نے تو الجمن میں ڈال دیا... ائے ان ... آخر یہ برف بالکل سیدھی ہی کیوں ہے یعنی ایک دیوار ہو سکتا ہے یہ برف بہت اپر تنگ پلی گئی ہو اور جہاز کے صورت میں :
اوہ اُن سب کے منہ سے ایک سامنہ نکلا۔
راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوئے

لیکن یہ نسبی موسم میں تو چھپتی ہو گئی :
اس طرف تو ہمیں سب سے پہلے توجہ دینی چاہئے
اگر برف ہر سال گریوں کے موسم میں چھپتی ہوئی تو وہ اتنی ... سرد طلاق ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ دیوار کی صورت خلوق کی ہماری دنیا میں چھا جاتی اس برف نے اسی برف کے پہاڑ ہو سکتے ہیں ... جیساں ہی اسے روکا ہوا ہے، اور یہاں شاید گرمی کا موسم ہوتا ہی انہوں نکتے تھیں برف کے غار ہو سکتے ہیں ... اور یہ دڑخت نہیں دنیا میں ایسے علاقوں ہیں جہاں ہمیشہ سردی پڑتی ہے اسی برف میں دھنے ہو سکتے ہیں، لیکن ان میں سے یا جہاں ہمیشہ گرمی پڑتی ہے ... یا جہاں ہمیشہ موسم منڈلے ایسے بات بھی نہیں ہے آخر کیوں : پردفیر داؤد نے گہرانی رہتا ہے تے پردفیر داؤد نے جلدی جلدی کما۔

بالکل علیک ... یہاں موسم ضرور ہمیشہ سرد رہتا ہے ...
برف کی اونچائی ... بڑھ تو سکتی ہے کم نہیں ہو سکتی ...
پکڑ جمیشہ بے ...
اور وہ کیا ہے ...
اوہ سرگر ... فاروق نے چک کر کما۔

اب یہ ارس مگر کمال سے ملک پڑا :

عجیب بات ہے ... بلکہ عجیب ترین بات ہے : اس سے نہیں اتر رہی نہ محمود نے بوکھلا کر کما۔
آخر کوں سی عجیب ترین بات ہے : مسعود نے بس اس برف نثارے صحن سے کس طرح اتر سکتی ہے : اس نے

جل کر کہا۔

وہ بھی نہیں اثر رہی :

مغلب پر کہ یہاں تو کوئی بات بھی صلت سے نہیں اثر رہی۔ لہذا ذہنوں کو انجامانے کے سچائے ہیں صرف اور صرف اس طرف جانے سے کام رکھنا چاہیے تاً صرف نے کہا۔

وہ تو ہم نے رکھا ہوا ہے۔ نظر نہ کر دے۔

بس سیدھی، کی بات بڑھے چلو.... اور بڑھے چلو فاروق گلستانیا۔

ان کے قدم اٹھتے رہے.... اٹھتے رہے.... یہاں تک کہ پاپ کا سرا آگی، انپر گھشید نے وسری طرف جانکا، اس طرف سوائے دھنڈ کے کچھ نظر نہ آیا۔

اس طرف سوائے دھنڈ کے اور کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ کوئی نظر آرہی ہے۔۔۔۔ اور نہ وہ جہاز۔

وہ سب کچھ تو ہمیں صرف جہاز میں سوار ہونے کے بعد آئے گا۔۔۔۔ اس کے بغیر نہیں۔

لیکن اس کے بغیر بھی وہ جہاز تو نظر آنا چاہیے۔۔۔۔۔ بڑھے۔۔۔۔۔

ایک منٹ! میں تاریخ روشن کرتا ہوں:

یہ کہ کہ اخنوں نے تاریخ روشن کی اور دھندیں اس

کی روشنی لہرانے لی۔۔۔۔۔

یہاں قریباً پانچ فٹ نیچے زمین موجود ہے۔۔۔۔۔ میں نیچے از
لے ہوں۔۔۔۔۔

اللہ کا نام لے کر اڑتا گھشید: پروفسر داؤد نے گھبرا کر
کہا۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم:۔۔۔۔۔ اخنوں نے کہ اور نیچے از کے۔۔۔۔۔
پھر اخنوں کے بیٹے تاریخ کی ختنی لہرائی:

آج جائیں۔۔۔۔۔ زمین ہمارا ہے۔۔۔۔۔ اور سوائے دھنڈ کے یہاں
کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

باری باری وہ سب نیچے آگئے سوائے جری گرم کی
بیوہ کے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ نیچے خوف محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔۔۔ آخر
میں بھی دہی ختنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اب خوف کا کر کیا گی۔۔۔۔۔ جب پاپ کا سفر شروع
ہوا تھا۔۔۔۔۔ خوف کھاتے کی منورت تو آپ کو اس وقت
ختنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس وقت میں خوف کا کر کیا کرتی۔۔۔۔۔ کیا اس
جھلک میں رہتی؟

۔۔۔۔۔ آپ آجائیں۔۔۔۔۔ ڈریں نہیں۔۔۔۔۔ آخر ہم بھی تو آپ کے

ساختہ ہیں اللہ تعالیٰ سے عدگی دعا کریں اور چپلانگ
لگا دیں ۔

آخر اس نے چپلانگ لگا دی اب ان کے
چاروں طرف دھنڈہ ہی دھنڈہ اور اس قدر گھری کر اگر ٹارچ
بچا دی جائے تو وہ ایک دمیرے کو دیکھ بھی نہیں
سکتے سمجھے ۔

یہ ٹارچ کب تک ساختہ دے گی ۔ ایکسر جہشید بڑا ہے ۔
خود کریں ایک ایک ٹارچ ہم سب کے باس
ہے ۔

ہوں بھیک ہے ۔ بھی شرکی ۔ وہ جہاز نظر نہیں آ رہا ۔
اُس پاس ہی کہیں عطا ۔ اس وقت ٹارچ کی روشنی میں
صف نظر آ گیا عطا ۔ اور جو شی ہم اس پر سوار ہوئے
سمجھے ... اس میں روشنی ہو گئی سمجھے ۔

فیر ۔ علاش کریتے ہیں ۔
وہ آگے بڑھے ۔ ٹارچ کی روشنی ایکر ادمیوں
ہے ۔ قدم اٹھاتے رہے ۔

باخل صاف میدان ہے ۔ کوئی گڑھا نہیں ۔
یوں لگتا ہے ۔ جیسے فرش ہو جائے پیروں کے
پیچے ۔

” یہاں ہمارے پے فرش کون بناتا ۔
جہون نے بعت کی دیوار بنادی ۔ وہ فرش بھی بنائے
سمجھے ۔

وہ بہت دور تک پہنچنے لگے ۔ نہ کوئی جہاز نظر کیا
نہ ملنے ۔ پھر بھی ایکوں نے ہمت نہاری، پہنچنے رہے ۔
پہنچنے رہے ۔ اور آخر ایک لمحہ تک اٹھنے کے بعد دھنڈہ میں
پہنچنی ایک غارت نظر آئی ۔ ٹارچ کس روشنی میں وہ اخین
کوئی بھروسہ نہیں ۔

” یہ غارت ہے یا بھروسہ ۔ نادق نے بوکھلا کر کہا ۔
” ہم اسے بھروسہ کی غارت کر سکتے ہیں ۔ آفتاب مسکرا ۔
” تو غارت نا بھروسہ کیوں نہیں کر سکتے ۔ نادق بولا
” غارت نا بھروسہ تم کہ وہ روکا کس نے ہے ۔ ” محدود
نے فرزانہ کہا ۔

” شروع ہو گیا ۔ کچھ دھنڈکا تو خیال کرو ۔ ” اصف نے جہاز
کو کہا
” دھنڈ کو جا ہے ۔ ہمارا خیال کرے ۔ ” شوکی نے
کہا

” ہاں واقعی ہم تو یہیں اس کے سماں ۔
” گویا یہ وادی دھنڈ ہے ۔ ” فرزانہ کی آغاز لرا ۔

وادی... وادی دھنڈے... یہ... یہ... یہ تو کسی ناول کا نام ہو
ہو سکتے ہے: فاروق نے بوکھل کر کہا۔
آخر تاول کا نام پھر پڑا ہی پڑا... یا مر تم میں کسی ناول
نگار کی روح تو نہیں آگئی۔ آفتاب نے اسے گھورا۔ لیکن
دھنڈ میں گھورنے کا سیا پتا چلتا۔
بیان تر اس چھوٹی سی عمارت کے سوا کچھ نہیں ہے۔
آخر دہ کھربوں کی تعداد میں مخلوق کہاں ہے... اس کے
ملکات کہاں ہیں:

پوکتا ہے... یہ صرف ان کی جلدگاہ ہو... ملکات
اگے کمیں ہوں:

لیکن بہشید... صرف ایک سیدھے میں جانا ہے... تاکہ دیکی
میں ہم کمیں پاپ سے اوہر ادھر ہو جائیں۔ پردیسر داؤد
نے کہا۔

اچھی بات ہے... اس کا خیال رکھوں گا... تو یہ عمارت
بھی اس پاپ کی باطل سیدھے میں آئی ہے... لشاف کے
ٹھوڑ پر یہ بھی طیک رہے گا۔

مگر یہ دھنڈہ اس برف کی وجہ سے ہے:
بتا نہیں... دنیا کے ماہرین اس علاقے تک نہیں پہنچے...
وہ سچ کر ہمال راسخ گرنے کے تو اصل بات سانتے آئے کہ:

پردیسر داؤد ہوئے۔
آخر دہ اس عمارت کے قریب پہنچ گئے... عمارت لکھی
کی بینی ہوتی تھی... اس کا دروازہ بھی سانتے ہی نظر
آیا۔
اس پورے صدائ میں ایک یہ عمارت کس قدر بیباں گل
رسی ہے... آخر ہم کہاں آگئے ہیں... کہیں ہم کوئی خواب
تو نہیں دیکھ رہے... سیرا مطلب ہے... ہم سورہے ہیں، اس
صدائ میں اور خواب دیکھ رہے ہوں... یعنی ابھی اس طرف
نہ پہنچے ہوں...
خواب ہم میں سے کوئی ایک دیکھ سکتا ہے... نہ کہ ب
خواب دیکھیں گے: خان رحلان نے متینا یا۔
باتیں جیک ہے... لیکن ہو سکتا ہے... ہم میں سے
کوئی ایک ہی یہ خواب دیکھ رہا ہو... اور یہ یا نہیں خواب
میں ہو رہی ہوں...
نہیں بھی... کم اذکم یہ خواب نہیں ہے: اپنے بہتیہ مرا
بُوئے۔
وہ کیسے نہیں... یہ بات آپ اتنے یقین سے کس طرح
کر کے ہیں:
پہنچ یہ بعد مجھے دکھانی گئی... پھر شوکی بارڈرز کو...
...

میں شروع سے اس بات پر سوچتا رہا ہوں... کہ آہز ہے
یہ جگہ کیوں دکھانی کی تھی... پھر جب یہ بات صدم ہوئی
کہ شوکی براورز کو مجھے دکھانی کی ہے... تو میری حیرت
اور بڑھی... اور میں مسلسل اس بارے میں سوچتا رہا کہ آخر
کیوں... انھیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی...
تو پھر... وجہ بھی میں آئی :

ماں ! وہ لوگ چاہتے تھے... ہم اس مخلوق کو... کھروں کی
اعداد میں اس مخلوق کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں... اور دنیا کو
 بتا دیں کہ اس مخلوق کا خطہ ہمارے سروں پر کس حد تک ہو گزد
 ہے... اور یہ بات ہم نے دنیا کو بتا دی... لیکن نہیں...
 ہم نے نہیں... میرا مطلب ہے۔ میں یہ بات پی گیا... میں
 نے دنیا والوں کو نہیں بتایا... کیونکہ یہ میں اس کی حقیقت ہے
 میں بتا دھا... یہ دار خالی جاتے دیکھ کر انھیں نے شوک پڑھنے
 کو یہ جگہ دکھانی... اور ان کے ذریعے سے یہ بات ساری دنیا
 میں پھیلا دی۔

کیا مطلب... کیا اس مخلوق کا کوئی وجود نہیں ہے...
 میں تو بھی نہ کو گا کہ اس مخلوق کا باہل کوئی وجود نہیں ہے؛
 کیا... نہیں؟ وہ سب کہ ساخت جائے۔

دیسی کاراتا

وہ سب حصہ میں پیشے سات کھڑے تھے... مگر
تو ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے... اس وقت
ایک دشیہ کی ثاریں بچھ لگی... ایک دشیہ کامران مرزا نے فدا
اپنی تاریخ روشن کی اور بوئے،
”میں بھی اب یہی کہتا ہوں... اس مخلوق کا کون وجود
نہیں ہے؟

لیکن بھی... ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ پکے ہیں... تم
تو ان میں سے ایک سے مقابلہ جھی کر پکے ہوں:

ماں ! وہ روپورٹ تھا۔

”روپورٹ تھا... تو نہیں... یہ نہیں ہو سکتا... اس میں
کے تو خون تک نکلا تھا۔

۔ مصنوعی گوشت... مصنوعی خون اور مصنوعی ٹپیوں کا بنایا ہوا
یہ روپوت انہیں نہیں کہا سکتا۔ دہ بولے۔
۔ اُنہاں کا... پا آپ کی کہ بے ہم ہے کہ کہی آوازیں
بھریں۔

۔ ایک بمشید بھل ٹھیک کر رہے ہے ہم۔۔۔ میں بھی بھی
کتنا ہوں تے پروفیسر بولے۔
۔ اُنہیں اُنہیں تے اُنہیں اُنہیں کو دنیا کو اپنی پسیت میں
لے لینے والا بکر بیوں چلا دیا گیا۔۔۔
۔ دنیا کو خوف کی پسیت میں دینے کے پیسے۔۔۔ دنیا کو
تباہ کے انسانوں کو کھروں کی تقداویں اس منطق سے بچا سکتا
ہے۔۔۔ لیکن اس کے لیے تمام ملکوں کو اس کے نام تے
بطالیات بلا جون رچرا مانہ ہوں گے۔۔۔ پروفیسر داؤڈ نے بھری
ہوئی آواز میں کہا۔

۔ اوہ...۔ اوہ۔۔۔ ان کے منے نے نکلا۔
۔ مان۔۔۔ اور جائے اس علاقے کی طرف سفر شروع کر دینے
کے بعد... دنیا میں اس سلسلے میں کام شروع ہو چلا ہوا۔۔۔
اب اشارجہ ہر ہاک کے اس منطق کے مقابے کے نام پر ہر
چیز وصولی کر رہا ہوا کا۔۔۔ خوف میں قوبے ٹکک دھرم دھرم

۔ اپنی پانیاں اس کے حوالے کر رہے ہوں گے۔۔۔ تمام ملک خود
کو لکھاں بنا رہے ہوں گے۔۔۔ تاریخ میں... دہ اس مخلوق
کے لئے سے پہنچے رہیں... اور انھیں جنگ بھی نہ اڑنا پڑے
لیوںکے دہ دیکھو پہنچے ہیں.... صرف ایک... مخلوق میں سے ایک
بھی ان کا بس نہیں پہل سکا تھا۔۔۔ اسخون نے یہ منطق
بھی کاری گزی سے بنائی۔۔۔ ایک تو اس بات کا خال رکھا کہ
اتفاق دہ کسی درستے سارے یا درستی سرزیوں کی مخلوق مضموم
ہو۔۔۔ اس میں سے کچھ ایسی شعائیں خارج ہوتی ہیں کہ
ن کی طرف ویکھتے والا فوراً بے ہوش ہو جاتا تھا جیسے کہ خادم
الله بھی ہے ہوش ہوا۔۔۔ درستے پست سے لوگ بے ہوش
ہوتے۔۔۔

۔ اور جب تک ہم برف کے اس پار نہ آ جاتے۔۔۔ اس
کی ہوا ہیں نہیں لگ سکتی حق۔۔۔
۔ ارسے۔۔۔ تو کیا سڑھری کرم ہیں یہی بتانے آئے
تھے۔۔۔ ایکسر کامران مرزا بولے۔

۔ مان باشک۔۔۔ وہ جو نکر مسلمان ہو چکے ہیں۔۔۔ اس نے اشارجہ
کے اس منصوبے کو لذت کی لفڑ سے دیکھتے ہوئے دہان سے
لندہ ہرئے اور سدھے تھاری طرف آئے۔۔۔ لیکن کچھ بتانے
کے پہلے ہی ہلاک کر دیے گئے۔

وھت تیرے کی کھودا چولے محلہ پھاڑ = فاروق
بے بھنا کر کما۔

چوپے کو کھودو گے تو یہ بھنی بھلے گا.... پھاڑ ہی
بھلے گا نا = آفتاب نے من بنایا۔

اور اگر انفاق سے بھنی نسل بھی کئے ... تو بھی کیا ہے
یہاں بھنی بے چارہ بھی کیا کرے گا =

کم از کم ہمیں اس میدان کی سیر ضرور کرا دے گا =
اب اس میدان کی سیر کرنے کی ضرورت وہ بھی

پیر خال ہے انکل ہمیں فوری طور پر واہیں پہننا چاہے ...
اور پوری دنیا کو تبا زینا جائے میں بھی یہی کہنا ہوں =
آصف نے کہا۔

چلتے ہیں بھی اس قدر جلدی کی بھی کیا ضرورت ...
اور پھر برف کے اس پار بیچ کر کون سا ہمارے ہے سائل ...

کوئی جہاز تیار نہ جانے گا = الیکٹر جبشید نے من بنایا۔
ہاں اور کی ... کم از کم اس عمارت کو تو اندر ...

ویکھ لینا چاہیے ... درز حسرت بہے کی = نمان رحمان نے
کہا۔

حسرت رہے گی ... لیکن انھیں کی حسرت رہے گی، فادون
نے حیران ہو کر کہا۔

کہ نہ جلتے اس عمارت میں کیا تھا.... کاش ہم اس کو دیکھ
کر آتے ہیں ۔

اچھی بات ہے ... آؤ = الیکٹر جبشید نے کما اور دروازے
کی چھپنی گیا کہ اس پر دیوار ٹو لا ... دروازہ کھل گیا ساتھ
ہی انہوں درختی ہو گئی۔

ٹکر ہے ... درختی کی شکل تو ہنڑ آنے ہے

لیکن = مدشی اس میدان کی دعند کو تم کرنے کے یہے نامہن
ہے ... جب کہ ہمیں اس دعند کی دستے سے مشین پیش آ
ہی ہے ... ہماری دوسری نماری بھی بہت صلد بھئے والی
ہے ...

فکر نہ کریں ابھی بہت تاریخیں ہیں =

وہ اللہ کا نام ہے کہ عمارت میں داخل ہجوتے ...
مارت میں صرف ایک بڑا سا کمرا تھا اور اس کے اندر
بہ درخت نہ تھا ... دروازہ بند کرتے ہی بُن بُجھ گیا ...
اوہو ... دروازے کو تو کھلا رکھتا پڑے گا :

انھوں نے دروازہ کھول دیا ... اور پھر درختی ہو
گئی ... عمارت میں کوئی فرنچیز نہیں تھا اور کوئی چیز میں
تمی ... صرف ایک کافٹہ بڑا تھا ... اور اس کافٹہ پر کچھ
تجزیہ تھا ہے ...

”میں... اس پر تو تحریر موجود ہے، فاروق نے چلا کر کہا۔
کیونکہ سب سے پہلے اس کی نظر اس پر پڑی۔

”سب اس تحریر پر جھک گئے.... لکھا تھا:

”ڈیٹر المپکر جشتید، المپکر کامران حمزہ اور شوکی براذرز!

ہم جانتے ہیں.... آپ لوگ یہاں تک آزماز

سخنے میں کامیاب ہو ہی جائیں گے۔ اگرچہ ہم یہ

گوشش کرنے لگے کہ نہ بینےں ہیں.... برف کے دہراتی

طرف جمل میں ہی سمجھتے رہ جائیں.... آپ کو دیپی

کے پے کوئی جائز بھی نہیں ملے گا.... یہ بات بھی

ہم جانتے ہیں.... لیکن دیپی کا مقابلہ تو اس دادی

میں ہی ختم ہے۔ اب آپ لوگ اس پاپ کے

ذریتے جمل میں نہیں جا سکیں گے۔

کیون کہ پاپ اب آپ کو برف میں نہیں ملے

گا۔۔۔ برف نہیں میں مل جائی ہے۔۔۔ آپ لوگ

حیران ہو رہے ہیں گے کہ آپ کو جملہ پاپ کیوں

نہیں ملے گا۔۔۔ اس یہے کہ آپ کے دہراتی طرف

جاتے کے بعد اس پاپ کو تباہ کر دیا گیا ہے۔۔۔

اس کا استحکام بھی پڑے ہی کریا تھا۔۔۔ اس عمارت

کا دجد اب آپ کی سمجھے میں آگی ہو گا۔۔۔ اگر نہیں

تو پرد فیض دادو سمجھا دیں گے۔۔۔ اس کا دروازہ کھلتے
ہی وہ پاپ پچھل جانا تھا۔۔۔ اور وہ پچھل جکھاتے
ہیں اگر آپ دروازہ نہ کھوئے تو وہ پاپ باقی
رہتا۔۔۔ اور آپ لوگ داہیں جا سکتے تھے۔۔۔
لیکن آپ بھدا اس عمارت کا دروازہ کیوں نہ کھوئے،
آپ کو اس میں راز ہی راز محسوس ہو رہا تھا۔۔۔
ہم نے اسی یہے کام کیا۔۔۔ تاکہ آپ اپنے ہاتھ
سے اس پاپ کو ختم نہ دیں۔۔۔ لیکن دیپی کا راستا بند
کر دیں۔۔۔ اب اشارہ دہی کرے گا جو اس کا منصوبہ
تھا۔۔۔ کوئی اس کی اس پاپ کو سمجھنے والا موجود نہیں
ہو گا۔۔۔ پوری دنیا اس کے پھر میں آ جائے گی،
یہاں آ جیکے ہے۔۔۔ اب تک ان کا کام شروع ہو چکا
ہے۔۔۔ اور آپ لوگ۔۔۔ اس پوری دنیا کے کچھ بھی
کام نہیں آ سکتے اس یہے کہ اب آپ خود ہے بس بھی
یہ پوری قادی آپ کی قرب ہے۔۔۔ آپ پسند کریں تو اس
منکان میں دم توڑیں۔۔۔ یا میدان میں۔۔۔ یہاں کھانے
پینے کو بھی کچھ نہیں۔۔۔ لہذا آپ لوگ چند دن سے
زیادہ ذمہ نہیں رہ سکیں گے۔۔۔ کوئی یہ کیس آپ کی
ذمکی کا آفری کیس ہے۔۔۔ جب کہ بیک لگگ اور

اے ہوئے دم توڑیں گے... موت تو آخر ایک دن ہر رنی
ھے۔ اس دن کو آنے سے کوئی روک نہیں سکتا... تو
کس طرح روک سکیں گے جلا: انپرٹر جمیش پر مکون آواز
ل بولے۔

اے... مگر... انگل: شوکی زور سے اچھا۔

بیان اے مگر تھی کون ہے: خاروق کے بڑے ہے
ہر چیز۔

ہم نے جو کھروں کی تعداد میں بیان اس مخصوصی
کو دیکھا ہے... وہ کیا تھا۔

آئینوں کا کھلی... آئینے وہ آئندہ لگا کر صرف چند
دشت بیان نہ کرتم لوگوں کو دھائے گئے تھے... ان آئینوں
کا عدد سے وہ کھروں نظر آتے تھے... جیسا کہ ایک بت
سے ہال میں اگر چھوٹے بھوٹے آئندہ لگا دیے جائیں... اور
الہ ہال میں ایک آدمی بھٹا دیا جائے تو وہ آدمی ان نام
کیوں میں نظر آنے لگے گے اگر یا ہزار ۱ آدمی نظر آئیں گے
یہ آدمی کے نہ پر و فیر وادو کئے چلے گے۔

اوہ... لیکن انگل... اس کام کے لیے تو اخیں یہاں

نگت آئنے لگانے پڑتے ہوں گے:

پوری دنیا کو دوشا آسان کام نہیں... اس کے لیے آخر

جیکان ابھی نہذہ ہیں اور اس سخوبیے میں نہ کا
اہم بول رہا ہے... اب تھارے یہے بیان موت
بی موت ہے... اپنی موت سے بلو۔

فقط

جیکان اور عیک لگک

تحریر پڑھ کر وہ لکھتے میں آگئے۔

تو اس عمارت کے دروازہ کھلنے سے وہ پاپ تباہ پو گیا،
گواہیوں کیزادوں کام کی گیا تھا... اور وہ برف باخل مصنوعی
ہے... یہ دھنڈہ بھی مصنوعی ہے... مخصوص بھی مخصوصی ثابت
ہو چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم کیا کریں؟

اب کرنے کے لیے وہ بھی کیا گیا ہے... بیان یہ
جلتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ خاروق نہ منہ بنایا۔

کم بجنزوں نے جماں سے بھانسی گھر بھی بنایا تو کہا:

فاروق روشن کے قریب پو گیا۔

ہم... سیراول گھرا رہا ہے: جیونہ جیونی گوم بول۔

گھبراٹے اور پریمان ہونے سے ہم اپنی موت کو نہیں
ٹال سکتے... وقت اگر آگیا ہے تو مرا ہو گا... لیکن ہم
بزرگوں کی موت پھر بھی نہیں مریں گے... نہذکی کے لیے
کوشش کرتے ہوئے جان دے دیں گے... اپنے اللہ کو یاد

تاکہ ہماری دوائی کا راستا بند ہو جائے...۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کے علاوہ بھی اس عمارت سے بہت کام یادگی ہے: پر وہ فیض سوچ میں تگم ہوئے۔

تو بھر پچھے پلتے ہیں:
وہ عمارت قیں آئے...

”اس پوری عمارت کا بغور جائزہ لینا ہوگا۔۔۔ یا بھر اس کے فرش کو اکھاؤنا ہو گا۔۔۔ تاکہ پڑھ پڑھے۔۔۔ اس کے پیچے کیا ہے؟ پر وہ فیض ہوئے۔

”ایک بات میرے ذہن میں بچھ رہی ہے۔۔۔ جب یہ برف مصنوعی ہے۔۔۔ تو بھر اس برف کی دیوار کو بھی تو ختم کیا جاسکتا ہے۔۔۔ اور اس صورت میں ہم برف کے دلاری طرف جگلی میں بلکہ سامن پر پیش کرتے ہیں۔۔۔ فرزانہ نے جلدی جلدی پکا۔۔۔

”ہوں بھٹک ابھے۔۔۔ ہم اس پتو پر غور کرنا ہوگا۔۔۔ پر وہ فیض اے۔۔۔

انھوں نے عمارت کا جائزہ شروع کیا۔۔۔ ایک ایک دیوار کو اور فرش کو دیکھا۔۔۔ آخر صورت علی خان۔۔۔ بھر دھرے کوئی نہ فرش کو اکھاؤنا شروع کیا۔۔۔ ان پر جنون کی کی حالت خودی تھی۔۔۔ وہ چاہتے تھے، جلدی جلد کچھ صعلوم ہو جائے۔۔۔

لئے بڑے بڑے پاپڑ تو بینا ہی پڑتے ہیں تھے۔۔۔ ہم!۔۔۔ یہ بات بھی معلوم ہو گئی۔۔۔ انھل ایک بات کنا چاہتا ہوں؟۔۔۔ شوکی بولا۔۔۔

”چاہے سو کو۔۔۔ یہاں اور کام ہی کیا ہے۔۔۔ باقی کذا اور مرزا۔۔۔ فاروق نے من بنایا۔۔۔

”ہمیں چل کر کم از کم اس پاپ کو دیکھ تو لینا چاہیے۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ سحر بر بھی دھوکا ہو۔۔۔ ہاں؟۔۔۔ بھی ٹھیک ہے۔۔۔

”وہ سب اس عمارت سے نکل آئے۔۔۔ اور اس پاپ کی طرف چل پڑے۔۔۔ عمارت کی سیدھی میں چلتے ہوئے وہ برف کی دیوار تک پہنچنے۔۔۔ وہاں واقعی اب پاپ کا ٹانٹان سکتے ہیں تھا۔۔۔ پہنچنے ہوئے پاپ کے کچھ بھروسے ضرور زمین میں پڑے تھے۔۔۔ گواہی کے آس پاس کا باب مچھل کر پیچے آگرا تھا۔۔۔

”کم از کم ان کی بربات تو درست ہے۔۔۔ کہ پاپ مچھل گا ہے۔۔۔ اب ہم بھر اس عمارت تک جانا پڑے گا۔۔۔ اور یہ سرچا پڑے گا کہ آخر اس عمارت کی یہاں کی ضرورت تھی۔۔۔

”ایک ضرورت تو بھی تھی کہ پاپ کو چھلانا تھا۔۔۔

کچھ سامنے آجائے... درد بھوک اور پیاس الحین کچھ کرنے
کے قابل نہ رہنے دیتی۔

فرش کے اکھڑتے ہی وہ حیرت زدہ رہ گئے... پہنچ
تو پوری تحریر کاہ بنائی گئی تھی....

وہ مارا! اب اس عمارت کا مقصد سمجھ میں آیا... لات
تو دراصل اس تحریر کاہ کو چھپانے کے لیے بنائی گئی تھی۔
تاکہ ہم اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں۔ پر وہ فیسر جلتے۔
یہیں ہمگی ہم اس سے بھلا کیا خاندہ اٹھا لیں گے:
”میرا خیال ہے... بفت کی دیوار کو تباہ کیا جاسکتا ہے
اس کے ذریعے:“

”احمد ان سب کے من سے نکلا۔“

”یہ لام تو پھر آپ کا ہے... ہم تو صرف آپ کو کام
کرتے ہوئے دیکھ سکیں گے:“
”یہ بھی بڑی بات ہے... کہ تم ہوں... تم نہ ہوتے
تو میں تو ہوں کا کوئی مر جاتا۔“

”وہ میں کھا رہی ہوں:“ بیرونی جیری گوم بول۔
اور وہ سکرا دیتے... اب پر وہ فیسر داؤد نے کام
شروع کیا... وہ ان ذات سے جٹ گئے... لاتے...
اب جتنے رہے... نہ جانے کتنی دیر اس کام میں تک گئی...“

وہ سب مل گئے... تک آگئے اور یہ خیال کرنے لگے کہ
پر وہ فیسر صاحب اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور
بفت کی دیوار نہیں ٹوٹے گی اور وہ اسی وادی میں
بڑیاں رکھ کر مر جائی گے... ان کی آنکھوں میں آنکو
آگئے۔

”پر وہ فیسر انھیں... کیا آپ کامیاب نہیں ہوں گے... کیا
بفت کی دیوار نہیں ٹوٹے گی؟“ فردت نے آنکھوں میں آنکو
بھرتے ہوئے کہا۔

”میں نے ابھی ہست نہیں ہاری میری بچی:“ پر وہ فیسر
بولے۔

”لیکن آپ کے چہرے پر اب تھکن کے آثار نہدار ہو
پچکے ہیں:“

”وہ... وہ بھوک کی وجہ سے... دراصل میری بھوک
پک اٹھی ہے... یہ اور بات ہے تو میں نے ذکر نہیں
کیا تھا:“

”اضوس! ہمارے پاس کھانے کے لیے تو کچھ بھی نہیں...“

”میرے پاس ایک نافی ہے انھیں... یہنکن وہ بھوک آپ
کو کیا سہارا میں گی... فردت بول

”تم دو تو سی... وہ بے چین ہو کر دے۔“

فرحت نے اخھیں مٹافی دے دی..... اخھوں نے اس کا
کافہ آتارا اور نہ میں رکھ لی - دینا کا بڑا سائندان
بھوک کے ہاتھوں تنگ آکر ٹانک کھانے پر بجور ہو گیا
تھا.....

• انسان بھی کیا چیزہ ہیں : فرحت بول۔

"ہاں بیک دد دن کھانے پینے کو کچھ نہ لے تو
بس گی کام سے :

• میں ابھی کام سے نہیں گیا.... نکر نہ کرو : پروفیسر
بولے :

اب وہ بھر آلات سے جھگڑا رہے تھے.... لہ
بہے تھے.... ان کا جسم اس قدر سردی میں پینے پینے
ہوا تھا۔

• اب ہم آپ کی کامیابی کی دعا کریں اٹکل : شوکی نے بھرائی
ہرچی آزادی میں کہا -

• یہ بھی کوئی پرچھنے والی بات ہے : وہ بولے -

• تو ہم سب اللہ کے خونر بھک جاتے ہیں آپ
کام میں لگے رہیں : انکیپر کامران مرازا بولے -

• ابھی بات ہے :

وہ سب نماز میں صورف ہو گے گو گزا کر

دعا کرنے لگے اور پر فیر صاحب براہ راست کر بے
تھے ان کا جسم براہ حرکت کر رہا تھا ان بے
کے ہاتھ اسکے ہوتے تھے اخھوں میں آنسو تھے
اور یہ آنسو پٹ پٹ کر دے تھے

آنسو کرنے رہے گرتے رہے یاں لٹک کر ان
کی آنکھیں خشک ہو گئیں ان کے کپڑے تر ہو گئے
ایسے میں ایک دل ہلا رہنے والی کوک سنائی دی۔
پروفیسر دادو کا جسم زور سے اچھلا بے سے جسم بھی
بہت اونچے اچھے ...

اور بھر وہ زمین پر گرے تو اخھوں نے اس عمارت
کو بھی تباہ ہوتے دیکھا لیکن وہ اس سے کچھ دور
گرے تھے ورنہ اس کی نکریوں کے درمیان رب پکے
تھے

اور بھر اخھوں نے ایک شور سنا بہت عرب
ثغر -

جتنگ کا آغاز

شود مجھ میں نہیں آیا۔ انپر بہشید پڑھا۔
شیشے کے ٹوٹنے کا شور لگتا ہے یہ تو نہان رہا۔

شیشہ ٹوٹنے کی آوازیں اگر یہ دفعی شیشہ ٹوٹنے کی
میں تو بھر اُنی آوازیں کماں سے آ رہی ہیں یہاں
آتنا شیشہ کماں ہے: انپر کامران مرزا نے کہا:
وہ دیوار برف کی نہیں تھی شیشے کی تھی:

کیا یہ وہ اُنک ساختہ چلائے۔

ہاں وہ ٹوٹ گئی ہے: یہ سارا نظام ٹوٹ گیا ہے۔
صمنوعی فادی اب صمنوعی نہیں رہی ان لوگوں نے طالع
کو یقین کی حد تک پہنچانے کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا.....
تاکہ پوری دنیا یہ بات جان لے کہ اس طرف کھربوں کی تعداد

میں نہیں تھوڑا موجود ہے:....

اُنکے تو پھر اُتھے جل کر اس دیوار کے لئے
کا تظارہ کرو لیکن خونک پونک کر دے گیا۔
لیکن تکیا ہے:....

ہم تو اس پر ٹاٹھ پہنچتے ہے ہیں وہ تو ہمیں
باشک برف لگتی تھی پھر ہم نے آگ سلاک کر برف
کو لچھلایا بھی تھا:....

اوہ ہو صحنی نہیں بچھتے تھیں شیشے کی دیوار وہ بھی
خود ری سی اور میانچھ کھڑا کر کے اس پر برف منڈھ دی گئی
تھی اور درست زبرد کو سرد کر دیا گی تھا تاکہ برف
لچھلتے کا نام نہیں ہم نے آگ سلاکی تھی تو برف
خود ری سی بچھل تھی ورنہ اسی وقت سارا راز کھل جائے،
اور اب یہ بات بھی بکھر میں آگئی ہے کہ اس پاپ میں درجن
اور ہوا کیوں آ رہی تھی اس سے کہ وہ تو برف کے
اندر دھپنا ہوا نہیں تھا کھلی دھپنا میں تھا اور اس میں
نالے گئے سوراخوں میں سے روشنی اور ہوا اور پھنسنے
تھی:....

حد ہو گئی آصف نے جتنا کر کما۔
اس کا مطلب ہے:.... پوری دنیا کو اُنکو بنانے کا نہیں

حکایہ

ہاں : باخل اسی طرح ... جس طرح ان لوگوں نے چاند پر
بانے کا ڈرامہ کیا تھا اور پوری دنیا کو اُن دی کے
ذریعے اس اس کا قائل کیا تھا کہ وہ چاند پر جا پئے ہیں۔
حالانکہ ان لوگوں نے ایک مصنوعی سر زمین بنا لی تھی ... اس پر
ان کی پانہ کاڑی اڑی تھی ...
یہ لوگ بھی عجیب ہیں ... آخر اس طرح دنیا کو اُن
باکر اخنیں کیا عطا ہے :

- ایک تو یہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کے خواب رکھ
ہے ہیں ... دوسرے ان جھنگٹوں سے یہ اس قدر دولت
جمع کر لیتے ہیں کہ ہم سچ بھی نہیں لکھ سکتے ... ہم لوگ انہوں
نہیں لگا سکتے ... لکھنے دولت مند لوگوں نے چاند پر رہنے
کے لیے پلات خری میں ہوں گے ... اب کہاں کھے وہ
چلاٹ؟ ... اب کیوں یہ بار بار چاند پر جا کر اس کی
زیمن کر آباد نہیں کرتا ... اب یہ ہمارا بنا دیا گیا کہ رہا
اکیس زمین شیں ہے ... زمین بخوبی ہے ... گونج چیز اُن شیں
سلی ... اگر یہ بات حقی تو لوگوں کو چھکا کیوں تھا ... باخل
یہی صورت اس کیس میں ہے ... پوری دنیا کو خوف لے پہنچ
ہیں دے دیا گی ... ہم سب لوگوں کو نیند کے حالت میں یا

خوبی بادند کو ہوش کی حالت میں کھروں کی تعداد میں محفوظ رکھا
گئی ... تاکہ یہ کافی پوری دنیا میں بھی جائے ... مجھے
اشاہزاد کانفرن میں جلایا گیا ... جہاں میں نے تصدیق کر کے دنیا
میں ایک داری ایسی ہے ... جہاں یہ محفوظ کھروں کی تعداد
میں آیا ہے ... وہاں میرا متابر ایک محفوظ سے کراہا بھی گیا ...
یہ پہلا موقع تھا ... جب ان کو شکست ہوتی ... میں اس
محفوظ کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ... لیکن اس سے بھی
کافی فرق نہ پڑا ... لوگوں کو یہ تاثر دیا گیا کہ جب کھروں
کی تعداد میں یہ لوگ ہیں ... تو ہم ان کے مقابلے میں کی کر
لیں گے ... جب کہ ایک کے ہلاک کرنے کے لیے اتنے پاڑ
بیٹا پڑتے ہیں : اپکرد ہجشید کھتے پلے گئے -

آئیے چھر ... اس دیوار کو دھیس :

محفوظ نے دیوار کی طرف دوڑ لگا دی ... ایسے میں
آفتاب نے چونک کر گوا :

- ارے ... دھنہ پھٹ کی گئی ... اجلاسیل رہا ہے ...
ہاں : یہ تو اب ہوتا ہی ہے ... بخوبی دیر بعد یہ باخل
نام میلان نظر آئے گا ... غالبہ ہیاں بھی اس جھنگل کی طرف
درخت تھے ... ان لوگوں نے ان درختوں کو صاف کر دیا اور ہیاں
سیداں بننا دیا ... :

و پیسے منوریہ یہ غصب کے سوچتے ہیں:-

• ہاں ! لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی ان میسوں کے بے ہم بیسے پیدا کر سکے ہیں اور اس ہے یہ غرف اور صرف ہم میسوں سے خوف کھاتے ہیں سوچتے ہیں ...
ہم کہیں ان کا یہ منصوبہ بھی چوپٹ نہ کر دیں :

وہ درڑتے ہوئے دیوار تک بیٹھ گئے ... اخفن نے ایک عجیب منظر دیکھا سینکڑوں من شیش ٹکڑے ٹھوڑے ہوا پڑا تھا اور اب اس دیوار کا نام دشمن تک میں تھا شیش کے ٹکڑوں کے ساتھ برف کے ٹکڑے بھی موجود تھے اور دور بہت دور ... یعنی قریباً ایک میں کے فاسنے پر اپنیں وہ درخت نظر آ رہے تھے ...

وہ ان درختوں کی طرف دوڑنے لگے ... راستے میں شیش اور برف بیکھرا پڑا تھا ... اپنیں اس سے بچ کر گورنا پڑا درمیان میں راستا صاف تھا کیوں کہ شیش یا تو بالکل اس طرف تھا یا بالکل اس طرف درمیان میں کچھ نہیں تھا اور جب وہ درختوں کے پاس پہنچے تو دہان بھی شیش بچھرا ٹلا -

• پردھیز انکل ... یہ بات بھو میں نہیں آئی کہ آپ نے یہ سب کس طرح تباہ کر دیا ہے

• جب میری کچھ بھو میں نہ آیا تو میں نے مشتبہ اور منقی دوستاروں کو آپس میں ملا دیا بس اس کے بعد ہی یہ سب کچھ ہوا۔ دراصل وہ عمارت اس دادی کا گنڈول روم تھی اور اس کے پیچے وہ آلات اسی سلسلے میں لگائے گئے تھے اس میں شکر نہیں کہ یہ لوگ ہیں فکار
• لیکن ذکر شیطانی ہے ... انسانی سوچ نہیں ہے ... مگر سوچ انسانی ہو تو دنیا کے یہ بہریں ثابت ہو سکتے ہیں ... اور اس کا ایک بھی راستا ہے ... یہ کہ یہ مسلمان ہو جائیں تھے ...

• ہم : ہم صرف دعا کر سکتے ہیں یہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے ... ہمارے بس کا نہیں : اشغال مکرایا۔
اب وہ درختوں کے درمیان چل رہے تھے اور ساصل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ساصل پر پہنچے تو ان کی حیرت اور بدمجی دہلی جوں کی لوں ساصل کے پاس کھڑی تھی

• حیرت ہے ... اس نے اس وقت سے اب تک اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کی : اصفہان پر پڑا یا ...
• مرمنی کی مالک ہے حرکت کرنے کا موڑ نہیں بنایا ہوا : فاروق نے ملکا کر کر کیا۔

” ذرا ایک منٹ : انپریز جسید نے چنک کر کہا اور بغیر
اس کی طرف دیکھنے لگے ...
” اوہ بہا ! یہ قمردہ ہے :
” اس کی آنکھیں باسل ساکت ہیں ... تاہم ہم تجویز کر
لیتے ہیں ... منور علی خان ... ذرا ایک تیر تو اسے ماریے :
” مردہ پر تیر چلانا مجھے اچھا میں لگا :
کوئی بات نہیں ہمیں یہ دیکھتے کے لیے کہ یہ زندہ
ہے یا نہیں یہ تجویز کرنا پڑا رہا ہے ... اسے ساتھ
کے لیے نہیں : یہ کہ کر انہوں نے تیر مارا۔
” یہ دعائی مر جیک ہے :

” میں اس وقت اپنی ادپر سے آئی ایک آدازانی
دی ان کے سر ادپر اٹھ گئے پھر وہ خوشی سے
چلا گئے :

” یہ یہ تو راکٹدم ہے ... ۔۔۔ بھنی واد مزا آگیا۔
ہمیں یعنی کے لیے آرہا ہے :
” چلو خلک مل ہوں مل لیکن ہمفت نے جوک
کر کہا -

” کیا کتنا چاہتے ہوئے :
” اتنے افراد تو راکٹدم میں نہیں ساکھیں گے :

” بھی کہی مچد لگاتے گا...
” اشارجہ داۓ ہم پر اس تدریم بان کب سے ہو گئے :
” جب سے ہم نے اس دادی کا یہ رے غزن کیا : فائز
سکرا یا -
” یہ بات تو انھیں چدائی پا کر سکتی تھی کہ مہربان نہ
” چدائی ہو یا نہیں پا ہم نے ان کی دادی جان بوجو
کر تو قزوی نہیں :
” میرا خیال ہے ہمیں اپنے بجاو کی تیاری کر یعنی
چاہئے : انپریز جسید بدلے :
” کی مطلب ہے :
” انشا جسہ ہذا زندہ دنیا میں لوٹا ہرگز پستہ نہیں کرے
گا اس دادی کے تباہ ہو جانے سے ان کے اس منظہ
کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر ہم دنیا میں وٹ کے
تو ضرور ان کا مقصودہ میں ہو جائے گا :
” ہوں : بات معقول ہے راکٹدم میں ضرور ہمارے
خاتم کا استظام ہے جمالو :
” دوڑ کر درختوں کے درمیان جا پہنچنے اور آن
کی آن میں سب نے درختوں کے جیچے اونٹے لے لی۔
” دیکھنے بھی دیکھنے راکٹدم زمین پر آ ٹکا پھر اس کا دروازہ

کھلا..... پسے بیک لگ جھلائیں ٹاکر نہیں اڑا، جسے
جیکان اور اس کے بعد اشاریہ۔
کہاں چھپ گئے ہیں آپ لوگ.... زندوں کی طرح
جیکان ہنا۔

مehr جن کے سینگ ملتے... چھپ گئے.... اور
بے پارے کرتے بھی کیا: بیک سینگ نے بھی ہنس کر
کہا۔

آپ دوноں ان لوگوں کو فروی طور پر ختم کر دیں.... وقت
زخانع شریں.... ہم کسی قیمت پر اس منصوبے کو فیض ہستے
نہیں دیکھ سکتے:

اشماریہ نے من بن کر کہا۔
آپ کو ہمارا بتتا گرا لگا۔

ہاں۔ بھی لگا.... ان لوگوں نے کس قدر اُسانی سے اس
واحدی کو تباہ کر دیا.... ہمارے سامنے والوں نے آخر اس
قدر کیا کام کیوں کیا تھا.... چلے ان لوگوں کو ان کے بارے
میں کچھ معلوم نہیں تھا.... آپ دوноں کو تو معلوم تھا.....
 تو آپ نے اخیں کیوں نہ بتایا:

میریم اشاریہ.... ہم نے اخیں ہر بات ٹانی تھی اور انہوں
نے بھی ہر مکان گرشش کی حقیقت کر رہے تھے اور سچے پر

کامیاب نہ ہو سکیں.... لیکن ان لوگوں میں بھی آخر معاہدیں
ہیں.... ان کی ساری احتیاطیں دھرمی کی دھرمی رہ گئیں:
غیر.... آپ نہیں ذکریں.... ان کے یہے واپسی کا کون
راتا نہیں۔ جیکان بولا۔

وہ ہم ساقطے کر آئے ہیں.... راکذوم نے اشاریہ نے
من بنایا۔

بھی نہیں.... یہ راکذوم کے ذریعہ واپس نہیں جاسکیں گے:
جیکان نے ناخوش گوار ہے میں کہا
وہ کیسے ہے
آپ راکذوم لے کر واپس نزدیک اڈے تک مل جائیں۔
اور میں واپس کب دلوں: اس نے کہا۔

ایک گھنٹہ بعد آپ اکران کی داشیں دیکھ پہنچے گا۔
چھر ہم آپ کے ساقطہ واپس چلیں گے اور کامیاب کا جشن
منایں گے:

یہیں اگر ایک گھنٹہ بعد صورت حال مختلف ہوئی تو ہے۔
میں تنہا ان کے درمیان نہیں بھر جاؤں گی.... اشاریہ
بولی۔

آپ نہیں آئیں گی.... جب تک کہ ہم دوноں کو
زندہ سلامت نہ دیکھ لیں:

بہت خوب! میں آدم کی ضرور یکن یورا انتظام کرے...
جان دے کہ اگر اس مخصوصے کو محفوظ رکھنا پڑتا تو رکھوں
گی تا:

آپ فتح د کریں... آپ کو جان دینے کی ضرورت نہیں
پیش نہیں گی.... اس مرتبہ ہم ان لوگوں سے ہاتھوں کی فرائی
نہیں لٹھیں گے.... ہم اسلخ سے میں ہو کر آئے ہیں:
اد کے... میں چلی:

یہ کہ کہ اشماریہ راکلام کی طرف قدم اٹھانے لیجی...
اس سے پیٹھے کہ ہم جلد شروع کریں... راکلام کو
زین چھوڑ دینی چاہیے: جیکان نے کہا۔

عیک ہے... ہمارے پاس ایک لھنٹا ہے... اور ایک
لھنٹا ہمارے پیٹھے بہت ہے:

اشماریہ نے راکلام کے پاس پیٹھے کر ان کی طرف دیکھا...
ماخٹھ لایا اور راکلام میں نسوار ہو گئی... دوسرے ہی
لئے راکلام اور اُٹھنے لگا...
اپکڑ جشید... اپکڑ کامران مرزا... آپ لوگ اتنے

بزدل کب سے ہو گئے... کہ سامنے ہی نہیں آ رہے...
ہم جانتے ہیں... تم لوگ ان درختوں کے پیچے ہو: جیکان
نے بلند آواز میں کہا۔

ان کی طرف سے اب بھی کوئی آواز سنائی نہ دی...
لیے کچھ دہ یہ بات کن پکھے تھے کہ آج یہ لوگ ہاتھوں
کی راستی کے موڑ میں نہیں ہیں.... بلکہ اسلخ کے ذریعہ
ڑالیں گے.... ان حالات میں وہ سامنے کیسے آتے... اپکڑ
کشند نے پستول اپنی جیب سے پیٹھے بھی نکال یا عطا... اخون
کے اپکڑ کامران مرزا کی طرف دیکھا۔ وہ بھی باخل ستار
کے... دونوں نے ان کی آنکھوں کا نشانہ لیا اور راکلام
دیا.... پستول کے فائزوں کی آواز گریج ٹھیک... یکن
جیکان اور عیک لگک جوں کے قول کھوٹے رہے۔ ساتھ ہی
کے قطفے گونج پیدا کرنے لگے۔

ہم اتنی سیدھی کمیر نہیں ہیں اپکڑ جشید... اب سامنے
راہدارا دار بھی برداشت کرو... یہ ہو گی مردانچی... عیک
کس نے بلند آواز میں کہا۔

بھی نہیں... یہ مردانچی نہیں ہے: اپکڑ جشید ہوے۔
وہ کیسے ہے:

تم دونوں نے ہر قسم کے اسلخ سے محفوظ رہنے کا انتظام
لکھا ہے... لیکن ہم نے تو ایسا کوئی انتظام نہیں کیا
کہ...
یہیں بھی... تم لوگ گویوں کو کہ خاطر میں لاتے ہو۔

ایسی اچھل کو دھاٹے مو بے چاری گویوں کو حضرت ہی رہ جاتی ہے تھام سے گیوں کو پھونے کی تھیں جیکان نے طنزیہ انداز میں کہا۔

نہاں! ہم اس صورت میں اچھل کو دھاتے ہیں... جب درخت موجود نہ ہوں... اب جب کہ یہاں درخت موجود ہیں تو گیوں ہم سانتے آئیں:

اگر تم سلمتے نہیں تو گے تو ہم درختوں لے دوسری طرف آکر تم لوگوں کو شکار کریں کے... لیکن تم لوگوں کے پاس تو اسلام ہے... وہ تو ہم پر استعمال یو نہیں سکتا:

چلو یہ تجربہ بھی کریں:

دفن آگے بڑھنے لگے.... وہ کسی نہ کسی طرح راستا دیکھنے کے قابل ہتھے... جوں جوں وہ درختوں کے نزدیک آتے گے.... وہ درختوں کے پیچھے اپنا رُش ملتے گے.... اور جب وہ درختوں کے دوسری طرف پہنچنے تو وہ اس طرف اتنی کی اڈت میں آپکے ہتھے۔

بہت خوب..... ہمارا بھی یہی خیال ہتا۔ جیکان ہنا۔

کیا خیال ہتا۔

یہ کہ تم یہ چال چلو گے:

اگر یہ خیال پسے ہی آپ کا ہتا تو چھروقت کیوں

ضائع کیا: انپکڑ کامران مرزا نے مکرا کر کہا۔

تم لوگوں کا حل خوش کرنے کے لیے:

کیا مطلب ہے?

یہ درخت ہمارے لیے کیا چیخت رکھتے ہیں... وہ دیکھو، اس طرف.... میں ایک درخت کو نشانہ بنانے کا ہے: پر کہ ایک لگ کا بانو حکت میں آیا... اس کے باقی میں یاد لگ کا پستول نا آڑ ھتا.... اس کی انگلی دیکھو، باقی ضرور نظر آئی... لیکن پستول چلنے کا دھماکا نہ ہوا لور پھر درخت اپنیں روٹ کر گرتا نظر کیا۔

وہ ہم بخود رہ گئے...

اب کیا کہے ہوا انپکڑ جشید... اگر ہم نے یہ تمام درخت اسی طرح گرا دیے تو پھر تم کامان چھوگے... کسی کے پیچے چھو گے:

تو پھر تم دونوں اپنی گیوں نہیں کرتے: انپکڑ جشید کے اذاز گوئی۔

کیں?

تم بھی انگلی چھیناں وو... ہم بھی... اور ہم آپس میں بند کر بیٹتے ہیں:

نہیں بھی... آج ہم کرنی خطاہ مول نہیں میں گے... ویسے

بھی ہمارے پاس اب ایک گھنٹے سے بھی کم وقت ہے۔۔۔ ہم
جلد از جلد تم لوگوں کو ملھاتے لگا کر یہاں سے رخصت ہو
جانا چاہتے ہیں:-

• تب بھر تم اپنا کام کرو۔۔۔ ہم اپنا۔۔۔ انپکڑ کامران
مرزا کی آواز ابھری۔

ساغھ ہی وہ درخت گرا۔۔۔ جس کے پیچے سے
ان کی آواز آتی تھی۔۔۔ لیکن اس کے گرنے سے پہلے وہ
درخت مل پکھے تھے۔۔۔

پھر اخشن نے اپنے ساختوں کو خاص قسم کے اتنا
دیے اور وہ صدقی جلدی درخت ملتے ہوئے دوڑ ہوتے
پڑے گئے۔۔۔ جب کہ جیکان اور بیک لگ کے فزوک کے
درخت گرا ہے تھے۔

• ہم۔۔۔ ان کے ہاتھوں بے لاقوف ہی رہے ہیں:- لیے
میں بیک لگ نے کہا۔

• ہاں! وہ شاید بہت دور نہ گئے ہیں۔۔۔ اب وہ
درختوں کی اوٹ میں نہیں ہیں:-

• ہمیں ان کے نئے سے کوئی خطرہ نہیں۔۔۔ لہذا اب اگے
پڑیں:-

دونوں پستول ہاتھوں میں یہ آگے بڑھتے پڑے گئے

۸۱۱
وہ درختوں کے درمیان میں تھے۔۔۔ لیکن اخشن کوئی امانت
نہ مختاک ان کے دشیں اب کہا ہیں۔

• بھی انپکڑ بھیشید۔۔۔ ایسی بھی کیا خاموشی:-

تم تو بالکل ہی بھیڑ بن گئے۔۔۔ ہم نے تو تم لوگوں کی
لہ کے بہت چرچے سے رکھے ہیں۔۔۔

لما ہے۔۔۔ جیوال جیسا مجرم تم لوگوں کی تعریف کرتے
لکھتا تھا:- بیک لگ بند آداز میں بولا۔

انپکڑ بھیشید اور انپکڑ کامران مرزا بالکل خاموش ہے۔۔۔

انے پہلے ہی اپنے ساختوں کو خاموش رہنے اور درختوں
وٹ لینے ہوئے اس لگ سے دور ہو جانے کا اشارہ
کا۔۔۔ اور وہ اس پر بار بار مل کر رہے تھے۔۔۔ وہ لمبے
در ہو رہے تھے۔۔۔ اور پھر بھی کاٹ رہے تھے۔۔۔

پس جیکان۔۔۔ یہ اس طرح قابو نہیں آئیں گے۔۔۔
درخت گزان ہوں گے۔۔۔

پھر شروع ہو جاد۔۔۔ چارا کیا جانا ہے:-

درخت پر درخت!۔۔۔ لگے۔۔۔ پھر بار فریجو بنتے
و درخت گرا جائا۔۔۔

ہر ہاتھ پر درخت۔۔۔ اتنے درخت گر کچے ہیں۔۔۔ اور ان
اب تک ایک بھی نظر نہیں آیا۔

اچانک ایکڑ جوشید اور ایکڑ کامران مرازا کے جنم حکم

۔ پیرا خیال ہے وہ دور نکل گئے ہیں ہمیں باتوں میں آتے وہ ہوا میں اپھٹے ... ہمیں اس لئے جیکان اور میں لگا کرتے جیکان نے غرما کر کھا۔ ?
۔ یکین جائیں گے کہاں اور کب تک ان روزوں کی لیک لگ کو خطے کا احساس ہوا، وہ چونک کر مرٹے
اوٹ ہیں گے ... بلیک لگ کنے سے نتا کر کھا۔
اور دلوں پر چھر درخت گرانے گے درخت لئے گئے کہ وہ دور تک راحکت چلے گے۔

کے ساتھ دلوں نے بھاگ دوڑ بھی شروع کر دی بھاگ
بھاگ کر گئے آنے لگے جلدی جلدی ادھر ادھر گئے
گئے ... تاک ان میں سے کوئی تو حکمت کرتا اخیں نظر آ

جائے ...

۔ یکین اخیں یہ بات معلوم نہیں ملتی کہ وہ لوگ فو
چکر کاٹ کر ان کے چیچے کی طرف پیش چکے ہیں اور نو بھو
ان سے زدیک ہوتے جا رہے ہیں اور یہ کام وہ اس
وہ اس قدر احتیاط سے کر رہے تھے کہ کیا کبھی احتیاط
کی ہوگی کیوں کہ اس وقت مسئلہ صرف ان کی نہ لگی اور
موت کا نہیں تھا بلکہ پوری دنیا کا مسئلہ تھا ...
وہ ایک ایک قدم آگے بڑھتے رہتے ... درخواں
کی اوٹ لے لے کر اور دبے پاؤں بھی ، جیکان اور
بلیک لگ کو احساس تکھ نہ ہو سکا اور وہ ان کی ہیں
کمر پر پیش گئے

میگنی کا ناج

۱۰ اس طرح کر یہ تھیار ہم پر استھان نہیں ہو سکتے :

۱۱ آخر کیوں :

۱۲ اپ بچرہ کریں

۱۳ دوفون نے ان پر انہی کے پستوں سے فائز کیا
ان پستوں سے جن سے وہ درخت گرا رہے تھے

۱۴ اور پھر ایکس ہیرت انجینر بات ہوئی دوفون ان کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔

۱۵ اسے باپ کیا اپ دوفون کماں ہیں : شوکی کے
باوق ہی منزہ علی خان اور خان رحمان ان کی طرف دوڑ پڑے،
بجھے میں بلا کی ہیرت عقی۔

۱۶ ہم یہی ہیں لیکن تم لوگ ہیں دیکھ نہیں سکتے :
لیک لک کی آواز آئی۔

۱۷ اپیکٹر ہر شید میں بتائیا ہوں ان پستوں سے شاعریں

۱۸ تم لوگ واقعی بست قیز ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ نکتی میں وہ شاعریں آنکھوں سے نکلنے والی شاعریں سے
اس بار قیمت جیت نہیں سکتے بار بھارا مقدار ہے : بیک ڈالتی ہیں اور اس طرح اس چیز تک نہیں پہنچ سکتیں جس

۱۹ اور یہاں ہوتا ہے نتیجہ یہ کہ وہ چیز نظر نہیں آتی
لیا پہنچے ہوتا رہا ہے ... ہم اس بچرے سے گور پکھے ہیں

۲۰ اسی یہے :

۲۱ اور اسی یہے کیا :

۲۲ میں نے اس کا انتظام کرایا تھا یہ لو ایک ایک

۲۳ اس سے پہنچے کہ وہ سمجھتے دوفون ان پر جا پڑے :
سامنے ہی منزہ علی خان اور خان رحمان ان کی طرف دوڑ پڑے،
آن کی آن میں ان دوفون کو اسلئے سے بالکل خالی کر دیا گیا اور
ان کے تمام اسلئے اپ ان سب نے قبضہ کر لیا۔

۲۴ اب کیا سکتے ہو مژہ جیکان اور بیک لکنگ :
۲۵ تم لوگ واقعی بست قیز ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ نکتی میں وہ شاعریں آنکھوں سے نکلنے والی شاعریں سے
اس بار قیمت جیت نہیں سکتے بار بھارا مقدار ہے : بیک ڈالتی ہیں اور اس طرح اس چیز تک نہیں پہنچ سکتیں جس
لکنگ نے خر کے عالم میں کہا۔

۲۶ بار کر بھی یہ بات کہ رہتے ہو :

۲۷ میں ! اس یہے کہ ہم اب بھی نہیں ہارے

۲۸ اچھا وہ کیسے ہے :

چینک میری طرف سے تھے :

ان الفاظ کے ساتھ ہی پروفسر داؤڈ نے ایک لیک
چینک ان کی طرف اچھا دی انھوں نے فرما علیکم
پکھ کر دیں میر جوہنی ان کو آنھوں سے لکایا جیکان
اور بیک لگاں اخیں نظر آئے گے۔

اب کیا کہتے ہیں مژہ جیکان اور مژہ بیک لگاں :
کوئی بات نہیں ہم دونوں اب بھی تم بے کے
لیکے بہت کافی ہیں اشارجہ کا یہ منصوبہ خود کامیاب ہوا کا
"اشارجہ زندہ باد" بیک لگاں نے بلند آواز میں کہا۔
گویا تم انھوں کی رواں کے یہے تیار ہو ہی کے ؎ ایک
بجیہ سکرتیسے

ہیں کوئی بات نہیں ہیہ اسلو بمارے ہاتھ لگتے کیا دیر
لگے گی ؎

اوہ اچھا یہ بات ہے چینک دعویٰ اسے کر
اس قدر وور چینک دو کر یہ دہان شپش سکیں ؎ ایک
کامران مرزا چلائے۔

انھوں نے پوری طاقت سے کام لینے ہوتے الگ
جنف ستوں میں چینک دیا۔

کی اب بھی مژہ جیکان تم وہی کوئے جو پہلے کر

پکھ ہو :

اہا ! ہم اب بھی تم لوگوں کو شکست دینے کے قابل ہیں
ریتے ہیں دو دو بارہ بے شک لیکے دقت میں تم
ب آ جاؤ : بیک لگاں نے من بنالیا۔

ہم اتنے نا انصاف نہیں میں تم سے مقابلہ کروں گا :
اور ایکٹر کامران مرزا مژہ جیکان سے باقی لوگ یہ چنگ
tron دھیں گے :

یہن تم دونوں کی شکست کے بعد تو انھیں بھی ردا ہی
پڑے گا تو پہلے ہی کیوں نہ شروع ہو جائے : جیکان
نہ کام۔

یہ ہیں اچھا نہیں لگتا۔
میر آؤ :

چاروں آئنے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ چند سکنڈ تک
یہ دوسرے کو دیکھتے رہے باقی لوگوں کی نظریں بھی
ان پر بھی ہوتی تھیں اور وہ پکھیں جیکنا لئک بھول گئے
تھے :

کیوں نہ ہم ایک دوسرے سے ہاتھ لائیں اور جو حس کا
اذ وباۓ وہی کامیاب لگا جائے اور خود کو اپنے قتل
کے یہ پیش کرے : بیک لگاں نے لیک عجیب پیش کش

کی۔
اگر آپ کو یہ متکور ہے ... تو یہی سی : انپکٹر جشید
بوجے۔

مجھے بھی متکور ہے : انپکٹر کامران مزنا نے کہا۔
 تو آؤ ... بغیر رواے ہی فیصلہ ہو جاتا ہے : جیکان نے
 کہا۔

چاروں نے آپس میں ہاتھ لائے اور ایک دوسرے کے
 ہاتھ پر دباؤ ڈالنے لگے۔ وہ پورا زور صرف کر رہے تھے
 کہ دوسرے کا ہاتھ دبا ڈالیں ... جس کے منہ سے بیچ ٹھیک
 جاتی یا جس کے چہرے پر شکست کے ہمارے ظاہر ہو جاتے
 ہیں وہی سمجھو کر اس سے لگتے تھے ... جب کہ نظریں ہاتھوں پر
 بھی تھیں انپکٹر جشید بیک لگ کے ہاتھ پر اپنی پڑی
 طاقت صرف کر رہے تھے اور وہ ان کے ہاتھ پر ... اسی
 طرح انپکٹر کامران مزنا اور جیکان ایک دوسرے کے ہاتھ پر
 زور لگا رہے تھے۔

پورا ایک منٹ گزر گیا ... لیکن ان میں سے کسی
 نے بھی ہار نہ مانی۔
 شاید ہم اس طرح فیصلہ نہیں کر پائیں گے۔ جیکان نے تنگ
 ہاگر کہا۔

تو ٹھیک ہے ... کوئی دوسرا مقابلہ کر لیتے ہیں :

میرا بھی بھی خیال ہے : بیک لگ کے کہا۔

ابھی بات ہے ... ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑ دیے
 جائیں :

چاروں نے ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑ دیے ...
 وہ ہاتھوں کو لٹینے لگے ... آخر کو ان پر طاقت تو صرف
 ہو رہی تھی نا۔

اب کیا کیا جائے : بیک لگ کے کہا۔

کرنا کیا ہے ... لا اتنی ہی ٹھیک ہے گ : انپکٹر
 جشید بوجے۔

ابھی بات ہے ... یہ میرا ملکا سنبھالیں : بیک لگ
 نے بالکل اچاک ان کی ٹھوڑی پر ملکا جڑ دیا۔
 وہ سچ بھی نہیں کہتے تھے کہ بیک لگ اس
 قدر ڈھوکے باز بھی ہو سکتا ہے ... ابھی وہ بات کر رہے
 ہوں گے کہ فار کر دے گا ... لہذا وہ آکٹ کر گرے۔
 ہاتھ ہی کچھ اس زور سے لگا تھا۔

می خیال ہے ... انپکٹر کامران مزنا ... آپ کو بھی
 ایسے ہی ایک عدد ہاتھ کی مزورت بے :
 جواب میں انپکٹر کامران مزنا نے جیکان کی ٹھوڑی

اب بیک لگ جیلان کی طرف لپکا، اس کے راستے
میں خان رحمان آئے۔ خان رحمان کا بھرپور مکا اس کے
بجھے پر لگا۔ اس کا سر گھوم گیا۔ تاہم وہ گرا
نہیں۔ اس نے پٹھے کو سر کی تھوڑی نال رحمان کے
پیٹ میں ماری۔ خان رحمان دور تک لڑھکتے چلے گئے
۔ ایک دو یقین: منور علی خان کی آواز ابھری۔

- بیک لگ نے دیکھا۔ منور علی خان اپنی شکاری رس ہاتھ
میں یہ اس کے ساتھ کھٹے تھے اور اس کے سر کے اور
گھوم رہی تھی۔ رس کے سرے پر وہے کا ایک گولا
بندھا ہتا۔ اس کے گھونٹے سے سایں سایں کی آواز
نکھلتی تھی۔ جوں جوں رس کے گھونٹے میں تیزی
آرہی تھی۔ سایں سایں کی آواز میں بھی تیزی آ رہی
تھی۔

“اکیک دو یقین کیا تو بیک لگ کے منز سے نکلا۔
” یہ تو یہ کہ آواز کے ساتھ ہی وہے کا گولا اس کے
سر پر لگا۔

اس کے منز سے بلند تریخ نکل اور وہ گرتا پلا گی۔
منور علی خان نے اس کو روک لیا۔ وہ سب اپنے ساقیوں
کی طرف دوڑے۔

پہ بالکل اسی انداز میں مکا جڑا دیا۔ جیلان اٹ کر گرانے
اب انپکڑ جمشید ہی اپنی ٹھوڑی پیڑے بیٹھے تھے۔
اور جیلان ہی۔

” اس کا مطلب ہے۔ اب مقابر آپکے اور پیرے دریاہ
ہے۔ بیک لگ ہنا۔

” کوئی اعتراف نہیں۔ انپکڑ کامران مرزا نے فتحے کے
علم میں کہا۔ اس کی دھوکا باندی دیکھ کر ان پر غصہ خاری
ہو گیا تھا۔ لیکن اس غصے نے انھیں آپے سے باہر نہیں
ہوتے دیا تھا۔ حملہ کرنے بھی انھوں نے اپنے پیر کی ٹھوڑی
اس کی پنڈلی پر دے ماری۔

” یہ... یہ دھوکا ہے۔

” بالکل ایسا ہی دھوکا آپ نے انپکڑ جمشید کے ساتھ کیا
ختاتہ دے چکے۔

” نہیں۔ میں نے دارالشک وسے کر دار کیا تھا۔
” دونوں کام ایک ساتھ کیے تھے۔ یہ کہ انھوں نے
دوسرے پاؤں کی ٹھوڑی دوسروی پنڈلی پر دے ماری۔

” وہ بچا اٹھا۔ بھر ہوا میں اچلا اور اس کے
دونوں پیروں پر انپکڑ کامران مرزا کے سینے پر ٹکے۔ وہ بیدم
ہو کر گرے۔

اپنا جان اپنے چیک تو میں ت مخدود فاروق اور فرزانہ بولی۔
بس بھی سمجھو تو وہ اداں انداز میں مکراتے اور اگلے
کی کوئی گوشش کرنے نہیں۔ اب انداز میں مکراتے اور اگلے
کی کوئی گوشش کرنے نہیں۔ جبڑا اب اندونے چھوڑ دیا تھا۔
اور آپ کا کیا حال ہے انکل تھرست کی اداز اُبھری۔
میں بھی تقریباً چیک ہیں ہمیں انہوں نے کہا۔
اب وہ میں کر خان رخان کی طرف بڑھے۔ وہ پہلے
ہی انکل پچھے تھے۔ سب نے یاک لگاں اور جیگان کی طرف
دیکھا۔ میں اس دقت انھیں نے منور علی خان کو گرتے
دیکھا۔ جیگان نے ان کی ایک ٹانگ لکھتے ہیں۔ ساتھ
ہی اس نے ان کے سر پر لوہے کا دری گولا دلتے مالا۔
جو بے خیال میں زمین پر پڑا رہ گیا تھا اور منور علی خان
انپکڑ کامران مرزا کی حالت دیکھنے میں محو ہو گئے تھے۔
ان کے مٹتے سے ایک بیچنے نکلی۔ اور سر سے خون
بننے لگا۔

اُنہاں کیا ہوا۔ انپکڑ کامران مرزا بھرا کے
میری فکر بذکریں۔ اس دھوکے باز کو پیکر دیں۔
اب ہم ان دونوں کو بتائیں گے۔ دھوکا کے کتنے
ہیں ت مخدود نے عڑا کر کہا۔
کیا مطلب۔ کیا ہم جو ان دھوکا دیں گے۔ یہ تو

سلطان کی شان نہیں۔ انپکڑ جشید تریا سامنے بیٹایا۔
آپ دیکھنے نہیں رہے ایسا جان۔ چند منٹ میں اور
تھے انہوں نے کتنی دھوکے بازی کی ہے۔
انہیں کرنے دو۔ ہم نہیں کریں گے۔ میں اور انپکڑ کامران
مرزا فی الحال راستے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ تم سب میں
کر جیگان کو فدا تھجی کا نایاب نیجاو۔
ادھ۔ آپ تو رعایت کر گئے ان کی۔ فاروق نے افسوس
نہیں انداز میں کہا۔
کیا مطلب؟ میں اور ان کی رعایت کر گیا۔ فاروق تھدا
ہماں تو نہیں پہل گیا۔
بھی نہیں۔ ابھی نہیں پڑا۔ جب بھی پڑا آپ کو
فرزا بتا دوں گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں نے تو
ان دونوں کو اس وقت چوکنی کا نایاب نیجاوے کا ارادہ کر لکھا
تھا۔ خیراب آپ تھجی کا نایاب تجویز کر چکے ہیں تو بھروسی
ہے۔
ان الغاظ کے ساتھ ہی کسی نے اس کے سر کے بال
ٹھجی میں پکڑا ہے۔ اس نے حلبی سے گردن قدر سے گھمات۔
بال پکڑنے والا جیگان تھا۔
اب نیچاڑا۔ تھجی کا نایاب۔ اس نے ہنس کر کہا۔

۰ ابھی تو مہر جیکان ہاتھ لگلن کو آرسی کیا :
 ۔ مجھے تو آج تک نہیں پتا چلا کہ اگر سی کیا ہوتی ہے
 اور ہاتھ لگلن کو آرسی کیا ہوتی ہے :
 اس کے اہ الفاظ کے ساتھ ہی وہ سب جیکان
 کے چاروں طرف پھیل گئے صرف فاروق اس کی گرفت
 میں رہ گیا ...
 بیک لگ کا بھی خیال رہے : انپر کامران مرزا
 بولے -

اخون نے ایک نظر اس پر ڈالی وہ ابھی تک
 سر پکڑے بیٹھا تھا گیا ابھی اس کے اشیے کا امکان نہیں
 تھا - لہذا اخون نے اپنی پوری توجہ جیکان کی طرف لگا دی۔
 سرد جیکان فاروق کے ہدou کو چھوڑ دو ورنہ
 فرزان نے سرد آواز میں کہا -
 "ورنہ کیا ہے وہ ہنسنا -

"ورنہ یہ : اس نے کہا اور اچھل کر اس کی گرفت کی طرف
 سے بال پکڑ دیے اور لکھ گئی اس کا سر اور پر کی طرف
 ہو گیا -

"اب یاں چھوڑنے کے بارے میں کیا خیال ہے :
 "فاروق کے بال تو نہیں چھوڑوں گا -

" محمود تم مجھے پکڑ کر یونچے کی طرف زور لگا دئے
 فرزان نے جھلک کر کہا
 "کی مطلب ہے جیکان چونکا -
 " میرا دن کم ہے اس یے آپ براشت کر گئے
 ہیں
 محمود جلدی سے آگے بڑھا اور فرزان کو کمر سے
 پکڑ کر یونچے کی طرف زور لگانے لگا -
 " اسے اسے یہ کیا کر رہے ہو میرے ساتھ
 بال اکھڑا جائیں گے :
 " کوئی بات نہیں ہم ایک تیل آپ کو لا دیں گے،
 بال دوبارہ آگ آئیں گے فاروق کے بال چھوڑنے کے
 بارے میں اب کیا خیال ہے :
 " نہیں چھوڑوں گا یہ مجھے چونکی کامیاب چنانے چلا
 تھا تھا -
 " وہ تو نہیں میں نہیں گا نہ بچا سکا تو فاروق نام
 نہیں :
 " مٹا تم نے یہ تھدا پچھا سا بھائی کی کر رہا ہے :
 " ہاں بیک ہی تو کہ رہا ہے آج تم دونوں کو یہ
 پچھا ناچا ہی ہو گا اور ہم سب ہی کر یہ نایق دیکھیں گے :

حرکت میں آیا.... اور تڑا تڑ ان کے لئے رسیدہ کرتا چلا گی...
جب تک وہ سنبھلے.... ان میں سے کوئی گرچکے نہ تاہم باقی
جو منی سنبھلے.... ادھر اور پھر ہو گئے....

ہوا یہ عطا کر بیک لگ ک اٹھ کر ڈا ہوا عطا.... اور
جیکان کی مد کے لیے پڑھا عطا کر انپکڑ جشید اٹھنے میں
امیاب ہو گئے اور اس کے راستے میں آگئے.... اور اخون
نے انپکڑ کامران مرزا کو بھی اٹھتے دیکھی.... وہ بیک لگ
ل کر کی طرف نہتے.... اور اس کی طرف سے لے خبر رکھنے
کے لیے ہی انپکڑ جشید نے وہ جلد کہا عطا.... تاکہ وہ پوری
درج ان کی طرف متوجہ رہیں.... اب چونکہ دونوں زخمی ہو چکے
تھے.... اور پوری دنیا کو ان کی..... چکر بازیوں سے
ے نجات دلانے کا مسئلہ تھا.... اس لیے اب وہ زیادہ
مول بازیاں دکھانے کے قابل نہیں تھے۔

اچانک انپکڑ کامران مرزانے بیک لگ کی گردان پہنچے
پڑھی.... ساختہ میں انپکڑ جشید تیر کی طرف آگئے بڑے
اور سر کی تھر اس کی نیک پر دے ماری۔

بیک لگ کی چیانک اداز میں دھاڑا.... اس کا منہ تو
مان ہو گی.... جیکان نے چونکہ کر اس طرف جو دیکھا تو
آن بار بیکوں نے اس کا دہی حال کیا.... جو اس نے ان کا

• نہیں پھوڑوں گا:
• آمدت.... تم بھی آؤ.... فرزانہ کو پکڑ کر پہنچے کی طرف
زور لگا: -

اب آمدت بھی آگے بڑھا.... جو منی اس نے دند
لگایا.... جیکان کے منہ سے بیخ نکل گئی.... اس کے لئے شمار
بال فرزانہ کے ہاتھ میں آگئے.... ادھر جیکان نے فاروق کے
بال چھپڑ دیے.... اس کے اخڑ اپنے سر کی طرف گئے:

” یہ.... یہ کیا ہوا.... میرے بال.... افت ...“
” وہ ہمارے پاس امانت ہیں.... اس رذائی سے فارغ ہو
کرے یعنی: آفتاب نے شوغ آواز میں کہا۔

اس کا سر دریان سے گنجائی ہو گی عطا... اب وہ
جھوکا بھیر دیا نظر آیا.... عزت نے لگا.... چکر کاٹنے لگا....
وہ بھی اس کے پاروں طرف گھونٹنے لگے.... ایسے میں
اچون نے انپکڑ جشید کی آفاز سنی:

” نہیں.... سڑ بیک لگا.... میں نہیں ان کے دریان
نہیں پڑنے دوں گا.... ان بیک کو اب تکنی کا نابھا سچا
ہی یعنی دو: ”
اچون نے چونکہ ان کی طرف دیکھا.... اور یہی ان کی
غسلی تھی.... جیکان کو موئی مل گی.... وہ بیکی کی طرح حرکت

نقشان پہنچایا ہے.... اسلام کو.... اور اب پہنچی دنیا کو پھر
پہنچنے کے پھر میں ہیں.... مارد اخیں.... خوب مارو.... اس
وقت تک مارو جب تک کہ ان کی رو میں ان کے بنا پاک جھونوں
کا ساختہ نہیں پھوڑ دیں.... رو میں بے چاری کس قدر بدھیں
ہوں گی کہ ان کے جھونوں سے نسلکنے کے لیے۔

وہ لفڑت زدہ انداز میں کھٹے پھٹے گئے.... پھر
اپنی جوش میں آگئے.... ان کے لامپ بیر اس قدر تیزی سے
اٹھنے لگے، اگریا ان پر جھون سوار ہو گیا ہے....

اول انپکڑ بھیشد اور انپکڑ کامران مرزا کے ساتھ
سوز علی خان اور خان رحمان شاہ ہو گئے.... اور لگے
بلیک لگک کی نمائانی کرنے لے....

ان کی جھونوں نے آسمان سر پر احٹا لیا۔

جھنی کیا بزدروں کی طرح مار کھا رہے ہو.... کم از کم مار
بزادروں کی طرح کھاؤ.... اور ہاں یہ بتاؤ.... تھنگی کا نیجے
بجا ہے تم نے پا نہیں۔

جیکان کچھ نہ بولا.... اول بلیک لگک کی حالت
ت خراب تھی....

لا تھے نہیں بلیکس کے.... دن کے ان دشمنوں کو آج ہم جان
مار کر مسندروں پیغمبروں کی خواہ بنا دیں گے.... انپکڑ کامران

کیا تھا..... وہ سب اس پر ٹوٹ پڑے.... لا تھیں، تھے، بھروسے
بسی اس پر وار کرنے لگے.... ان کے بکون اور لاقوں میں
اس قدر شدت تھی.... کہ جیکان کی سماں گمراہ ہو گئی ہے.... بال تو
پسے ہی گتوں چلا تھا.... ایسے میں فاروق نے اپنا جوتا اس
کے پاؤں کے اوپر پوری قوت سے دے مارا۔ اس میں بچے کی
درن کیل گئے تھے.... وہ کبیل جیکان کے پیر میں وحسن
لگے....

اب تو وہ لگا بھری طرح ناچھنے.... اچھنے کو رکھنے۔
لو بھی.... سب دیکھ لو.... میں نے اپنی بات پڑی
کر دکھانی..... یہ تھنگی کا نایح نایح رہا ہے۔
سب نے دیکھا وہ واقعی.... نایح رہا تھا.... بھری
طرح.... ایسے میں محمود نے پیچے بٹ کر اس کی طرف دوڑ
لگا دی.... اس کے سر کی محر ناچھتے ہوتے جیکان کی کمری
لگی.... وہ دھرم سے گرا....

بس.... اب اسے اٹھنے نہ دینا۔ انپکڑ بھیشد چلتے۔
آپ محر نہ کریں.... اور بلیک لگک کی طرف زوج

دل۔
بلیک لگک اپنے ہی خون میں نہا چکا ہے.... ہم دونوں
اے زندہ نہیں مجھوڑیں گے.... ان دونوں نے بہت

مرزا بھئے۔

• تب تو یہ مچھلیوں کے پیٹ میں بھی گڑ بڑا چاندیں
کے۔

• مژر جیکاں.... تمہارا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت
آپنگا.... کوئی آخری خواہش ہوتا تو بتاو۔

• آئی.... آخری....؟ اس لمحے من سے بنانا نسل سکا۔

• چھار اس کی گردان ڈھنک گئی۔....
• مژر بیلک لگاں تھیں سارک ہو۔.... تمہارا ساختی جسم
رسید ہو گی۔.... اس نے دم توڑ دیا۔ فاروق بولا

• انہیں دیلک لگاں کی گھٹنی گھٹنی آواز نہیں۔

• اب نہیں کہو یا ہاں۔.... اس سے کوئی فرق نہیں پڑا جائے
گا۔ تمہوڑ پہنا۔

• اور اب تھاری باری ہے۔
ان الفاظ کے ساتھ ہی انکیز جمشید نے ایک بھروسہ

ٹھوکر، اس کے سر پر ماری۔.... اس کا جسم ساکت ہو گیا۔
کہیں یہ مٹک رکر رہا ہو۔.... لہذا ایک مری طرف سے

بھی۔
وسری ٹھوکر پر اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے کھل
گئیں اور پھر بند ہوتی چلی گئیں۔ لیکن جو نہیں اس کے جنم سے

دوں نکلی.... آنکھیں مارے تکلیف کے کھل گئیں۔

• یہ دلوں تو گئے کام ہے۔

• پھر میں چیک کر لوں ہے پر و فیر وادد بولے۔

• کیا مطاب... کیا آپ آلات کے ذریعے چیک کر سے
گے۔ فاروق نے ہمراں ہو کر کہا۔

• اسے نہیں.... وہ بولے اور ان کی بخش اور دل کی
دھرمکی چیک کرنے لگے۔.... لیکن ان میں نہذگی کے کوئی
آنار نظر نہ آئے۔

• اسے یہ تو پچ پاگر گئے۔ پر و فیر وادد بولے۔

• تو کی آپ کا یہ خیال تھا انکل کر یہ بھوٹ موٹ مہے
ہیں۔.... یا ہم نے اپنی بھوٹ موٹ مارا ہے۔.... اور ابھی یہ
قیقت نکلتے ہوئے اٹھا کھڑے ہوں گے اور کہیں گئے۔....
۱۱۱..... ہم ہار کر بھی نہیں ہارے۔.... اور تم جیت کر بھی
ہار گئے۔ افتاب نے جلدی جلدی کہا۔

• بھر بھی یقین سا نہیں آ رہا۔.... کہ یہ دلوں مارے جا
پکے ہیں۔

• لیکن سوال یہ ہے کہ یقین کس طرح آئے۔

• یقین کا مسئلہ بہت نیڑھا ہے۔.... فرزانہ تم کوئی تحریک بتا
سکتی ہو۔.... آصف بولا۔

مگر... کس بات کی ترکیب:

و یقین کے آئے کی

و اور سنو.... اب یقین آنے کی ترکیب بھی بنانا ہو گی:

فرزان نے بڑا سامنہ بنایا۔

"چھوپتا وو.... تمہارا کیا جاتا ہے.... تمہارا دماغ تو ترکیب کا خزانہ ہے: آفتاب نے بڑا سامنہ بنایا۔

تو تم کیوں جعلے جا رہے ہو.... یہ خزانہ میں تعلیم تو دینے سے ہی ہے۔

وہ تو خیر میں حاصل ہوں.... اس معاملہ میں تم پرے دینے کے لگنوں ہوئے۔

اورے تو کیا فردت درے درے کے لگنوں ہے: خاروق نے محسوسہ انداز میں کہا۔

وہت تیرے کی: محمود نے جھلک گر ران پہ بھٹک مارا۔

عین اس وقت اپنیں راکٹوں کا شور سنائی دیا۔

آخری تیسر

"اشماریہ آ رہی ہے.... اب کی کریں:

یہ بہت بڑی چھلاادہ ہے.... اس سے بچنا ضروری ہے.... ایک بزرگ حزادہ بھی ہے: انپریز گھشید بولے۔ اور ہمیں راکٹوں کی بھی شدید ضرورت ہے.... آخر ہم یاں سے واپس کس طرح جائیں گے؟"

ٹھیک ہے.... ہم اسے چھلاادہ بننے کی نہالت نہیں دیں گے.... راکٹوں بہت اوپنجا ہے، ابھی اُسے کچھ نظر نہیں آیا۔ لہذا جدی کرو.... درخونوں کے پیچے چھپ جاتے ہیں:

انہوں نے بلیک لنگ اور جیکان کی لاشوں کو گھیٹ کر دو درخونوں کے پیچے چھپا دیا اور خود بھی سب ایک ایک ارتست کے پیچے چھپ گئے.... راکٹوں آہست آہست پیچے رہا تھا.... باسل سیدھو میں.....

”ہم سب اس مکالمہ میں نہیں آ سکتے... چھر کیا باتی لوگ یہاں
استخار کریں گے...؟ خان رحمن نے کہا۔
اس کے سوا اور کوئی کیا سکتے ہیں؟“

ہم نے سوچا بھی نہیں تھا کہ بیک لگا اور جیکا ان اس
ٹرت اور اس جگہ مارے جائیں گے: خونگی کی آواز سنائی دی۔
”تو اب سوچ وو: خاروتی بولا۔“

”اب سوچنے کی کیا ضرورت رہ گئی بولا: آصف بولا۔“
”میرا بھی چاہ رہا ہے کہ کسی طرح فدا اپنے ملک پہنچ جائیں
اور پوری دنیا کو اس خوف سے بخات دلا دوں:“

”بھی اپنے ملک پہنچنے میں آخر کچھ وقت تو گے گا...
اجھی تو ہیں یہ بھی مسوم نہیں کہ ہم دہان سے کتنی دور ہیں۔
اور کس سست میں ہیں؟“ اسکپڑہ کامران مرزا نے کہا۔

”کیا آپ کا ارادہ اشماریہ کو خاموشی سے پچھنے کا سے اٹا
جان... میرا مطلب ہے.... لکارے بھیر مارنے کا ارادہ ہے
محدود نہ کہا۔“

”اہ! اس یہے کہ جا رہے پاس وقت نہیں ہے... اور نہ
خفرہ مولینے کا کوئی موقع ہے:“

”یعنی اگر اشماریہ جما رہے جاں میں نہ آئی:“
”اس صورت میں ہم اس سے مقابله کریں گے.... تم نہ
جگہ مولینے کا شکر ہے...“

”ذکرو:“

”لیکن آتا جان؟ یہاں ہم اور کیا کریں... کرنے کے بے نہ
کے سوا بچا ہی کیا ہے؟ خاروتی بولا:“
”تیک نہ کرد بھائی: اسکپڑہ جشید نے منہ بنایا۔
اور پھر راکٹہم ساحل کے پاس نہیں پر آئکا، اس
کا دروازہ کھلا... اشماریہ دروازے پر نمودار ہوئی... اس
نے چاروں طرف یہست زدہ آواز میں دیکھا۔
”ہمیں... سو بیک لگک... میر جیکاں... آپ دونوں کھاں ہیں!
نجیے ان سب کی لاٹیں کیوں نظر نہیں آ رہیں؟“
وہ خاموش رہے... دم سارے کھڑے رہے... اس
نے دوبارہ بلند آواز میں کہا۔

”آپ کھاں ہیں... جواب ویں:
اس نے چند لمحے تیک استوار کیا... جواب ملنے پر جن
کر بولی۔

”اگر کون گڑ بڑھے تو میں واپس با رہی ہوں:“
یہ کہ کر دہ چھر راکٹہم میں داخل ہونے لگی...
”ہم یہاں ہیں... آ جائیں س اشماریہ: اسکپڑہ جشید جیکا
کی آواز میں پہنچے۔
اوہ! خدا کا شکر ہے... آپ کی آواز سنائی دی... میرا

آپ نظر کروں نہیں آ رہے ہے
 اُخْری لمحات میں پسقول ہم پر جلا دیے گئے تھے... اس
 یہ ہم آپ کو نظر نہیں آ رہے ہے
 لیکن ان لوگوں کی لاٹیں کہاں ہیں یہ اشماریہ بولی۔
 "لاٹیں آپ کو راکھ دم پر سے نظر نہیں آیں گی
 اپنی بات ہے... میں آ رہی ہوں... اب آپ دونوں
 نظر آنے کو تیاری کر بیں
 "اد کے: اس بار انپکڑ جشید کے ساتھ انپکڑ کامران
 مرزا نے بلیک لگنگ کی آداز میں کہا۔
 وہ اڑ کر آگے بڑھنے لگی.... باقی لوگ درختوں کے
 پیچے اپنی پورشنیں تبدیل کرتے ٹھیٹے گئے.... بیان لگنگ کو وہ
 ان کے گھیرے میں آ گئی.... اب وہ سب یک دم درختوں
 کے پیچے سے نسلک کرنا شروع آگئے۔
 "اب آپ ہمارے باخل گھیرے میں ہیں
 کیا مطلب یہ وہ زور سے اچلی۔
 مطلب کس بات کا بتائیں.... پسے تو آپ یہ بتائیں۔
 جیکان اور بلیک لگنگ کہاں ہیں یہ
 وہ دونوں ہمارے ہاتھوں مارے گئے ہے چارے ہے
 نہ نہیں.... یہ صحبت ہے.... باخل جھوٹ۔

اگر یہ صحبت ہے تو بھر دہ کہاں ہیں: فاروق سکرایا۔
 "ستر جیکان... آپ کہاں ہیں?
 قریبیں: خان رحمان ہوئے۔
 اگر وہ دونوں داعی مارے جا چکے ہیں.... تو بھر ہیں
 بہاں ایک بھے کے یہی بھی نہیں مخبروں کی گی....
 ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے راکھ دم کی طرف درڑ
 لگا دی.... انپکڑ جشید فوراً اسے پچھانے کے پیسے درڑے،
 اور یک دم اس سے آگے نکل گئے.... لیکن درڑے تھے
 باقی سب لوگ جھرت رہے گئے.... اشماریہ نے بلا کی تیزی
 سے جھکائی دی تھی اور ایک بار پھر تیزی سے راکھ دم کی
 طرف بڑھ دی تھی....
 انپکڑ جشید نے کنی کافی اور بھراں کے پیچے درڑے
 اپنیک اشماریہ رک گئی اور ان کی طرف مردی.... وہ پوری رفتار
 سے آ رہے تھے.... اس نے ہوا میں چھلانگ لگانی اور
 ان کے اوپر سے گزر گئی.... سب لوگ دعک سے رہ گئے۔
 انپکڑ جشید نے رک کر اپنا رُخ بدلا..... اشماریہ
 ایک بار پھر درڑ پڑنے کے پیسے پر توں بھی تھی... جو سنی
 اس نے چھلانگ لگائی.... انپکڑ جشید بھی علیٰ اس وقت اچھا۔
 دونوں ایک درڑے سے پوری قوت سے مگرائے.... درختوں سے

گرے... چند سینٹ تک بے سده پڑے رہے... لگری اس
قدر زبردست تھی۔ پھر انپکڑ جشید تیزی سے اُٹھے اور اشماری
کی طرف بڑھے... وہ ابھی تک ساکت پڑی تھی... لیکن
بُونی انپکڑ جشید اسے بچانے کے لیے بچکے... وہ بُونی تو
سے اچھل اور اس کا سر انپکڑ جشید کے چہرے سے ٹکرا،
سر بالکل ناک کی بُندی پر لگا... اُٹھن دن میں قارے نظر
اُگئے... چکرا کر گئے اور پھر نہ اُٹھا سکے....

اب وہ پھر راکٹوم کی طرف ہدایتی... لیکن، اس کے لامے
میں سے بی انپکڑ کامران مرزا کھڑے تھے۔
تو اب آپ بھی چوتھے کھامیں گے... وہ ہنسی
نہیں... چوتھے دون گماں... وہ بولے۔

اشماری نے ان کے زدیک پہنچتے ہی ایک بھی چھلانگ
لگائی اور ان کے اوپر سے گزر گئے... انپکڑ کامران مرزا پلٹ
کر دوڑے... وہ دیک دم رکی اور اپنی ٹانگ آگے کر دی....
انپکڑ کامران مرزا اونڈے سے منہ گرے... بلا کی تیزی تھی
اس میں... اب جو وہ دوڑ کر راکٹوم کی طرف مڑی تو
خان رحمن اور صور علی خان ایک ساتھ کھڑے نظر ہے۔
اس دیوار کو گرسے بغیر آپ نہیں جا سکتیں: خان رحمن پر سکون
آواز میں بولے۔

۱ ایک بات غور سے سن یہیں... اور وہ یہ کہ آپ اس راکٹوم
بڑا پسند نہیں جا سکیں گے...
۲ ان شارِ اللہ ہم جا کر دکھائیں گے:
۳ نہیں... میری نذرگی میں ایسا نہیں ہو گا:
۴ تو ہم آپ کی نذرگی کا غافلہ کرنے کے بعد جائیں گے:
۵ بُولے۔

اشماری نے ان کی طرف دوڑ لگا دی... دوفون لے
تھامنے کے لیے اس کی طرف دوڑے... زدیک آئنے پر اشماری نے
پہنچ دوفون ہاتھ ہمراۓ... اس کے دوفون ہاتھ ان کے چہروں
پر پڑے... دوفون مختلف سختیں پڑ گئے...
اب جو اشماریہ مردی تو جھوٹی باری پر مردی کی پوری اس
لے سامنے تھی۔

بہت خوب، اب تم روکو گے مجھے:
۱ ان؟ ہم تو خیر روک ہی یہیں گے: محمود نے کہا
۲ اپنی بات ہے... اور....

۳ وہ سب سی کر اس کی طرف دوڑے... اس نے ایک
ٹسٹ اپنی چھلانگ لگائی اور ان کے دارے میں سے نکل
گئی... اور راکٹوم کی طرف دوڑی... وہ سب اس کے یتھے
نکے... لیکن اس کی رفتار کا ساتھ نہ دے سکے... تو پر پلٹ

وہ راکڈوم سے نزدیک ہوتی جلی گئی انھوں نے اس بک پنچھے کے لیے ایڑی جولہ کا نور لگایا.... لیکن دریائی راستہ کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی چلا گیا آخر وہ راکڈوم کے باہل نزدیک پہنچ گئی ایسے میں انھیں پروفسر داؤڈ کی سانسی نہیں ...

میں تھارے استبل کے لیے پہنچے ہی بیان پہنچ گیا عقا۔
حیرر معاف کیجیے گا :

لیکن پروفسر... آپ میرا کی بکار میں گے... میں نے تو آپ کے پڑے پڑے سو ماڈیں کو اسٹ پٹ کر رکھ دیا ہے۔
وہ تو ہیں سوہما... میں عتمرا اس قسم کے کاموں سے ناقص
لہذا میں ذرا دوسری طرح آپ کا راستہ روکوں گا...
اور وہ دوسری طرح کیا ؟ اشماریہ خاق اڑتے کے انداز میں
ہنسی -

پروفسر داؤڈ کے ہاتھ میں ایک سگریٹ عطا... وہ اس کے کش لگا رہے تھے... کش پر کش لگانے کے بعد انھوں نے کہا -

محترم آپ اس سگریٹ کو دیکھ رہے ہیں... میں سگریٹ
نہیں ہیتا، لیکن آپ کے لیے مجھے آج سگریٹ بھی پہنچا پڑے
گی ہے: انھوں نے شرمائے ہوئے ۔

کی مطلب ہے وہ یہ ۔
• مطلب یہ کہ یہ سگریٹ ویکھ میں نوران
یہ کہ انھوں نے سگریٹ والا ہاتھ اس کی طرف
بڑھا دیا.... اچانک سگریٹ ایک دھماکے سے چٹا... اس میں
سے باکل سینہ پارے کی اندر رہشی نکلی اور سیدھی اشماریہ کی
آنھوں کی لفٹ لگی.... اس کے منزے ایک بھیاںک ہیجن
نکلی۔ پھر وہ گزر کر ترپنے لگی۔

یہ کیا کیا پروفسر... کیا تم تے میری آنھیں ضائع کر دیں۔
نہیں بھی... میں سختی دیکے لیے یہ بے کار ہو گئی
ہیں... صرف اتنی دیر کے لیے کہ ہم قبیل باندھ سکیں۔ پھر
ہم تھاری آنھوں کے سامنے بیان سے راکڈوم میں روانہ ہو
جائیں گے:

لیکن راکڈوم میں اتنی جگہ کہاں ہے جلی۔
ہم دو چکر لگا میں گے... آپ سکریٹ کریں ۔
لیکن پروفسر... میں نے کہا تھا... میری نہیں میں آپ
وگ نہیں جائیں ۔

تو کیا پہلے ہیں آپ کو جان سے مارنا پڑے گا:
نہیں.... ایسا بھی نہیں ہو گا.... میں جانتی ہوں....
اب کسی وقت بھی آپ کے ساتھی آکر مجھے باندھ دیں گے...

لہذا یہ کہتے کہتے وہ رک گئی۔
لہذا کیا ہے۔

لہذا میں اپنا آخری تیر پھلا دبی ہوں۔
بیشید... کامران مرزا دوڑو... یہ نہ جانے کیا تیر
مانے والی ہے۔
میرے تیر چلانے سے بیسے وہ بھوک نہیں پہنچ سکیں
لے پروفیسر... یہ نہ... راکٹ دم گیا۔
یہ کر کر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے
کے کا بٹن دبا دیا... یہ آر اس نے گرنے کے بعد جب
ہے نکلا عطا... لیکن پروفیسر داؤ کو نظر اس وقت آیا جب
نے بٹن دبانے کی بات کی۔

کان پھاڑ دینے والا ایک دھماکا ہوا... اور راکٹ دم
پر نچے بست اونچے اڑتے نظر آئے۔ ان میں سے
یہ شارٹ کرٹے پروفیسر داؤ اور اشماریہ کو بھی گئے۔ ان
لی چینیں بھی بلند ہو گئیں... پروفیسر داؤ زخوں سے چور
و کر گئے۔ اوھر اشماریہ کے جسم سے خون بنتا نظر آیا۔
س کے سر میں تو وہ کام کیا گیا عطا...
ذیکر بعد ہی اس نے دم توڑ دیا...
اب سب لوگ پروفیسر داؤ کی طرف دوڑے۔ اور

اخیں اُختا کر دورے آئے.... جلدی ملدو ان کے زخوں پر
بٹی پاندھ دی گئی....

آپ شیک تو ہیں۔
شاید میں بھیک ہوں.... لیکن میرے بھیک ہونے کا کیا
فائدہ ہے وہ تلکیں انداز میں بوئے۔
مکبوں پروفیسر صاحب؟
میں راکٹ دم کو نہ بچا سکا۔ اب ہم داپس کس طرح جائیں
گے.... ان اطراف میں تو کوئی جہاز بھی نہیں آئے گا....
اہہ! ان سب کے منے سے نکلا....
پک دم وہیں پہنچے دل ڈوبتے محسوس ہوئے۔

اب کیا ہو گا

اب کیا ہو گا : شوگر کی خوف میں ڈبلی آواز اُبھری۔
اس سوال کا جواب پاس کرنے کی وجہ نہیں ہے تا انکلشہر میں
بُولے۔
لیکن جیشید : اگر ہم دینا کی طرف نہ بُوٹ کے.... تو بھی اٹھا جی
اپنے منسوبے میں کامیاب ہو گیا : خانِ رحمان بُولے...
اُن : لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں.... تیر کر تو سمندر پار نہیں کر
سکتے : انکلشہر کا ملن مرزا بُولے۔
یہ تو چھر کچھ بھی نہ ہوا.... یہ لوگ مرکر بھی جیت کے
ہم نہ نہ کر کر اور انھیں ملکت دے کر بھی اڑ گئے : نہ
ملی خان بُولے۔

اُن : ایسا ہی ہے : پر و فیر قلی قلعی آواز میں بُولے۔
لیکن یکوں رہا میں دریان فرزانہ ہے.... فردت ہے۔

اور رفت بھی ہے.... مُسا آپ نے تا قادری نے شوخ آواز
میں کہا۔

اس کی آواز انھیں صحراء میں پانی کے چند قطرات میں
ہوئی.....

فرزانہ : ان کے منزے نکلا۔

فردت : وہ پھر بُولے۔

رفعت : قصیری بار انھوں نے کہا۔

بھی وہ تینوں ایک ساتھ بُویں ...

تم ان حالات میں کون ترکیب سمجھ سکتی ہوں : انکلشہر میں
کھجھے کھوئے انداز میں بُولے۔

آپ سوچ رہی سکتے ہیں ... یہاں سچنے کے لیے لکھا ہی
پا بُولے ... فرزانہ نے مالی سامان انداز میں کہا۔

اپنی اپنی عقل کو آواز دو:

میں تو دے چکا آواز : افتاب نے پھر کر کہا۔

یکوں یکوں تھیں کیا ہوا :

میری تو عقل دار ہنگلی ہوں ہے آج کی :

اوٹ پشاںگ باتیں نہ کرو فہمنو پر زور دو بھارا

دینا میں پہنچنا بہت ضروری ہے درست ہماری اس

اُن مقصد فوت ہو جائے گا :

ایک تو مقصد میں وقت ہونے کی بہت بڑی خادت ہے:
فاروق نے سہ بنایا۔
دیکھو فرزانہ... فرست... تم نے آج تک ہر شکل وقت
میں ترکیبیں بتا دو... بس ہم اور کچھ طلباء نہیں کریں گے
محروم نے روپی آداز میں کہا۔

”میں تو بالغاظ کیوں حا... ایک ترکیب کا سوال ہے بایا۔
اس نے ا سے لگورا۔

”ہاں... وہ مری ترکیب کا تو میسے بھی سوال پیدا نہیں ہوتا
شکل نے کہا۔

”تم تو مذاق میں لگ گئے... اس طرح سوچ چکے تم۔ انہر
کامران مرزا نے جھٹا کر کہا۔

”تو پھر ہم کس طرح سوچنے لگتے ہیں انہیں: فاروق مسکرا۔
خاموش ہو کر غور کرو: وہ بولے:

”اس صورت میں خاموشی ہمیں کاٹ کھانے کے پے دوڑ
پڑے گی... جاپ میں ہمیں خاموشی کو کاٹ کھانے کے بینے
دوڑنا پڑے گا... نیچہ کی ہو گا... خوب چنگ ہو گی...
اور ہم ترکیب نہیں سوچ سکیں گے... جب کہ ہمارا اصل مقصود

ترکیب سوچتا ہے: اُنہاں نے جلدی جلدی کہا۔
”توبہ ہے تم سے: خود نے جل بھن کر کہا
”وہ تو فاروق سے بھی ہے: آصف نے کہا
”کیا پیزربے فاروق سے: پروفیسر داؤڈ بے خیال کے عالم میں
بلے۔

”بھی... توبہ: فرست بدی۔

”اوہ اچھا... توبہ... ہائیں... یہ کیا پاٹ ہے۔
”انھیں! آپ خود سوچیں... ان حالات میں ہائیں ہو گئی
کیسے سکتی ہیں:

”باد میں کتا ہوں ترکیب سوچو... درخت اپنا کیا سے کی
ہو جائے گا... ہم سوچا بھی نہیں سکتے۔
”ہم سوچ بھی کیجئے تھیں گے... جب کہ یہاں جان کے
لائے پڑتے ہوں گے۔

”جان کے لائے کیوں... کھانے کو جل موچوں میں... پینے کو
پانی... کم از کم یہاں بھوکے پیا سے تو رہیں گے۔ نہیں... ہاں
لگن یہ زندگی بہت اگئی دیستے والی ہو گی... یہاں کرنے کے
یہے کوئی کام جو نہیں ہو گا...“

ارے باپ رے... جس زندگی میں کرنے کے یہے کوئی
کام نہیں ہو گا... وہ زندگی بھی کوئی زندگی ہو گی... اب

تو ترکیب سوچنا ہی ہوگی = فرزانہ نے گھبرا کر کہا۔
”اگر یہ بات ہے... تو میں محارے ساتھ سرجوڑ کر بیٹھنی
ہوں = فرشت بدل۔
رفقت نے ان کی طرف دیکھا۔

ہاں ہاں.... تم بھی آ جاؤ....
قینوں جو سرجوڑ نے لگیں تو ان کے سر آپس میں زور
کے ملکرا گئے....
کمال ہے.... ورخون پر تو ناریل میں ہی... نیچے بھی ہونے
لگے۔ آناب نے مہنس کر کہا۔
اگر تم نے ہم پر کوئی چوت کی تو ہم ہرگز ترکیب نہیں
سوچیں گے۔
اے باپ رے.... نہیں اپنی مہنس.... نہیں = آناب
نے گھبرا کر کہا۔

یکن بھئی.... ترکیب سوچنا کوئی اسی پر ختم نہیں.... ہم
بھی اپنے داعوں پر زور دے کہتے ہیں: خود بولا۔
تست.... تست تو کیا.... ہم بھی سرجوڑ کر بیٹھیں۔
”بیٹھنا ہی ہو گا۔
مل بکن.... اس طرف تو ایک بار پھر ناریل ملکرانے کی
آواز آئے گی۔

”اوہ... کیوں آئے گی.... ہم پوری احتیاط کرن گے:
وہ سب پوری احتیاط سے جو سرجوڑ نے لگے تو ناریل
ملکرانے کی اور بھی زور دار آواز آئی.... بڑی پارٹی مکرانے
لگی۔

اے کہتے ہیں پوری احتیاط = خان رحمان بولے۔
اور خان رحمان.... ترکیبیں سوچنا کوئی صرف ان کا ہی
کام نہیں.... ان حالات میں تو پر بھارا بھی فرض نہیں ہے۔
تو ہم بھی ایک طرف سرجوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں = خان
رحمان نے کہا۔

بڑی پارٹی بھی سرجوڑ کر بیٹھو گئی.... گویا اب تین جگہ
سر جوڑتے ہے.... ایسے میں ایک پر بھشیہ نے سراخایا۔
اگر آپ سب ولگ بڑا نہ مائیں تو میں ایک ترکیب بتا
سکتا ہوں =

اس میں بڑا مانتے والی بھلا کی بات ہے:
تو پھر سفر.... قدرت ہم پر مہربان ہے.... اللہ تعالیٰ نہیں
چاہتے کہ اشارجہ کا منصوبہ کامیاب ہو جاتے اور پوری دنیا
پریشانیوں میں مبتلا ہو جائے... کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ ایسا
چاہتے تو ہم یہاں سے کبھی بھی نہ نکل سکتے.... یہاں تک
کہ کر وہ خاموش ہو گے۔

غص... کی مطلب۔ تھا را اشارہ کون سی غلطی کی طرف ہے:
 ترکیب بیری سمجھو میں پڑے ہی آگئی تھی.... لیکن میں نے
 یہ دیکھنے کے پچھے میں کہ کسی اور کی سمجھ میں آتی ہے یا نہیں۔
 ترکیب کا اعلان نہیں کیا:
 کی تم یہ کہنا چاہتی ہو فرزاں کو ہمہ اعلان کرنے سے
 کافی پڑے تم ترکیب سمجھ چکھ چیں...!
 ہاں.... بالکل.... لیکن اب آپ لوگ یہیں بیٹھنے کرنے
 لگے میری بات پر:
 یہ تم نے کیا بات کی... ہم بانتے ہیں.... ہم جھوٹ
 نہیں بولتے.... لہذا تم جھوٹ کیوں بولو گی.... چلو مل چھوٹا نہ
 کرو اور تم ہی ترکیب بتاؤ: انپکٹر کامران مرا نے پیدا ہجھے
 انداز میں کہا۔
 شکریہ: آپ کا اشارہ اس دہلی کی طرف ہے نا۔ یہ کہ ہم
 اس دہلی پر سوراہ ہو کر یہاں سے جائیں:
 کیا!! وہ سب چلتے....
 سب کی ہمچین ہیرت سے چھیل گئیں.... انپکٹر کامران
 مرا بھی بے ساختہ مسکرائے۔
 ہاں فرزاں... ہمہ سے ذہن میں میں بات آئی تھی:
 لیکن یہے انگلی.... ہم کس طرح دہلی پر سفر کر سکتے ہیں:

یہ آپ نے ترکیب بنائی ہے: آصف کے بیچے میں ہیرت
 تھی۔
 ترکیب کی ابتداء کی ہے...:
 مردانی فرما کر جلد انتہا کر دیں: آفتاب گھبرا کر بولا۔
 تو آپ لوگ میرا اشارہ نہیں بھے:۔
 میں تو سمجھ گیا ہوں.... انپکٹر کامران مرزا مسکرائے۔
 بھی کیا مطلب.... کون سا اشارہ: کئی آوازیں ابھری۔
 یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ انشادِ حجج کا میاب ہو۔
 تو پھر.... اس اشارے سے ترکیب کیسے سمجھ میں آگئی:
 آگئی پڑے.... اب تم بھی ذرا توجہ دو: انپکٹر کامرانہ
 مرزا مسکرائے۔
 کویا اب آپ میں چیخ کریں گے?
 ہاں.... چیخ ہے.... جلدی ساڑو۔۔۔
 میرا خجال ہے ہمیشہ.... میں یہاںی بات سمجھ گیا ہوں:
 پروفیسر بوسے۔
 ارے کمال ہے.... آج ترکبوں کے سلے میں بڑی پارٹی
 چارا سہرا نوچنے کی تیاریوں میں معروف ہے: گھور نے ہیرت
 ذودہ انداز میں کہا۔
 ضرور میں بات ہے.... اور یہ میری غلطی ہے:

شکنے کما۔

” یہ مردہ ہے یہ ایک چان کی طرح پانی پر ابھری۔ ہے
گی لہدہ ہم اس چان پر سفر کریں گے۔ دخنوں کی شامیں ہمارے
یہ چیزوں کا کام دیں گی : ”

” لیکن پانی کی چالیں جب دہل سے مٹراں گی تو کیا
ہمیں سکتی پانی میں بار بار نہیں گریں گے : ”

” اس کی ترکیب بھی میں نے سچ لی ہے : انپکڑ جشید
بوئے۔

” اور وہ کیا بُ کئی آوازیں ابھری۔ ”

” یہ کہ ہم چند لکڑی کے نکلوں اور منور علی خان کی
دی سے ایک سفروط چھوٹا سا تیار کریں گے ، اس جھوٹے کو
لاہلی کی طرح دہل کے اور رکھیں گے ہم سب اس جھوٹے
کے اندر رکھیں گے ایک دوسرے کو بھی اس کے ذریعے باختہ
ہیں گے اور باری باری ہم سب جپو چلائیں گے : ”

” اس قدر دوستی دہل کو حرکت دے سکیں گے ہم تھے خان

دھان کے بھی میں حیرت نہیں۔ ”

” پانی میں اس کا دزن بستہ لٹکا ہو گا یہ ضرور حرکت کے
گی اور بس ہمیں منور میں کسی ایسے راستے پر پہنچا ہے ...
جان سے کوئی جہاز گزر جائے پھر کام آسان ہو گا ”

” یا اس کی مدد سے ہم کسی جزیرے پر اتر جائیں گے
” اور ہم اپنے بیٹے بھی تجدیں کرنا ہوں گے کیون کہ جب
جیلان، میک لگک اور شایدی کی کوئی اطلاع انتشار نہ کوئی نہیں تھے
گی تو وہ ہماری تلاش میں نہ جانے کیا کہ کریں گے
” اورے باپ رے اس کا مطلب تو پھر یہ ہمارکر ابھی ہم
شدید خطرے میں ہیں : ”
” آں بہت زیادہ لیکن تم نظر نہ کرو اللہ ہمکے
ساتھ ہے : ”

اس ترکیب پر عمل شروع ہوا خواہ سے نکل جانے
کے لیے وہ تیزی سے کام کر رہے تھے کیون کہ اس بلگہ قان
پر کسی وقت بھی حلہ ہو سکتا تھا
اور آخر اللہ کا نام لے کر وہ دہل پر سوار ہو گئے
چپوں کے ذریعے شروع میں تو بھی کم زور لکھا پڑا آخر
دہل پانی میں تبرنے لگی ان کے من سے مارے خوشی کے
چھینیں نکل گئیں پھر چپوں کی ڈیوبٹیاں ختم ہو گئیں اس
دری وہ اس ساحل سے دور ہوتے چلتے گئے ایک دن بعد
الحفل نے بیمار طیاروں کو اس ساحل کی طرف باتے دیکھا
گویا وہ اس جنگل میں بیماری کرنے جا رہے تھے شاید وہ
اس قدر اتفاق دھنڈ بیماری کیا پاہستہ تھے کہ ان کے پہنچنے کا کوئی

اسکاں مطلع نہ رہے.... اور پھر انھوں نے بجل کے دھماکے بت دیں تک نہ تھے.... یہاں تک کہ جہازوں کو واپس جاتے ہیں دیکھا:

”اب خلہ مل کیا... وہ یہ بیٹنے کے کرنے پڑے کہ اب ہم زندہ نہیں ہیں.... شاید بیاری سے انھوں نے قام درخون کو آگ لگا دی ہے.... لہذا ان کا خیال یہ ہیں ہو گا کہ اگر ہم زندہ ہوں گے ہیں تو عجھوں سے مر جائیں گے:

”چیزیں بہتر ہوں گے.... اب ہم ایمان سے سفر کر سکیں گے:

ان کا واپسی کا سفر بہت تکلیف دہ تھا.... چند دن تو ویل پر سفر کرنا پڑا.... اس درخواں ان درختوں کے پھیل جو دہ ساخت لائے تھے.... کھاتے ہے.... اور پانی پیتھے رہے، پھر ایک جریرے پر پہنچ گئے.... دریں کو انھوں نے دہاں ہی تباہ کیے رکھا.... لیکن پھر ایک جہاز اس طرف سے گزنا۔

..... انھوں نے کپڑا ہلایا تو وہ جریرے کی طرف آگیا.... ان کی خوش قسمتی کروہ جہاز ایک اسلامی ملک کا تھا۔ جہاز کے کپتان نے ان کی کمائی سنی اور انھیں جہاز پر سوار کر لیا۔

”یر مروہ ویل ہیں زندگی بھر بیاد رہے گی:

کی مطلب ہے کپتان بولا۔

انھوں نے دریں کی کمائی بھی سن ڈالی..... وہ سکرانے لگا.... اس طرح وہ کسی نہ کسی طرح اپنے ٹکڑے میں داخل ہوتے.... اور سیدھے ایوان صدر پہنچے.... صدر صاحب انھیں دیکھ کر جبرت زدہ رہ گئے۔

”ہم سب تو آپ لوگوں کو مردہ خیال کر پکھے تھے.... صرف یہم جو شیدہ ہیں کامران مرزا اور یہم خان اور شاہزادہ آپ لوگوں کو مردہ مانتے ہے تیار نہیں تھیں.... وہ کتنے تھیں.... ہمارے دل کتے ہیں.... آپ لوگ زندہ ہیں:

”ہماری فرمائیں کہ ان سب کو یہاں بلا لیں...: تاکہ یہم ان سے نہ لیں۔“

”اچھی بات ہے.... وہ سب آج بھی انپکڑ جو شیدہ کے ان رہ رہے ہیں:

”ہبت غوب: انپکڑ کامران مرزا سکرتے۔

اور پھر سب میں آگئے.... وہ ایک درسے سے تھے.... انھوں میں انسو آگئے.... پھر صدر صاحب نے انھیں یہی دنیا کے حالات سنائے.... اور بتایا کہ پوری دنیا اس وقت شاہزادہ کے قبضے میں ہے۔ اس یہے کہ اس نے اپنے سامنی آلات در اپنی فوجوں کی دوسرے اس منور پر بند باندھ دیا ہے....

لیکن اس بند پر بے تحاش فربح ہو رہا ہے.... اور دنیا کا ہر
مک انشارج کو اس سلسلہ میں امداد دینتے ہو گھور ہے
بے تحاش دولت ہر رہا انشارج کو پھر عک ادا کرنے کا معافیہ
کر چکا ہے.... ورنہ اس دنیا کے بچپن کا کوئی امکان قطعاً
ہیں رہ جاتا ہے۔

”ہوں.... اب وقت آگیا ہے جب انشارج کے فربت
کا پردہ پاک کر دیا جائے گا:۔
فربت کا پردہ... کیا مطلب ہے صدر صاحب بولے۔
امھوں نے سای کہانی سا ٹوائی.... صدر صاحب کی
بیرت کا کیا پڑھچنا...“

اسی شام ان سب کوئی دی پر جوڑ کے وقت لایا
گیا.... پوری دنیا کو اخلاقیات پسے ہی دے دی گئی تھیں کہ ان
کا، مک پوری دنیا کے یہ ایک انتہائی اہم اعلان نظر ہو گا۔
لیکن دی شیش اور اس کی حنایت کے یہ تینوں افراد
کی بڑی تعداد بھی چوکس تھی.... تاکہ میں وقت پر ان سب کو
اڑا نہ دیا جائے۔

ال حالات میں اپکٹر جمیش نے پوری دنیا کو اپنی نیم
کی تفصیلات سنائیں۔ پوری دنیا کا وہ حال تھا کہ کاؤنٹری
میں ہو.... جب امھوں نے یہ تاکہ برف کے اس پار اس نظر

کا نام دشمن سمجھتیں، تو وہ جان گئے کہ ساری دنیا کو خوف کی پیٹ
میں لے کر ساری دنیا کے ہکوں سے بے تحاش دولت سٹھنے
کا یہ اونکا تین منصوبہ تھا.... جو ان لوگوں کی وجہ سے بالآخر
ختم ہوا۔

ووسرے دن پوری دنیا کے ہکوں کے اخبارات نے یہ
ساری کہانی شائع کی.... اور انشارج سے نفرت کا انعام کیا۔۔۔
اس کا مکن باستکاث کرنے والے اعلان کیا.... اور تمام اسلامی ہکوں
نے ناس طور پر ایک ہونے کا اعلان کیا.... اور ان لوگوں کی
تعزیتوں کے پل بامدھ دیتے.... ووسرے دن اپکٹر جمیش کے
گھر میں ان سب نے یہ سب اخبارات دیکھے.... فاروق نے
ایک زور پر اس کو اپنے ہمراہ کیا اور بولا:

”اُن توبے.... تحریکوں کے اس قدر پل بامدھ دیتے گئے
اب ہم کس کس پل پر سفر کر سکتے ہیں جلا۔ کوئی ایک
امدھ ہوتی بات بھی ہے.... ہے کوئی مک ہے۔
اور وہ سہرا رہ جاتا ہے: آصف بولا۔“

” تو ہمروں کی بھی یہاں کون سی کمی ہے.... اس قدر
سرے ہیں کہ سب کے ختنے میں کم از کم ایک سرائے آ
ہی جائے گا؟ کیوں پرہیز نہ کل۔“

- نہ نہیں بھی...، نہیں...، کم از کم میں تو بغیر سہرے
 کے بھی جلد -
 انھوں نے بوکھلا کر کہا اور سب مکرانے لگے۔

